



یادِ عظمت

المعروف ملفوظاتِ مشائخِ قادریہ و چشتیہ



☆ مرتبہ ☆

صوفی محمد عمر (محمد میاں) ارشدی اشرفی بلرامپوری گوا

خلیفۂ حضور نور العارفین حضرت خواجہ صوفی محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی مدظلہ العالی علی گڑھ :

وحضور اشرف العلماء حضرت مولانا المفتی سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہٗ

☆ پیش کش ☆

خانقاہِ ارشدیہ اشرفیہ جہانگیریہ کراسواڑ اماپسہ گوا

email.khanqaharshadia@gmail.com

mobil.no. 09762709236/09423309308/08806624535

نام کتاب, یادِ عظمت

المعروف ملفوظاتِ مشائخِ قادریہ و چشتیہ

مرتبہ, صوفی محمد عمر (محمد میاں) ارشدی اشرفی بلرامپوری

خلیفۂ حضور نورالعارفین خواجہ صوفی محمد ارشد میاں عظمتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی علیگڑھی ,
و حضور اشرف العلماء علامہ سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ,

☆ ملنے کے پتے ☆

خانقاہ خواجہ ارشد مین روڈ ذاکر نگر جیون گڑھ علی گڑھ یوپی مبائل نمبر 09634982387

, خانقاہ ارشدیہ اشرفیہ کراسواڑا ماپسہ گوا مبائل نمبر 0 9 7 6 2 7 0 9 2 3 6

مولانا اعجاز احمد خان کسان جونیر ہائی اسکول پوروا بازار تلشی پور بلرامپور یوپی مبائل نمبر 09621927012

کاشنۂ خواجہ ارشد بتھنیاں پچپڑوا ضلع بلرام پور یوپی مبائل نمبر 0 8 7 5 6 6 5 8 9 7 1

☆ نگاہِ اوّلین ☆

شیخِ طریقت محبوبِ خدا کبیر الاصفیاء سرکارِ کلاں حضور نور العارفین سیدنا خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی علیگڑھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم,

صراط الذین انعمت علیھم ,صدق اللہ المولانا العظیم

,راستہ ان کا جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا,بیشک یہی راستہ کامیابی و کامرانی کا راستہ ہے , جس پر انبیاء ومرسلین و اولیاء کرام چل کر اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کے مستحق ہوئے ,اور منزلِ مقصود تک پہونچے , الحمد للہ , ان بزرگوں نے جو راستہ اختیار کیا اور ہمیں اس پر عمل کرنے کا حکم عطا فرمایا, ان ہی بزرگانِ دین کے احکام کو ہمارے خلیفہ ٔ اکبر صوفی محمد عمر ارشدی (محمد میاں)جہانگیری ابوالعلائی نے اس کتاب,یادِعظمت,میں درج کیا ہے , جسے دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہوگیا, یہ کتاب سلسلۂ قادریہ چشتیہ کے تمام بزرگوں کے ملفوظات پر مشتمل ہے ,جس میں شریعت وطریقت کے اسرارورموز درج ہیں ,جہادِنفس جسے جہادِ اکبر کہتے ہیں,خاص طور سے طریقت میں نفس کو مارنا بے حد ضروری ہے , کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا,امید ہے کہ اربابِ طریقت ان ملفوظات کو پڑھ کر اس پر عمل کرکے خود بھی صراطِ مستقیم کو پہچانیں گے ,اور دوسروں کو بھی اس سے آشنا کریں گے ,مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ وطفیل ہم سب کو اس پر مکمل طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ,اور موصوف کو اس محنت بے کراں کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرماکر ان کے علم وعمل اور عقل و خِرَد و شعور و عمر میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے , آمین بجاہ حبیبہ نبی کریم ﷺ ,

دعا گو,فقیر محمد ارشد میاں عظمتی عفی عنہ علیگڑھ

☆☆☆

☆صدائے قلبی ☆

حضرت حافظ وقاری صوفی معین ارشدی صاحب قبلہ علیگڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم,

الابذکراللہ تطمعن القلوب,

آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر سے ہی دل کو سکون ملتا ہے ,

زیرِ نظر کتاب ,یادِ عظمت, موصوف محبو ب العارفین صوفی محمد عمر (محمد میاں) ارشدی بلرامپوری ثم گوا, کی تصنیف ہے ,جس کو پڑھ کر قلبی سکون حاصل ہوا اور دل سجدۂ شکر میں لبریز ہوگیا, الحمد للہ موصوف نے بڑے محنت و مشقت کے ساتھ تمام بزرگانِ چشتیہ و قادریہ کے ملفوظات کو بے شمار مستند کتابوں کے جواہر پاروں کو بہت ہی خوبصورت انداز میں اکٹھا کردینے کی ایک سعی جمیل کی ہے , اور بے شمار شریعت و طریقت کی عظیم المرتبت ہستیوں کے ارشادات و ہدایات کا خلاصہ ایک ایسے جدید اسلوب بیان میں پیش کیا ہے جو عہد حاضر کے ذہنوں سے ہم آہنگ ہے ,

یہ سب ان کے پیرو مرشد حضور نور العارفین کا کرم ہے جن کی تربیت سے آپ اس نتیجہ پر پہونچے کہ دین کی اشاعت کی خاطر اپنے علم و عمل سے ہمہ وقت صوفیاء کرام کی فضیلت واضع کرکے بے شمار بھٹکے ہوئے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ و بزرگانِ دین کی عقیدت و محبت کا شمع روشن فرمادیا, دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل موصوف کے درجات کو بلند فرمائے ,آپ کی تصنیفات کو قبولِ عام و خاص فرماکر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے , آمین بحق خواجہ ارشد و شہنشاہِ کونین ﷺ ,

سگِ بارگاہِ خواجہ ارشد معین ارشدی علیگڑھ

☆☆☆

اظہارِ عقیدت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ بے شمار تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جو سارے جہان کا رب ہے, اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہم تشنگانِ راہِ حق کی رہنمائی کے لئے مرشد محترم شیخِ طریقت محبوب العارفین خواجہ صوفی محمد عمر ارشدی (محمد میاں) صاحب قبلہ خانقاہ ارشدیہ گوا کے ذریعہ ملفوظاتِ مقربینِ حق ہم لوگوں کو ملا جسے پڑھ کر بے حد مسرت و شادمانی ہوئی,

یہ حقیقت ہے کہ عزیز القدر بزرگ مولائے من, نے غیر معمولی دیدہ ریزی ,جانفشانی,اور تلاش وجستجو کے مال و انجام کومنفرد انداز میں ,یادِ عظمت,عرف ملفوظاتِ چشتیہ قادریہ,میں سمو دیا ہے ,بلا شبہ آپ لائقِ تحسین ہیں,کہ آج کی طاقتور مادی دنیا کی ظلمتوں کے مقابل دینی اور روحانی چراغ روشن کرنے کے آرزو مند ہیں,امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ بھٹکے ہوؤں کو راہِ مستقیم حاصل ہوگا,

چلاہوں جانبِ مرشد دیوانہ ہوں میں مرشد کا
نہ چھیڑو مجھ کو اے لوگو دیوانہ ہوں میں مرشد کا

اب شیطان کے مکرو فریب اورنفس پرستی سے بچنے کا ایک انمول خزانہ میسّر ہوگیا,جس کے ذریعہ انسان اپنے نفس کی حرکتوں کو پہچان سکتا ہے اور اس کا علاج بھی کرسکتا ہے , اور شیطان کے مکرو فریب کو بھی پہچاننا بہت آسان ہوگیا,

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آقائے کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و دیگر بزرگانِ دین کے صدقے ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے, آمین,

خاکپائے مرشد محمد ارشاد ارشدی

☆☆☆

انتساب

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم ()

اَلَا اِنَّ اَوْلِیا ءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن ()

ترجمہ,آ گاہ ہوجاؤ کہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے نہ ہی غم,وہ حزن وملال سے پاک ہیں,

یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ التَّقُوْ اللّٰہَ وَکُوْنُوْ مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ()

ترجمہ,اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ,

تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں ,جس نے تمام انبیاء و مرسلین کو ہماری ہدایت کے لئے بھیجا, اور پھر آخرالزماں سرورِ کائنات فخرِ بنی آدم نبی اول و آخر حضور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا,آپ کے تشریف لاتے ہی سارا عالم روشن و منور ہوگیا, کروڑوں درود کروڑوں سلام نبی کریم ﷺ پر اور آپ کے اٰل و اصحاب اور امتِ ابرار پر, کہ جب نبوت کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے بند فرمایا, تو اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب ﷺ کے صدقہ و طفیل , اسلام کی اشاعت و ہدایت کے لئے اپنے محبوب بندوں اولیائے کبار کو بھیجتا رہا, اور اللہ کے محبوب بندوں نے ہماری رہنمائی فرمائی, جو کافروں کو کفر سے اور مسلمانوں کو گناہوں کی تاریکیوں سے نکال کر تاریک دلوں کو روشن و منور فرماتے رہے,اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا,

انہیں محبوب بندوں میں امامِ زمانہ محبوبِ سبحانی سرکار سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی محی الدین بغدادی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ذات گرامی ہے,جو بلا شبہ امام حسن عسکری رضی اللہ عنہٗ کے بعد سے اب تک اور امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہونے تک آپ امامِ زمانہ ہیں, ہردور کے ولیوں نے آپ کو اپنا امام تسلیم کیا ہے اور کرتے رہیں گے,

ﷲ اہلِ تصوف ﷲ

ہر مسلمان کے لئے کتابِ الٰہی ایک مینارۂ نور اور سنتِ نبوی ایک سنگِ میل ہے,جس کی برکت سے وہ منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کرسکتا ہے,

رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا لمحہ لمحہ قرآنِ حکیم کی روشن تفسیر ہے, اور خلفائے راشدین و صحابۂ کرام رضوان

اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی پوری زندگی شمعٔ ہدایت ہے جس کی روشنی میں امتِ مسلمہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہ کر عبادت و طاعتِ الٰہی و رضائے خداوندی کی سعادتوں سے ہم کنار ہوتی رہے گی, صحابۂ کرام نے زندگی کے ہر میدان میں ایمان و اسلام کو اپنا ہادی و رہنما بنایا, بزم و رزم میں جہاں کہیں وہ رہتے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرتے اور ان کی مقدس زندگیاں ہم سب کے لئے بے نظیر نمونۂ عمل ہیں, عبادت و ریاضت , اخلاق و کردار, جہاد و مجاہدہ , صدقِ مقال, اکلِ حلال, صفائے نفس ,تطہیرِ قلب, تزکیۂ باطن , دعوت و تبلیغ, ہر شعبۂ دین و دنیا میں وہ اپنی مثال آپ ہوا کرتے تھے,

صحابۂ کرام کے درمیان اصحابِ صفّہ کے نام سے ایک جماعت ایسی بھی تھی, جس کے بارے میں, رسولِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے, اے اصحابِ صفّہ تمہیں بشارت ہو , میری امت کے لوگ جو تمہاری صفات سے متصف ہوں گے,اور برضا و رغبت ان صفات پر قائم رہیں گے وہ بلا شبہ جنت میں میرے ہم نشین ہوں گے,

صحابۂ کرام کے بعد تابعین میں جو نفوسِ قدسیہ اصحابِ تصوف کے لئے نمونۂ تقلید ہیں,ان میں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ وصال سنہ ۳۷ھ اور خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ وصال سنہ ۱۱۰ھ مطابق سنہ ۷۳۸ء ہیں,اور ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے لئے تصوف یہی تھا کہ کتاب و سنت کی روشنی میں مرضیاتِ الٰہی کی طلب کی جائے, اور تبع تابعین میں عبادت و زہد و ورع میں استغراق رکھنے والے حضرات کو باضابطہ صوفی کے لقب سے یاد کیا جانے لگا, جن میں صوفی ابو الہاشم کوفی وصال سنہ ۱۵۱ھ مطابق سنہ ۷۶۸ء سرِ فہرست ہیں,

اب خشوع وخضوع کے ساتھ باضابطہ ذکر و مراقبہ شروع ہوگیا, حضرت رابعہ بصریہ رحمتہ اللہ علیھا وصال سنہ ۱۸۵ھ مطابق سنہ ۸۰۱ء کو تصوف میں بلند مقام حاصل ہوا,

حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ وصال سنہ ۲۶۱ھ مطابق سنہ ۸۷۵ء حضور سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ وصال سنہ ۲۹۷ھ مطابق سنہ ۹۱۰ء دورِ تبع تابعین کے عظیم مشائخ میں شمار کئے جاتے ہیں, حضرت خواجہ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ وصال سنہ ۳۳۴ھ مطابق سنہ ۹۴۹ ء اپنے دور کے مشہور صوفی ہیں,

تصوف اور اصحابِ تصوف کا کارواں صبر و توکل, فقر و غناء, ذکر و مراقبہ , اخلاص و ایثار, تطہیر و تزکیہ, تسبیح و تہلیل , ریاضت و مجاہدہ اور خدمتِ خلق , طلبِ رضائے الٰہی, و اتباعِ سنتِ نبوی کے ساتھ آگے بڑھتا رہا اور عظیم و جلیل صوفیاء و مشائخ کرام یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے رہے جن کی پاکیزہ حیات و خدمات کے ذکر و بیان کے لئے طویل دفتر درکار ہے, یہ ایک واضع تاریخی حقیقت ہے کہ ہندوستان کے اندر قدسی صفات صوفیاء و مشائخ کرام کے ذریعہ ہی اسلام کی تبلیغ و اشاعت زیادہ ہوئی کوہ وصحرا, جنگل و بیابان, وادی و آبادی, جہاں سے بھی وہ گزر گئے, اسلامی شمع روشن ہوتی چلی گئی, اور جس جگہ بیٹھ گئے, ان کی مسیحا نفسی سے وہاں کی زمین شاداب ہوگئی, اور مردہ قلوب میں اسلام و ایمان کی تازہ

روح دوڑ گئی, اس سلسلے میں عطائے رسول سلطان الہند سیدی و مرشدی خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ کا نامِ پاک سب سے نمایاں ہے, ان کے دست حق پرست پر شرک و بت پرستی سے تائب ہوکر نوے لاکھ غیر مسلم مشرف باسلام ہوئے, اسی طرح ان کے فیض یافتہ مشائخ چشت نے بھی اپنے اپنے عہد میں دعوت و تبلیغ کی عظیم الشان خدمات انجام دیں ,اور اپنے روحانی جذب وکشش سے لاکھوں غیر مسلموں کو دولتِ اسلام سے مالا مال کیا,جن میں یہ حضرات خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں,

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ,حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہٗ,حضرت صوفی حمید الدین ناگوری قدس سرہٗ,حضرت خواجہ شیخ فرید الدین قدس سرہٗ,حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہٗ , حضور محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ, حضرت خواجہ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہٗ, حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہٗ, حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز قدس سرہٗ, حضرت خواجہ اخی سراج الدین آئینۂ ہندقدس سرہٗ, حضرت مخدوم علاء الحق پنڈوی قدس سرہٗ, حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحیٰی منیری قدس سرہٗ, حضرت غوث العالم اوحد الدین مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہٗ , حضرت خواجہ سید امیر ابوالعلاء سرتاجِ آگرہ قدس سرہٗ, حضرت خواجہ مخلص الرحمٰن جہانگیر چاٹگام بنگال قدس سرہٗ,رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ,

ان بزرگوں کی روحِ طیبات کو خوش کرنے کے لئے,سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ان کے مسلکِ عشق وعرفان کو عام کیا جائے, اور ان کے چھوڑے ہوئے مشن کو آگے بڑھایا جائے, اس طریقہ کو اگر ہم صحیح طور پر اپنائیں گے تو ان کے صحیح وارث و جانشین کہلائیں گے, ورنہ کم ہمت اور ناخلف اولاد سے زیادہ اور ہماری کوئی حیثیت نہیں ہوگی, رب کائنات اپنے حبیب پاک ﷺ اور سچے جانشینوں کے صدقہ وطفیل میں ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن فرماکر بزرگانِ دین وصوفیاء و مشائخ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے,آمین ثمہ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ, آیئے اور چشمِ بصیرت سے دیکھیئے کہ مشائخ چشت اہلِ بہشت کے ملفوظات و ارشادات کے اندر دین و دانش , محبت ومعرفت اور فقرو درویشی کے کیسے کیسے لعل وگوہر پوشیدہ ہیں, جو باطنی انواروتجلی کی بیش بہا نعمت اور انمول دولت عطا کرتی ہے , آیئے سب سے پہلے سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کے ملفوظات عالیہ ملاحظہ فرمائیں,

باب (۱) پہلا

خطبۂ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ

بمقام مدرسہ معمورہ ,۱۵/شوال المکرّم ۵۴۵ھ بروز جمعہ,

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ,اولیاء اللہ کے دل پاک و صاف ہوتے ہیں,وہ مخلوق کو بھولتے ہیں, خالق کو یاد رکھتے ہیں,دنیا کو بھولتے ہیں آخرت کو یاد رکھتے ہیں,تم اپنی دنیاوی مصروفیتوں کی بناء پر ان کے شان و تمکنت کا مشاہدہ نہیں کرسکتے,تمہارے اور ان کے بیچ ایک زبردست پردہ حائل ہے,

اگر کوئی مومن تجھے نصیحت کرے تو تُو سن کر مخالفت نہ کر , کیوں کہ وہ تیرے اندر وہ باتیں دیکھتا ہے جو تو خود نہیں دیکھ سکتا, حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا , مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے, مومن اپنے بھائی مومن کو سچّے دل سے نصیحت کرتا ہے, اس میں کیا عیوب ہیں, کیاخوبیاں ہیں, صاف صاف بیان کردیتا ہے,پاک ہے وہ ذات ذالجلال جس نے میرے دل میں بھی اپنے مومن بھائیوں کے نصیحت و خیر خواہی کی آمادگی پیدا کردی, اب یہی میرا دل چسپ مشغلہ ہے,کہ میں تم کو وہ سچی سچی باتیں کہتا جاؤں اور بتلاتا چلا جاؤں جو میں سمجھتا ہوں اس کا کوئی دنیوی بدلہ میں نہیں چاہتا, نہ آخروی بدلہ, بدلہ تو میرا محبوب خود ہونا چاہیئے, اور یہی میرا مدّعائے حقیقی ہے, ہاں مجھے اپنے قوم کی فلاح و کامرانی سے خوشی ہوتی ہے, اور ان کی تباہی میرے دل پر تیریں چلاتی ہیں, اگر میں کسی مرید صادق کو کامیاب و بامراد دیکھتا ہوں تو میرا دل اپنے خالقِ کائنات کے آگے مسرّ تِ بے پایاں کے ساتھ سربسجود ہوجاتا ہے ,(سیرتِ غوثِ اعظم)

(۱) ☆غرور وحرص وطمع☆

اے غلام, میں تیری اصلاح کو اپنا مقصد سمجھتا ہوں میری ذاتی نفع اندوزی کونہیں میں نے اس مرحلہ کو طے کرلیا ہے, ہاں میں تجھے اس راستہ میں افتاں وخیزاں دیکھ کر تیری دستگیری کرنا چاہتا ہوں,تو مجھ سے مدد لے,اور کامیابی کی راہ پر تیزی کے ساتھ روانہ ہو, کیا تم کو غرور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں زیب دے سکتا ہے,نہ مخلوق کے مقابلے میں,بلکہ تم کو اپنی حیثیت پہچاننا چاہیئے ,تم کیا تھے ایک حقیر نطفہ ,ایک سیال پانی کے قطروں کی طرح بے جان , تمہارا انجام کیا ہوگا, ایک مردار لاش جس کو کیڑے اور کتّےکھانے کے لئے بیتاب رہیں گے, اس لئے جو تمہیں دنیا کی لالچ وحرص کے لئے دنیا کے مغرور بادشاہوں کی چوکھٹ پر جبہ سائی سکھاتا ہے تاکہ تمہیں سونے اور چاندی کے کچھ ٹکے مل جائیں ,جس کو تم اپنی قسمت کے حقیقی اور جائز ٹکڑوں سے زائد سمجھ رہے ہو,وہ تمہیں سخت ترین گمراہی میں ڈالنے والا شیطان ہے,یاد رکھو تمہارے لئے اس حرص و طمع کا نتیجہ ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں,(سیرتِ غوثِ اعظم)

(۲) ☆تقدیرِ الٰہی☆

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے,خدا کے پاس وہ بندہ زیادہ سزا کے لائق ہے جو اپنے خرچ سے بڑھ کر رزق

چاہتا ہے, اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ دنیا کے یہ بندے تم کو اتنا زیادہ دے سکیں گے, کہ حقیقی طلب کا احاطہ ہوجائے گا, تو تم تقدیر کے فیصلوں سے غافل ہو, یہ وسوسہ تمہارے دل میں شیطان کا ڈالا ہوا ہے, تم خدا کے بندے نہیں بلکہ اپنے ہوس ونفس کے بندے ہو, شیطان کے اسیر ہو, درہم و دینار سے مسحور ہو , کوشش کرو کہ اس قید سے تم کو رہائی مل جائے, رہائی حاصل کرنے کے لئے تمہیں کسی رہنما کی ضرورت ہے,

اس لئے رہنما کی تلاش کرو, لیکن ایسا رہنما ظاہری آنکھوں کے ذریعہ ٹٹولنے سے نہیں ملتا, دل اور باطن کی آنکھوں کے ذریعہ ڈھونڈھنے سے مل سکتا ہے, اس تلاش کے لئے ایمان ضروری ہے, جب ایمان نہ ہوتو بصیرت بھی نہیں ہوتی, (سیرتِ غوثِ اعظم)

(۳) ☆ایمان وتوکل☆

,ایمان کا فقدان ظاہری آنکھوں کو اندھا نہیں بناتا ہے بلکہ ان کی آنکھوں کو بے بصیر بنا دیتا ہے, لالچ اور خوشامد کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے سونا ہم وزن دیکر گھانس لے جائے, گھانس تھوڑی دیر میں جل کر ڈھیر ہوجائے گا, سونا بھی ہاتھ سے گیا, اگر تمہارا ایمان ناقص ہے تو لوگوں سے میل جول رکھ کر کچھ دنیا ضرور حاصل کرو ,اس کا نام معیشت ہے, مگر جس قدر جلد ہوسکے اپنی معیشت کی ایسی اصلاح کرلو, کہ تم اعلیٰ درجہ کے اصول مقاصد پر آجاؤ, جب تمہارا ایمان قوی ہوجائے گا, تو اب تم توکل پیدا کرلو, اور اسباب سے بے نیاز ہوجاؤ, دنیا والوں سے اختلاط و صحبت کم کم ہوتے ہوتے آخرکار تم میں وہ روحانی ایقان پیدا ہوجانا چاہیئے, کہ گویا اب تم ملک الموت کو روح حوالے کردینے کے لئے تیار کھڑے ہو,

اس بحرِ حیات میں قضاء و قدر کی موجیں جہاں تمہیں لے جاتی ہیں اسی طرف تمہاری توجہ بھی ہونی چاہیئے ,اب اسباب تخیلات تمہیں کاٹنے نہیں آئیں گے, معیشت دنیوی کے تفکرات تمہاری روح میں ذرہ برابر بھی اضطراب پیدا نہ کرسکیں گے, اے لوگو , یہ میری تم کو نصیحت ہے , اس پر عمل تمہاری روح کو اعلیٰ درجہ کی بلندی پر پہونچانے کا ذمہ دار ہے, اگر تو اس پر کامل طور پر عمل نہیں کرسکتا تو جزوی طور پر ہی سہی, حضور ﷺ نے فرمایا ہے , لوگو, جتنا بھی تم سے ہوسکے دنیا کی فکروں سے نجات حاصل کرو, (سیرتِ غوثِ اعظم)

(۴) ☆دل کی طہارت☆

اے بندے, جس قدر جلد غمِ روزگار سے نجات حاصل کرسکتا ہے کرلے, اپنے دل کو اس رحمت نامتناہی کے ایک کنارے سے باندھ لے, جو تیرے دل کی ناؤ کو اطمنان حقیقی کے ساحل مراد پر پہونچادیگا, وہ ہر چیز پر قادر ہے , ہر چیز کا عالم ہے, اس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے, اس سے مانگو, پہلے اپنے دل کی طہارت مانگو, ایمان و معرفت مانگو, علم مانگو, اور دل میں شانِ استغنا مانگو, یقین کی روشنی مانگو, اسی ذات سے محبت و

اُنسیت مانگو, پھر سب کچھ اس سے مانگو, جب یہ چیزیں مل جائیں تو سب کچھ مل سکتا ہے, غیر کے آگے ہاتھ پھلانے کی ضرورت ہی نہیں, تمہارا حقیقی معاملہ اس سے ہے, مغرور و مخلوق کے در پر پیشانی رگڑنے کی ضرورت نہیں, اے بندے, اگر تو نے صرف زبان سے کلمۂ شہادت ادا کرلیا ہے,اور دل سے عمل کے ذریعہ اس کا اثر اپنے اندر نہیں لیا ہے, تو سمجھ لے کہ تو ایک قدم بھی خدا کی طرف نہیں بڑھا ہے,روانگی اصلی تو دل کی رفتار پر موقوف ہے,قربت اصلی تو روح کی قربت کا نام ہے, عمل وہ ہے جس کے اندر روح ہو یعنی اخلاص ہو, یہ اخلاص اعضاء ظاہری کے ذریعہ حدود شریعت کا تحفظ کئے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا, یہی اس کا پیانہ ہے اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کئے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا,

جو اپنی ذات کی زندگی کو اس کا میعار بنائے تو یہ جھوٹا میعار ہے,لوگوں کو دکھا دینے کی خاطر عمل عمل نہیں ہے, اعمال تو خلوت میں ہوتے ہیں, ظاہری میں تو صرف فرائض ہوتے ہیں, جن کا اظہار لازمی ہے, اعمال کی اساس توحید و اخلاص ہے, اگر توحید و اخلاص نہیں تو اعمال کی عمارت کھوکھلی بنیاد پر ہے, وہ جلد زمین پر ڈھیر ہوجائے گا, پہلے اس بنیاد کو پیدا کرلو, تو پھر عمل کی بلند و بالا عمارت بھی بنانا سزاوار ہے, خدا نے چاہا تو یہ کبھی نہیں گرے گی, اسی کی قوت اس کی بنیاد کا راز ہے, توحید ہی کی وجہ سے تمہارا عمل آسمان صداقت پر چاند بن کر چمکنے لگے گا, اور سورج کی طرح روشنی دے گا,

اے بندۂ خدا, تو بزرگوں کی نصیحتوں سے بیزار ہوتا ہے,کیوں کہ حرم توحید میں معتکف رہنے سے عار آتا ہے, ہاں تو صنم خانہ کا دیر نشین بننا چاہتا ہے, تاکہ تو اس پر اپنی آزادی ضمیر کو بھینٹ چڑھادے مگر یہ تیرے لئے سامانِ ہلاکت ہے , اس لئے میری ہمدردانہ نصیحت یہ ہے کہ تو بزرگوں کی صحبت اختیار کر , پیردانہ کے نقشِ قدم پر چل, نفس خبیث کے پھندے سے گُلوِ خلاصی کرے, مرشدوں کا دامن مضبوطی سے تھام لے,

ہاں تجھ میں کمال پیدا ہوجائے ,تو ان لوگوں سے الگ اپنی ایک مستقل شان حاصل کرسکتا ہے, تاکہ دوسرے دلوں کے اندھیرے میں اپنی تابناکی سے اجالا پیدا کرے, روحانی معالج بن کر دوسروں کے دلوں کا درمان کرلے, اگر زہد و تقویٰ کی تعریفیں ہی زبان پر رہیں ,مگر دل فسق و فجور میں مبتلا ہو تو ایسی صورت میں انسان ظاہری مسلمان ہے , مگر باطن میں کافر ہے, ظاہر میں موحد ہے مگر باطن میں مشرک ہے,مومن باطن کی تعمیر سے ابتداء کرتا ہے,تو پھر ظاہر کی تعمیر کی کرتا ہے, جیسے کوئی ہوشیار گرے ہوئے گھر کی تعمیر عمدگی سے کرتا ہے, تو پھر دروازہ بھی اچھا بناتا ہے,

(سیرتِ غوثِ اعظم ,ازمولانا عبد الرحیم قادری)

باب(۲)دوسرا

ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی نیشاپوری چشتی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں قرآن شریف کی بار بار تلاوت کرنی چاہیئے, کیوں کہ اس سے نگاہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے, اور دوزخ کی آگ کے لئے آڑ اور پردہ ہے,تلاوتِ قرآن میں جو شخص مشغول ہوتا ہے,اس کے لئے اللہ تعالیٰ بہشت کے دروازے کھول دیتا ہے, اور خوف کے ساتھ جو کچھ وہ پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے کہ جو قیامت تک تسبیح پڑھتا ہے, اور تلاوت کرکے اس کے ذریعہ علم قرآن حاصل کرنے والا شخص خدا سے اتنا قریب ہوتا ہے جتنا دوسرا نہیں ہوتا,

(انیس الارواح,ازخواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس سرہٗ)

(۱) ☆رزق حلال☆

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں,رزقِ حلال کھاؤ,حلال کمائی کا کپڑا پہنو توبہ کرو, حرام کمائی کا کپڑا نہ پہنو, جب تم ایسا کرو گے تو بہشت میں سات دروازوں میں سے ایک دروازہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا, اور تمہاری نماز کو قبول کیا جائے گا,(انیس الارواح)

(۲) ☆مصیبت پرآہ وزاری☆

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں, رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت پر آہ و زاری کرتا ہے, اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے,مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ مصیبت میں آہ و زاری کرنا کفر ہے,جو شخص ایسا کرتا ہے اس کا نام منافق مومنوں میں لکھا جاتا ہے ,اور مصیبت کے وقت شورو فغاں کرنے والے شخص پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے, جو شخص مصیبت کے وقت اپنا گریبان چاک کرے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرماتا,اور قیامت کے دن اس کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا, (انیس الارواح,ازخواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ)

(۳) ☆صدقہ وسخاوت☆

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ نے فرمایا,صدقہ بہشت کی سیدھی راہ ہے ,جو شخص صدقہ دیتا ہے وہ اللہ کی رحمت سے قریب ہوتا ہے, فرماتے ہیں, خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہٗ کے جماعت خانہ میں میں نے دیکھا صبح سے شام تک آنے جانے والوں میں سے کوئی چیز مہیا نہ ہوتی تو خادم سے فرماتے کہ پانی پلادو تاکہ یہ دن خالی نہ جائے, اے درویش سخی آدمی پر زمین فخر کرتی ہے ,اور زمین پر جب سخی چلتا ہے تو اس کے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں,

جس وقت کوئی آدمی کسی پیاسے کو پانی پلاتا ہے اس وقت اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں, گویا کہ وہ ابھی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا, اور اگر وہ اسی دن فوت ہوجائے تو اسے شہادت کا درجہ ملے گا, جوشخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے اس کی ہزار حاجتیں اللہ تبارک و تعالیٰ پوری فرماتا ہے , دوزخ کی آگ سے آزاد فرماتا ہے , اور بہشت میں اس کے لئے ایک محل بناتا ہے,(انیس الارواح)

مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھے , اول موت, دوم درویشی, سوم فاتحہ, پس جو شخص ان چیزوں کو دوست رکھتا ہے , فرشتے اسے دوست رکھتے ہیں ,اور اس کا بدلہ بہشت ہے,

میں نے خواجہ مودود چشتی قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین گروہوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور وہ لوگ عرش کے نیچے ہیں, اول وہ لوگ جو ہمیشہ ہمّت کرتے ہیں ,دوسرے وہ لوگ جو ہمسایوں اور عورتوں کو خوش رکھتے ہیں,تیسرے وہ جو درویشوں اور عابدوں کو کھانا کھلاتے ہیں,

اس مومن سے اللہ تبارک و تعالیٰ خوش ہوتا ہے, جو مومن کی ضرورت پوری کرے اور بہشت میں اس کا مقام ہوگا, جوشخص مومن کی عزت کرتا ہے اس کی جگہ بہشت میں ہوتی ہے, اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کوبخش دیتا ہے , اگر بندہ کسی کی جوتی سیدھی کرے ,مومن کے پاؤں سے کانٹا نکالے تو اللہ تعالیٰ اسے صدیقوں اور شہیدوں میں شمار فرماتا ہے,

(انیس الارواح)

(۴) ☆لڑکیاں رحمتِ حق ☆

حضور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ فرماتے ہیں,لڑکیاں خدا کا تحفہ ہیں اس لئے جوشخص انھیں خوش رکھتا ہے اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اللہ جس سے خوش ہوتا ہے , اسے لڑکیاں عطا فرماتا ہے اور جوشخص لڑکیاں پیدا ہونے پر خوشی کا اظہار کرے ,اس کی یہ خوشی خانۂ کعبہ کی ستر مرتبہ زیارت کرنے سے افضل ہے , اور جو والدین اپنی لڑکیوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں, ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے, رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے یہاں ایک لڑکی ہوگی قیامت کے دن اس کے اور دوزخ کے درمیان پانچ سو سال کی راہ کا فرق ہوگا, (انیس الارواح)

(۵) ☆علم کی فضیلت ☆

حضور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ فرماتے ہیں,علم کی دوقسمیں ہیں, ایک خاص خدا کے لئے علم حاصل کرنا, اور دوسرا عام قسم کا علم ہے,علم کی ایک بات کا سننا سال بھر کی نفل عبادت سے افضل ہے , اورمحفلِ علم میں بیٹھنا غلام آزاد کرنے کے ثواب کے برابر ہے,علم اندھے کے لئے رہنما اور بہشت کی راہ کا ہادی ہے, (انیس الاروح)

(۶) ☆ شانِ امامِ اعظم ☆

حضور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ فرماتے ہیں, کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ تیس سال تک رات کو نہیں سوئے, اور پہلوئے مبارک زمین پر نہیں لگا, امامِ اعظم علیہ الرحمہ ایک بار کعبہ شریف کے دروازے پر آئے , اور عرض کیا کہ دروازہ کھولا جائے,تاکہ یہاں آج کی رات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کرلی جائے, معلوم نہیں دوسری مرتبہ مجھے حج کی استطاعت ہو یا نہ ہو, اس درخواست کے بعد دروازہ کھل گیا, امامِ اعظم علیہ الرحمہ اندر تشریف لے گئے, خانۂ کعبہ کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے , اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع و سجود پورا کرکے کہا , اے اللہ میں نے تیری اس طرح اطاعت نہیں کی جیسا کہ تیری اطاعت کرنے کا حق تھا, اور نہ میں تجھے پہچانا جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا, غیب سے ندا آئی کہ اے ابو حنیفہ تونے پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا , میں نے تجھے تیرے متبعین کو اور تیرے مذہب کے مقلدین کو مغفرت سے نوازا,(انیس الارواح)

(۷) ☆ جنت سے دور ☆

حضور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ فرماتے ہیں, تین طرح کے لوگ بہشت کی طرف نہیں آئیں گے, ایک جھوٹ بولنے والا درویش , دوسرا کنجوسی کرنے والا دولت مند, تیسرا خیانت کرنے والا تاجر,کیوں کہ ان تینوں کو سخت عذاب ہوگا, جب درویش جھوٹا, اور دولت مند بخیل , اور سوداگر خیانت کرنے والا بن جائے , تو اللہ تعالیٰ دنیا سے برکت اٹھالیتا ہے, (انیس الارواح)

(۸) ☆ توبہ کی دو قسمیں ☆

حضور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ فرماتے ہیں,مرنے سے پہلے توبہ کرو , بعد میں افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا, توبہ کی دو قسمیں ہیں, ایک سچی توبہ ہے, کہ اس کے بعد انسان گناہ کے قریب بھی نہ جائے, اور دوسری توبہ کہ آدمی توبہ کرے اور اسے توڑ ڈالے , اس دوسری توبہ سے کوئی فائدہ نہیں,

(انیس الارواح,ازخواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس سرہٗ)

باب (۳) تیسرا

ﷻ ملفوظات خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ ﷻ

(۱) ☆ شریعت و طریقت ☆

حضرت قطب الا قطاب خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہٗ ,دلیل العارفین ,میں لکھتے ہیں ,

سر کار خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ شریعت کا آغاز یہ ہے کہ شریعت پر آدمی ثابت قدم ہو جائے ,احکامِ شریعت پر پورے طور پر جو لوگ عمل کرتے ہیں ,اور اس میں کوئی کوتا ہی اور تجاوز نہیں کرتے ,وہ اکثر دوسرے مرتبہ تک پہونچ جاتے ہیں ,جسے طریقت کہا جاتا ہے , جب بلا کم و کاست تمام احکامِ شریعت پر عامل ہونے کے ساتھ شرائط طریقت کے مطابق ثابت قدم ہو جاتے ہیں تو پھر معرفت کے درجہ تک پہونچ جاتے ہیں ,جب درجۂ معرفت کو پہونچتے ہیں ,اور مقامِ معرفت میں ثابت قدم ہو جاتے ہیں تو پھر درجۂ حقیقت میں پہونچ جاتے ہیں ,اور اس مرتبہ تک پہونچ کر جو کچھ طلب کرتے ہیں اسے پا لیتے ہیں ,(دلیل العارفین ,از خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رضی اللہ عنہ)

(۲) ☆ نماز ☆

فرماتے ہیں نماز مومن کی معراج ہے ,جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے (الصلوٰۃ معراج المومنین) تمام مقاموں پر بڑھ کر یہی نماز ہے نماز کے ہی ذریعہ لقائے ربانی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے ,نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے بیان کرتا ہے ,قرب وہی پا سکتا ہے ,جو راز کے لائق ہو ,یہ راز سوائے نماز کے کسی طرح حاصل نہیں کیا جا سکتا ,

اہلِ عشق صبح کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر سورج نکلنے تک بیٹھے رہتے ہیں ,جس سے ان کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی نظر میں مقبول ہوں اور انوار کی تجلّی ان پر دم بدم ہو ,

نماز ایک امانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سپرد کی ہے ,اس لئے بندوں پر واجب ہے کہ امانت میں کسی قسم کی خیانت نہ کریں ,جب انسان نماز ادا کرے تو اسے چاہئے کہ رکوع و سجود کما حقہٗ بجالائے ,اور ارکانِ نماز اچھی طرح ادا کرے ,

نماز دین کا رکن ہے اور رکن ستون ہوتا ہے ,جب ستون قائم ہوگا تو گھر بھی قائم ہوگا ,اور ستون ہٹ اگر ہٹ جائے تو چھت فوراً گر پڑے گی ,چونکہ اسلام اور دین کے لئے منزلِ ستون ہے اس لئے نماز کے اندر جب فرض ,سنت ,رکوع اور سجود میں خلل آئے گا تو حقیقتِ اسلام و دین میں بھی نقص و خرابی پیدا ہو جائے گی ,اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ,جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں ,(دلیل العارفین)

فرماتے ہیں ,دل وہ ہے جو اپنے حال سے فانی ہو اور مشاہدۂ حق میں باقی ہو ,اللہ تعالیٰ اس کے سارے اعمال پر غالب ہو ,اپنے آپ پر اس کا اعتبار کچھ نہ ہو ,اور عرش تک اسے کچھ قرار نہ ہو ,(دلیل العارفین)

(۳) ☆ عشق و محبت ☆

عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہوتا ہے ,اس میں جو چیز جائے اسے جلا کر ختم کر دیتا ہے ,کیوں کہ عشق کی آگ سے بڑھ کر تیز کوئی آگ نہیں , اہلِ محبت کو فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے ,جب تک وہ دوست سے مل نہ جائے ,کیوں کہ عاشق اسی وقت تک واویلا کرتا ہے جب تک معشوق سے اس کا وصال نہ ہو جائے ,ندیوں میں بہتا ہوا پانی شور کرتا ہے لیکن جب سمندر میں جا گرتا ہے تب آواز بند

ہوجاتی ہے ,اسی طرح عاشق کو معشوق کا وصال میسر آجاتا ہے تو پھر واویلا نہیں کرتا ,

محبت کی راہ ایسی راہ ہے کہ جو شخص عشق کی راہ میں پڑتا ہے اس کا نام ونشان نہیں ملتا عشق ومحبت میں جو گفتگو اور حرکت ومشغلہ ہے یہ اس وقت تک ہے جب تک باہر ہیں ,جب اندر آجاتے ہیں تو پھر آرام ,خاموشی اور سکون حاصل ہوجاتا ہے ,

اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں ,جنہیں اللہ تعالیٰ کی دوستی اور محبت نے خاموش کرر کھا ہے ,کیوں کہ وہ عالمِ موجودات سے بے خبر و بے نیاز ہوجاتے ہیں ,

محبت میں صادق وہ ہے کہ والدین اور خویش واقربا سے قطع تعلق کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے تعلق پیدا کرے ,پس وہ شخص ہے جو کلامِ الٰہی کے حکم پر چلے اور دوستیِ حق میں ثابت قدم ہو ,اللہ تعالیٰ کی دوستی اس بات سے پیدا ہوتی ہے ,کہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ دشمن جانتا ہے ان چیزوں سے دشمنی کی جائے مثلاً دنیا اور نفس ۔

فرماتے ہیں میں نے ملتان میں ایک بزرگ سے سنا کہ اہلِ محبت کی توبہ تین قسم کی ہوتی ہے ,اول ندامت ,دوم ترک گناہ ,سوم ظلم اور لڑائی جھگڑے سے اپنے آپ کو پاک رکھنا ,(دلیل العارفین)

(۴) ☆صحبت کا اثر☆

فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے ,اگر کوئی برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو امید ہے کہ وہ نیک ہوجائے گا ,اور نیک شخص بروں کی صحبت میں بیٹھے تو برا ہونے کا خطرہ ہے ,جس کسی نے کچھ حاصل کیا صحبت سے حاصل کیا ,اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ نیکوں سے حاصل ہوئی ,نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے بھی بری ہے ۔
(دلیل العارفین)

درویشی اس بات کا نام ہے کہ اس کے پاس جو بھی آئے اسے محروم نہ کیا جائے ,اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلایا جائے ,اگر ننگا ہے تو نفیس کپڑا پہنایا جائے ,اسے کسی حال میں میں خالی نہ جانے دیا جائے ,اس کا حال پوچھ کر دلجوئی ضرور کرنی چاہیئے ,(دلیل العارفین)

(۵) ☆توکل☆

عارفوں کا توکل یہ ہے کہ ان کا توکل اللہ کے سوا کسی پر نہ ہو اور نہ وہ کسی چیز کی طرف توجہ کریں ,متوکل حقیقت میں وہ ہے کہ جو مخلوق کی مدد اور تکلیف کی شکایت نہ کرے ,

اہلِ توکل پر تجلیات شوق میں ایک وقت آتا ہے کہ اگر انہیں اسوقت ریزہ ریزہ کر دیا جائے یا تلوار سے لہولہان کر دیا جائے یا کسی اور طرح سے تکلیف اور اذیت پہونچائی جائے تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی ,(دلیل العارفین)

(۶) ☆ قبرستان میں کھانا پینا ☆

فرماتے ہیں قبرستان میں قصداً کھانا کھانا یا پانی پینا گناہِ کبیرہ ہے ,جو شخص قصداً کھائے وہ منافق اور ملعون ہے ,کیوں کہ قبرستان حرص وہوس

کا نہیں بلکہ عبرت کا مقام ہے, امام یحیٰ ابو الخیر زندوسی علیہ الرحمہ کے روضے پر میں نے لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں, کہ جو شخص قبرستان میں کچھ کھائے پئے وہ ملعون اور منافق ہے, (دلیل العارفین)

(۷) ☆موت کی تیاری☆

فرماتے ہیں, اے غافل, اس سفر کے لئے توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی موت, بغیر ملک الموت کے دنیا کی قیمت جو بھر بھی نہیں, اس واسطے کہ حدیث شریف میں وارد ہے, موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاقات کراتا ہے, (دلیل العارفین)

فرماتے ہیں, چار چیزیں نہایت نفیس ہیں, اول وہ درویشی جو غناء اور استغناء ظاہر کرے, دوم وہ بھوکا جو اپنے آپ کو شکم سیر ظاہر کرے, سوم وہ غمزدہ جو اپنے آپ کو مسرور ظاہر کرے, چہارم جس سے دشمنی ہو اسے دوست دکھائی دے, (انیس الارواح, از خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس سرہٗ)

باب (۴) چوتھا

ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی چشتی رضی اللہ عنہ

(۱) ☆حفظ قرآن☆

خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ فوائد السالکین میں تحریر فرماتے ہیں,

خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے ابتداء میں قرآن شریف یاد نہیں تھا, اس لئے طبیعت پریشان رہا کرتی تھی, ایک رات میری قسمت بیدار ہوئی اور میں نے خواب میں رسولِ کریم ﷺ کی زیارت کی, فرطِ مسرت اور محبت میں اپنی آنکھوں کو آپ کے قدمِ مبارک پر ملا, اور زار زار روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ایک التجا ہے, آپ نے ارشاد فرمایا, مجھے معلوم ہے, آپ نے میری حالت پر کرم فرماتے ہوئے, حکم فرمایا کہ سر اٹھا, میں نے اپنا سر اٹھا دیا, آپ نے ارشاد فرمایا, کہ سورۂ یوسف پڑھا کرو, تا کہ تمہیں قرآن شریف حفظ ہو جائے, اس کے بعد میری نیند کھل گئی, اور پھر میں نے سورۂ یوسف پابندی سے پڑھنا شروع کر دیا, یہاں تک کہ جلد ہی مجھے قرآن شریف حفظ ہو گیا,

(فوائد السالکین, از خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ)

(۲) ☆لطفِ الٰہی☆

فرماتے ہیں کہ جب لطفِ الٰہی کی نسیم چلتی ہے تو لاکھوں شرابیوں کو صاحبِ سجادہ بنا دیتی ہے اور بخش دیتی ہے, لیکن خدانا خواستہ قہر کی ہوا چلے تو لاکھوں اصحابِ سجادہ کو راندۂ درگاہ بنا دیتی ہے, اور سب کو شراب خانوں میں ڈھکیل دیتی ہے,

پس اے بھائی, اس راہ میں بے غم نہیں ہونا چاہئے, یہ تو وہ راہ ہے کہ کامل سلوک والے بھی شب و روز ہر لحمہ فراق کے اندیشہ اور خود سے تحیر اور

غمگینی کا شکار رہتے ہیں ,کیوں کہ کسی کو معلوم نہیں کہ انجام کیا ہوگا,

اگر شیطان ملعون کو اپنے انجام کی خبر ہوتی تو آدم علیہ السلام کو وہ بلاشبہ سجدہ کرتا ,اور انکار نہ کرتا لیکن اس ملعون کو چونکہ اپنا انجام معلوم نہیں تھا, اور اپنی طاعت پر بھی غرور تھا,اس لئے اس نے کہدیا کہ میں خاکی کو ہرگز سجدہ نہ کروں گا,اس لئے وہ مردود وملعون ہوگیا,اس کی ساری طاعت بیکار ہوگئی,اور اس کے منہ پر ماردی گئی,(فوائد السالکین)

(۳) ☆مصیبت و بلا☆

فرماتے ہیں کہ جو شخص محبت کا دعویٰ کرے اور مصیبت کے وقت فریاد کرے وہ درحقیقت سچا دوست نہیں ہوتا ,بلکہ وہ جھوٹا ہے ,اس واسطے کہ دوستی اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ دوست کی طرف سے پیش آئے اس پر راضی رہے ,اور لاکھوں شکر بجالائے ,

میں نے خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ راہِ سلوک میں یہ بات کہ جو شخص محبت کرے اور محبت کا دعویٰ کرے ,وہ دوست کی طرف سے آزمائش اور مصیبت کو دل سے پسند کرتا ہے ,کیوں کہ اہلِ معرفت کے نزدیک دوست کی مصیبت دوست کی رضا ہے ,

جس روز دوست کی مصیبت ہم پر نازل نہیں ہوتی تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ آج ہم سے یہ نعمت چھن گئی کیوں کہ راہِ سلوک میں دوست کی طرف سے آئی ہوئی مصیبت دراصل دوست کی رحمت ہوتی ہے ,(فوائد السالکین)

(۴) ☆حُبِّ دنیا اور حجاب☆

سالک کے لئے دنیا سے بڑھ کر کوئی حجاب نہیں ,اس واسطے کہ کوئی شخص اس وقت تک خدا رسیدہ نہیں ہوتا جب تک کہ وہ دنیا میں مشغول رہے ,اور اہلِ سلوک نے فرمایا ہے کہ بندہ اور خدا کے درمیان دنیا سے بڑھ کر کوئی حجاب نہیں ,پس جو شخص دنیا میں دل لگا بیٹھے وہ اللہ تعالیٰ سے دور رہتا ہے ,لوگ جس قدر دنیا میں مشغول ہوتے ہیں ,اسی قدر رحمت خداوندی سے جدا اور اس سے دور رہتے ہیں ,

فرماتے ہیں دنیا کیسی بے وفا اور مکار ہے ,دنیا سب کی دوست ہے مگر درویش کی نہیں ,کیوں کہ درویش نے دنیا کو رد کر کے اسے اپنے آپ سے دور کردیا ,(فوائد السالکین)

فرماتے ہیں جب کوئی شخص مجلس میں آئے تو جہاں جگہ خالی دیکھے وہیں بیٹھ جائے ,کیوں کہ آئندہ بھی اس کی وہی جگہ ہوگی ,یا حلقہ کے پیچھے بیٹھ جائے لیکن اندر گھس کر بیٹھنے کی کوشش نہ کرے (فوائد السالکین)

(۵) ☆اہلِ سلوک کی خصلتیں☆

فرماتے ہیں کہ اہلِ سلوک اپنی خصلتوں کے بارے میں لکھتے ہیں ,کہ آدمی ان چار چیزوں سے درجۂ کمال کو پہونچتا ہے ,(۱) کم کھانا (۲) کم سونا (۳) کم بولنا (۴) لوگوں سے کم میل جول رکھنا ,

غزنی کے ایک کامل درویش اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں ,کہ جب سے میں نے مذکورہ چار چیزوں پر عمل کیا ہے جب سے مجھے اتنی روشنی حاصل

ہوئی کہ اگر کسی وقت آسمان کی طرف دیکھتا ہوں تو عرشِ اعظم تک کوئی پردہ نہیں رہتا ,اور جب کبھی زمین کی طرف نظر کرتا ہوں تو سطح زمین سے لیکر تحت الثر یٰ تک جو کچھ اس میں ہے سب دکھائی دیتا ہے,

فرماتے ہیں ,اگر درویش عمدہ لباس نمائش کرنے کے لئے پہنے تو سمجھ لو کہ وہ درویش نہیں ,بلکہ راہِ سلوک کا راہزن ہے ,اور جو درویش خواہش نفس کے لئے عمدا کھانا پیٹ بھر کر کھائے تو یقین جانو کہ وہ بھی راہِ سلوک میں جھوٹا اور خود پرست ہے ,اور جو درویش کہ دولت مند سے میل جول رکھے اسے درویش نہ سمجھو بلکہ وہ راہِ طریقت سے بھٹکا ہوا ہے ,جو درویش خواہشِ نفس کے لئے دل کھول کر سوئے اسے یقین سے جانو کہ نعمت سے محروم ہے,

درویشی میں بڑا آرام ہے اور دنیاوی آفتوں سے حفاظت ہے لیکن درویشی کے کام میں سختی بہت ہے ,جس رات درویش کو فاقہ ہوتا ہے وہ اس کی معراج ہے کیوں کہ اہلِ صفا و تصوف کا کہنا ہے کہ فقر کی معراج فاقہ کی رات میں ہوتی ہے ,(فوائد السالکین)

فرماتے ہیں کہ جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے ان گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے ,جن سے وہ پہلے رکھتا تھا ,تا کہ ان گناہوں میں دوبارہ نہ مبتلا ہو جائے ,انسان کے لئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی چیز بری نہیں ,کیوں کہ صحبت کی تاثیر ضرور ہو جایا کرتی ہے ,جس گناہ سے انسان نے توبہ کر لیا ہے اس سے کنارہ کش رہ کر اسے اپنا دشمن خیال کرنا چاہئے ,(فوائد السالکین)

(۲) ☆خوفِ خدا☆

فرماتے ہیں جس دل میں خوف ہوتا ہے ,اسے پاش پاش کر دیتا ہے ,ایک دفعہ حضرت سفیان ثوری قدس سرہٗ کو کوئی بیماری اور پریشانی لاحق ہوئی ,ہارون رشید نے ایک مشہور طبیب کو بلا کر بھیجا جو آتش پرست تھا ,جب اس نے آکر حضرت سفیان ثوری کے سینے پر ہاتھ رکھا تو نعرہ مار کر بے ہوش ہو گیا ,اور گر پڑا ,جب ہوش میں آیا تو کہا کہ سبحان اللہ ,دینِ محمدی میں ایسے مرد بھی ہیں ,جن کا دل خوفِ الٰہی سے پاش پاش ہو گیا ہے ,اس طبیب نے فوراً کلمہ پڑھا اور دین اسلام قبول کر لیا ,جب یہ خبر ہارون رشید نے سنی تو کہا ,میں نے تو طبیب کو بیمار کے پاس بھیجا تھا لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ بیمار کو طبیب کے پاس بھیج رہا ہوں ,(فوائد السالکین)

فرماتے ہیں ,اے فرید تو دنیا اور آخرت میں ہمارا یار ہے لیکن غافل ہرگز نہ ہونا ,کیوں کہ اہلِ سلوک کا فرمان ہے کہ طریقت کی راہ بے حد دشوار اور پرخطر ہے ,جو شخص اس راہ میں قدم رکھے اگر وہ اہلِ سلوک کے فرمان کے مطابق عمل نہ کرے تو کبھی خدارسیدہ نہیں ہو سکتا ,اور جب تک عاجزی اور انکساری سے اندر آنے کی اجازت نہ مانگے وہ ہرگز باریاب نہیں ہو سکتا ,اور جب تک سر کے بل نہ چلے وہ بارگاہِ الٰہی تک نہیں پہونچ سکتا ,(فوائد السالکین ,از خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ)

باب (۵) پانچواں

﴿اللہ﴾ ملفوظات حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی رضی اللہ عنہ ﴿اللہ﴾

(۱) ☆ علم اور معرفت ☆

خواجہ بدر اسحٰق چشتی رضی اللہ عنہ ,اسرار الاولیاء, میں لکھتے ہیں ,

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ فرماتے ہیں ,کہ زندگی زندگی ہے تو علم میں ہے ,اگر راحت ہے تو معرفت میں ہے ,اگر شوق ہے تو محبت میں ہے ,اگر ذوق ہے تو عمل میں ہے (اسرار الاولیاء ,از خواجہ بدر اسحٰق چشتی رضی اللہ عنہ)

(۲) ☆ دل کی موت اور زندگی ☆

فرماتے ہیں کہ دل زندہ بھی ہوتا ہے اور مردہ بھی ,قرآن شریف میں ہے کہ دل دنیاوی مشاغل کی کثرت سے مردہ ہوجاتا ہے ,اسے ذکر الٰہی سے زندہ کرو ,

جب دل دنیاوی لذتوں میں اور شہوتوں اور ماکولات ومشروبات میں مشغول ہوجاتا ہے ,تو اس پر غفلت کا اثر ہوتا ہے ,اور خواہش اس پر غالب ہوجاتی ہے ,ہر طرف سے دل میں خطرات آنے شروع ہوجاتے ہیں ,جو دل کو سیاہ کر دیتے ہیں ,

صرف یادِ الٰہی ایسی چیز ہے جس پر دل کی سیاہی کا کوئی اثر نہیں ہوتا ,جب دل سیاہ ہوجاتا ہے تو گویا مردہ ہوجاتا ہے ,جیسے زمین میں شور زیادہ ہوجائے تو بیج قبول نہیں کرتی ,اور کہا جاتا ہے کہ یہ زمین مردہ ہے ,اسی طرح سے جس دل سے ذکر چلا جائے ,اس پر نفسیات کا غلبہ ہوجاتا ہے اور دل مردہ ہوجاتا ہے ,

ذکر صرف ذکر حق ہے اس کے سوا جو کچھ ہے غلط اور رسوا کن ہے ,ضروری ہے کہ دل حق کے سوا کچھ نہ سنے ,اور سننا مردہ کا نہیں بلکہ زندہ کا کام ہے ,جس وقت انسان کے دل سے دنیوی خواہشات دور ہو جاتی ہے اس وقت وہ ذاکر بنتا ہے اور اسوقت اس کا دل ذکر سے زندہ ہوجاتا ہے ,

جو درویش مال ومرتبہ اور دنیاوی ترقی چاہے وہ درویش نہیں بلکہ راہِ طریقت سے منحرف ہے ,اس لئے کہ فقر و درویشی نام ہی دنیا سے روگردانی کا ہے ,(راحت القلوب)

فرماتے ہیں کہ مومنوں کا دل پاکیزہ زمین کی طرح ہے اگر اس کے اندر تخم (بیج) محبت بوئیں تو اس سے طرح طرح کی نعمتیں پیدا ہوں گی ,جس سے تم دوسروں کو حصہ دے سکتے ہو ,اور تمہارے لئے وہ کافی ہوں گی ,(اسرار الاولیاء)

فرماتے ہیں, جب عالمِ نورانی سے تجلی الٰہی کے انوار و اسرار نازل ہوتے ہیں تو پہلے دل پر نازل ہوتے ہیں, اور جب دل اور زبان میں یکسانیت ہوتی ہے, پھر ان پر عشق کے انوار برستے ہیں, اگر دل و زبان ایک دوسرے کے مطابق نہیں تو انوارِ محبت وہاں سے رخصت ہو جاتے ہیں, اور ایسے دل پر انوار کی بارش ہوتی ہے جو زبان کے ساتھ و مطابق ہوتے ہیں, (اسرار الاولیاء)

(۳) ☆ حقیقتِ زبان ☆

فرماتے ہیں, اے درویش, جس روز اللہ تبارک و تعالیٰ نے زبان کو حضرت آدم علیہ السلام کے منہ میں رکھنا چاہا تو زبان سے فرمایا, کہ اے زبان دیکھ, تیرے پیدا کرنے کا خاص مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا اور کوئی نام نہ لے, اور میرے کلام کے سوا اور کوئی چیز نہ پڑھے, اور اگر ان کے سوا کچھ اور کہا تو یاد رکھ کہ تو اور باقی اعضاء سب کے سب گرفتارِ مصیبت ہوں گے,

پس اے درویش, زبان صرف ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کے لئے بنائی گئی ہے, اور مشائخ طبقات لکھتے ہیں کہ انسان کے ہر عضو کے اندر شہوت اور خواہش ہے, جو موجب حجاب و آفت ہے, جب تک ان شہوات اور خواہشات سے توبہ نہ کر لے, اور تمام اعضاء کو پاک نہ کر لے, ہرگز کسی مرتبہ تک نہیں پہونچ سکتا,

اے درویش, سب سے بڑھ کر سعادت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر حکمراں ہو, تاکہ نفس شہوت رانی نہ کر سکے, اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہئے, یہی درویش کے کام کا خلاصہ اور درویشی کا جوہر ہے, (اسرار الاولیاء)

(۴) ☆ محبتِ الٰہی کی شمع ☆

فرماتے ہیں, حق تعالیٰ کی محبت ایسی ہونی چاہئے, جیسی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اپنے رب سے محبت تھی, کہ حق تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنے فرزند کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے, اور جب وہ محبتِ حق میں ثابت قدم رہے تو حکمِ ربانی ہوا کہ لڑکے کی قربانی نہیں ہوگی, بلکہ اس کے عوض ہم بہشت سے قربانی بھیجتے ہیں,

اے درویش محبت میں صادق وہ شخص ہے, جو ہر وقت اس کی یاد میں محو رہے, اور لمحہ بھر بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہو, اہلِ سلوک فرماتے ہیں, کہ لوگ اسی چیز کا زیادہ ذکر کرتے ہیں, جس سے انہیں محبت ہوتی ہے, تو جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے وہ اسے ہر وقت یاد کرتا ہے اور ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوتا,

ایدرویش اہلِ محبت کو دنیا کی تمام چیزیں آراستہ کر کے دے دی جائیں تو بھی وہ انہیں آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے, وہ صرف جمالِ حق کے طلب گار ہوتے ہیں, (اسرار الاولیاء)

فرماتے ہیں میں نے ایک بزرگ کی زبانی سنا ہے کہ درویش وہ ہے, جو اپنے دل کے خزانے کی تلاش کرے, پس وہ موتی اگر مل جائے جسے محبت کہتے ہیں, تو وہ شخص درویش صفت ہو جاتا ہے,

ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اوشی قدس سرہٗ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ تک کس طرح پہونچ سکتے ہیں, فرمایا اندھے پن, گونگے پن, بہرے پن, جس کے اندر یہ صفات پائی جائیں اس کے بارے میں سمجھ لو کہ وہ خدا رسیدہ ہوگیا,

اہلِ محبت کو چار مقام کے سوا اور کہیں قرار حاصل نہیں ہوسکتا, اول گھر کے گوشے میں جہاں کسی کی مداخلت نہ ہو, دوسرے مسجد میں جو دوستوں کا مقام ہے, تیسرے قبرستان میں جو گناہ سے عبرت حاصل کرنے کی جگہ ہے, چوتھے ایسی جگہ جہاں اس کے اور یادِ حق کے سوا کسی کا بھی گزر نہ ہو (اسرار الاولیاء)

(۵) ☆ نماز با جماعت ☆

فرماتے ہیں, کہ اگر دو شخص بھی اکٹھے ہوں تو نماز با جماعت پڑھنی چاہیئے, اگر چہ دو آدمی کی جماعت تو نہیں ہوتی مگر جماعت کا ثواب مل جاتا ہے, اگر صرف دو نمازی ہوں تو ایک صف میں کھڑا ہونا چاہیئے,

حضرت خواجہ گنج شکر قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور بھائی بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہٗ ملتان میں بیٹھے ہوئے تھے, ایک صاحبِ نعمت بزرگ بھی وہاں موجود تھے, انہوں نے فرمایا, جو شخص چار چیزیں اٹھالیتا ہے, اللہ تعالیٰ اس سے چار چیزیں اٹھالیتا ہے, اول جو زکوٰۃ اٹھالے اللہ تعالیٰ اس سے مال اٹھالیتا ہے, دوم جو صدقہ اور قربانی نہ دے, اللہ تعالیٰ اس سے سکون اٹھالیتا ہے, سوم جو نماز کو ترک کرتا ہے, اللہ تعالیٰ اس کی موت کے وقت اس سے ایمان چھین لیتا ہے, اور چہارم جو دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا,

(راحت القلوب, از حضور محبوبِ الٰہی رضی اللہ عنہ)

(۶) ☆ تلاوتِ قرآن ☆

اے درویش قرآن شریف کی تلاوت تمام عبادتوں سے افضل ہے, اور دنیا و آخرت میں اس سے درجہ بلند ہوتا ہے, قرآن شریف کی تلاوت سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں, اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسی نعمت سے غافل نہ ہوں اور اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں, قرآن شریف پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں, اس سے آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے, ہر حرف کے بدلے ہزار سال کا ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے, اور اتنی ہی بدی اس کے نامۂ اعمال سے مٹائی جاتی ہے, جو شخص اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ کلام اللہ میں مشغول رہے,

نیک بخت بندہ وہ ہے جو دوستی سے ہم کلام ہو, اور دوست سے ہم کلامی کی سعادت تلاوت قرآن شریف سے حاصل ہوتی ہے, اور ہر روز ستر مرتبہ ہر انسان کے دل میں یہ ندا ہوتی ہے کہ اگر تجھے ہماری آرزو ہے تو سارے کام چھوڑ کر تلاوتِ قرآن میں مصروف ہوجا,

لوگوں کہ حضور اور مشاہدہ کی نعمت تلاوتِ قرآن سے حاصل ہوتی ہے, عالم کا بھید قرآن شریف پڑھتے وقت منکشف ہوتا ہے, اور الفاظ و معنی پر جب وہ غور کرتا ہے تو اس پر قلم کا بھید واضع ہوتا ہے, آیتِ مشاہدہ یا آیتِ رحمت پڑھتے وقت تلاوت کرنے والا شخص دریائے مشاہدہ میں غوطہ زن ہوجاتا ہے, اور لاکھوں نعمتیں حاصل کرتا ہے, اور جب عذاب سے متعلق آیت پر پہونچ کر غور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے

اس طرح پگھلتا ہے کہ جیسا کٹھالی میں سونا ,

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اوشی قدس سرہٗ قرآن شریف کی کسی وعید کی آیت پر چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے , جب ہوش میں آتے تو پھر قرآن شریف پڑھنے میں مشغول ہو جاتے , قرآن شریف پڑھنے کی برکت سے بہت سے لوگ بخش دئے گئے , اور بخش دئے جاتے ہیں , جس نے کسی کو قرآن مجید پڑھایا اور جس نے قرآن مجید پڑھا اور جس نے قرآن مجید کو سنا , سب بخش دئے جاتے ہیں , جس طرح تنہائی میں کلام اللہ کا ذوق حاصل کرتا ہے , اسی طرح قیامت کے دن تنہائی میں اس پر تجلی ہوگی ,

(اسرار الاولیاء)

(۷) ☆ امامِ اربعین ☆

فرماتے ہیں , کہ پہلا مذہب امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کا ہے , دوسرا مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہٗ کا ہے , تیسرا مذہب امام مالک رضی اللہ عنہٗ کا ہے , چوتھا مذہب امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہٗ کا ہے , لوگوں کو چاہئے کہ ان چاروں مذاہب میں سے کسی ایک پر بھی شبہ نہ کریں , تا کہ سنّی مسلمان رہیں , اور اس بات کا یقین رکھیں کہ امامِ اعظم رضی اللہ عنہٗ کا مذہب باقی تین مذاہب سے افضل ہے , (راحت القلوب)

(۸) ☆ علماء اور مشائخ ☆

فرماتے ہیں , کہ علماء اور مشائخ کی دوستی رسولِ خدا ﷺ کی دوستی ہے درویش , جو شخص سات روز خلوص دل سے علماء کی خدمت کرتا ہے , گویا سات ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے , جس دل میں علماء اور مشائخ کی محبت ہو اس کے خرمنِ گناہ کو یہ محبت جلا کر خاکستر کر دیتی ہے ,

علماء انبیاء کے وارث ہیں , اور مشائخ اللہ کے برگزیدہ , اگر علماء و مشائخ کی برکت جہاں تو لوگوں کی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہر روز ہزاروں بلائیں نازل ہوا کرتیں , پس اے درویش , اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت میں سے انہیں دو گروہ یعنی علماء اور مشائخ پر فخر کیا ہے , کیوں کہ یہ دین کے ستون ہیں , جو ان کا ہو جاتا ہے وہ عذاب قیامت سے رہائی پا جاتا ہے ,

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عالم فقیہ ہزار ایسے عابدوں سے بہتر ہے جو رات کو جاگیں اور دن کو روزہ رکھیں , عالم کی ایک دن کی عبادت عابد غیر عالم کی چالیس سالہ عبادت کے برابر ہے , جب بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں , تو اس شہر پر کم نازل ہوتی ہیں , جس میں علماء اور مشائخ ہوں , (اسرار الاولیاء)

(۹) ☆ آتشِ عشق ☆

اے درویش اس راہ میں صادق اور عاشق وہی ہے , جو عالمِ اسرار میں سے جو مصیبت وغیرہ اس پر نازل ہو اس پر صبر کرے اور راضی رہے ,

اے درویش جہاں محبت ہوتی ہے, دوئی درمیان سے اٹھ جاتی ہیں, محبت کے معاملہ میں یگانہ ہونا چاہیئے, تا کہ محبت کے وصال خانہ میں داخلہ مل سکے, اگر ایسا نہ ہوگا تو ہرگز ہرگز داخلہ کی اجازت نہیں مل پائے گی,

عشق کی آگ ہی ایسی ہے, جو درویش کے دل کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتی, اگر صاحبِ ذاکر اپنے سینہ سے ایک آہ نکالے تو مشرق سے مغرب تک جو کچھ ہے سب کو جلا کر خاکستر کر دیے, حقیقی عشق ایک ایسا موتی ہے, جس کی قیمت کا اندازہ کوئی جوہری یا قدر شناس نہیں کر سکتا, اس قسم کی بے بہا نعمت کسی مقرب فرشتے کو نہیں ملی, یہ صرف آدمی کو ملی, جیسا کہ خود ارشاد ربانی ہے,

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِی اٰدَمَ, جس وقت عشق کی تحقیق ہوئی تو اسے حکم ہوا, کہ اے عشق تو درد والم رکھنے والے آدمی کے دل میں قرار پکڑ لے کیوں کہ وہی تیرے رہنے کے قابل ہے, اے درویش حقیقی عاشق کا شور وغوغا اسی وقت ہوتا ہے, جب تک وہ اپنے مقصود کو نہیں پہونچتا, جب معشوق کا وصال ہو جاتا ہے, تو سب شور وغوغا ختم ہو جاتا ہے, (اسرار الاولیاء)

(۱۰) ☆ درویشی ☆

فرماتے ہیں, کامل حال درویش وہ ہیں, جنہیں کسی اور کی حاجت نہیں, بلکہ جو اسرار نعمت ان کے پاس ہیں ان میں سے آنے والے کو بھی حصہ دیتے ہیں, اور ان کی عرض پوری کر کے لوٹاتے ہیں لیکن جو شخص درویشی کا دعویٰ کرے, اور اپنی ضروریات کے لئے امراء وسلاطین کے پاس مال وزر کی خاطر آجائے, تو سمجھ لو کہ اسے نعمت حاصل نہیں ہے, اگر اسے نعمت حاصل ہوتی تو کبھی مخلوق کے در پر نہیں جاتا, اور نہ کسی سے توقع رکھتا, جہاں پر درویش کا قدم آتا ہے, وہاں پر کسی کام گزر نہیں ہوتا, درویش پر نعمت کا دروازہ خود کھلا ہوا ہوتا ہے, (اسرار الاولیاء)

اے درویش, فقر کی راہ میں ثابت قدم وہ ہے, جو روزی سے دل نہ لگائے, کہ آج تو میں نے کھالیا ہے کل کیا کھاؤں گا, ایسے شخص کو اصحابِ طریقت بد دین اور بد دیانت کہتے ہیں,

اے درویش تو غم نہ کر, کیوں کہ تیرا رزق لکھا ہوا ہے, تو دل جمعی اور فراخ دلی سے اللہ کے کام میں مشغول رہ, کیوں کہ جو تیرا ہے وہ ضرور بالضرور تجھے مل کر رہے گا,

جتنے متوکل ہیں, انہیں رزق وغیرہ کا نہ غم ہے نہ اندیشہ, اس واسطے کہ جو کچھ قسمت میں ہے وہ مل کر رہے گا, پھر اندیشہ کرنے کا فائدہ ہی کیا, اہلِ سلوک جسے دیکھتے ہیں, کہ رزق کے لئے پریشان حال ہے, اس کے لئے درویشوں کو حکم دیتے ہیں, کہ اس کی گردن پکڑ کر خانقاہ سے باہر نکال دو, کیوں کہ وہ بد اعتقاد درویش ہے, اور اسے یقین حاصل نہیں, (اسرار الاولیاء)

(۱۱) ☆ لقمۂ حلال, حدیہ, عطیہ ☆

فرماتے ہیں, اس راہ میں بڑا اصول حضوریٔ دل ہے, اور حضوریٔ دل حلال لقمہ کھائے بغیر, اہلِ دنیا سے پرہیز کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی,

کیوں کہ مشائخ فرماتے ہیں, کہ جو شخص حرام کا لقمہ کھائے, اور اہلِ دنیا وسلاطین وامراء سے دور نہ رہے اس کے لئے گدڑی پہننا جائز نہیں,
(راحت القلوب)

فرماتے ہیں جو کچھ بلا نیت دیا جائے اور اللہ کی راہ میں نہ دیا جائے وہ اصراف ہے اگر اللہ کی رضامندی کے لئے دیا جائے تو یہ اصراف نہیں جو شخص میرے پاس آئے اور کوئی چیز نہ لائے مجھ پر واجب ہے کہ میں اسے کچھ دوں,
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کا یہ طریقہ تھا کہ اگر خانقاہ میں کوئی چیز موجود نہ ہوتی تو اپنے خادم شیخ بدرالدین غزنوی سے کہتے کہ آنے والے کو کم از کم پانی ہی پلا دو تا کہ بخشش اور عطا سے خالی نہ جائے, (راحت القلوب)

(۱۲) ☆ دنیا کی محبت ☆

اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے, اور اہل معرفت کا قول ہے کہ جس نے دنیا کو چھوڑ دیا وہ بادشاہ بن گیا, اور جس نے اسے پکڑا وہ ہلاک ہوگیا, شیخ عبد اللہ تسری فرماتے ہیں کہ دنیا بندہ اور مولیٰ کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے, کیوں کہ بندہ جس قدر دنیا میں مشغول ہوتا ہے, اتنا ہی حق تعالیٰ سے دور رہتا ہے, (راحت القلوب)

(۱۳) ☆ مومن کا دل ☆

فرماتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں مومن کے دل کی بڑی قدر و منزلت ہے, لیکن لوگ دل کی اصلاح سے غافل ہیں, اس لئے گمراہی میں پڑ جاتے ہیں, سلوک کا اصل الاصول یہی دل ہے اور اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن کا دل عرشِ الٰہی ہے (قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشِ اللّٰہِ ٥) (راحت القلوب, از حضور محبوبِ الٰہی رضی اللہ عنہ)

(۱۴) ☆ حُسنِ ادب ☆

ایک مرتبہ رسولِ اکرم ﷺ نے نماز ادا کرنی چاہی اس وقت حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی موجود نہ تھا آپ ﷺ نے انہیں اپنے برابر کھڑا کرلیا, اور جب تکبیر کہی تو وہ پیچھے ہٹ گئے, آپ نے انہیں پھر اپنے برابر کھڑا کیا, مگر وہ پھر تکبیر کے بعد پیچھے ہٹ گئے اور تین مرتبہ ایسا ہوا, آپ ﷺ نے پوچھا کہ آپ پیچھے کیوں ہٹ جاتے ہیں, انہوں نے عرض کیا کہ میری کیا مجال کہ اللہ کے رسول ﷺ کے برابر کھڑا ہوسکوں, سرکار دوعالم ﷺ کو آپ کا یہ حُسنِ ادب بہت پسند آیا, اور ان کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ انہیں دین کی توفیق دے,
(راحت القلوب)

(۱۵) ☆علم اور عقل☆

حدیث شریف میں آیا ہے کہ بے شک عقل اور علم ایک دوسرے کے شریک ہیں کیوں کہ عقل کے لئے علم ضروری ہے اور علم کے لئے عقل, پس آدمی سب سے اچھا وہی ہے جو اپنے آپ کو پہچانے ,اس صورت میں عقل مختار ہے عقل سب سے نفیس چیز ہے اس واسطے کہ اگر عقل نہ ہوتی تو معرفتِ الٰہی کا علم بھی نہ ہوتا ,اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز روزہ ,اور حج وغیرہ سب سے افضل علم ہے ,

اگر لوگوں کو علم کا درجہ معلوم ہو جائے تو تمام کام چھوڑ کر تحصیل علم میں مشغول ہو جائیں ,کیوں کہ علم ایک ایسا بادل ہے ,جو بارانِ رحمت کے سوا نہیں برستا ,جو اس بادل کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ,وہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ,

علم کی کئی قسمیں ہیں ,درحقیقت عالم وہ ہے ,جسے نبوی علم حاصل ہے ,اور نبوی علم آسمانی ہے ,جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس کے رسول ﷺ پر نازل ہوا ,(راحت القلوب)

میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے ,کہ حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حکمت آسمان سے نیچے آتی ہے تو اس دل میں قرار نہیں پکڑتی جس میں یہ چار خصلتیں پائی جاتی ہیں ,

اول دنیا کی حرص ,دوم اس بات کی فکر کہ کل کیا کریں گے ,سوم مسلمانوں کے ساتھ بغض وحسد ,چہارم شرف و جاہ کی دوستی ,اگر ان چاروں میں سے ایک بھی ہو تو حکمت وہاں قرار نہیں پکڑتی ,(راحت القلوب)

فرماتے ہیں اللہ کے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں جو دوست کا نام سنتے ہی اپنی جان و مال فدا کر دیتے ہیں ,اور اہلِ سلوک دم بھر بھی یادِ الٰہی سے غافل ہو جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم مر دے ہیں ,اگر ہم زندہ ہوتے تو یادِ حق سے غافل نہ ہوتے ,

فرماتے ہیں زبان پر ذکر الٰہی جاری رکھنا ایمان کی نشانی ہے ,نفاق سے بیزاری ,شیطان سے حفاظت اور دوزخ کی آگ سے نجات کی صورت ہے ,(راحت القلوب)

فرماتے ہیں کہ شیخ کے لئے واجب ہے کہ مرید کو امراءو اہلِ دنیا سے دور رہنے کی ہدایت کرے ,تا کہ وہ شہرت وثروت کا طالب نہ بنے ,زیادہ بات نہ کہے نہ بلاضرورت کہیں جائے کیوں کہ ایسا کرنے سے اصلی مقصود ہاتھ سے فوت ہو جاتا ہے ,دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے (راحت القلوب)

(۱۶) ☆شبِ معراج☆

فرماتے ہیں ,ماہِ رجب کی ستائیسویں شب بڑی مرتبہ والی شب ہے ,کیوں کہ اس رات کو اللہ کے رسول ﷺ معراج سے نوازے گئے تھے , جو شخص اس رات کو جاگتا ہے وہ گویا اس کی شبِ معراج ہوتی ہے ,اور معراج کی سعادت اس کو حاصل ہوتی ہے ,اور اس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے ,

اس رات میں سو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے, ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے, نماز سے فارغ ہو کر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے سجدے میں سر رکھ کر دعا کرے, انشاء اللہ جو دعا کرے گا ضرور قبول ہوگی,

میں نے خود شیخ خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ معراج کی رات رحمت کی رات ہوتی ہے, جو اس رات کو جاگتا ہے, امید ہے کہ رحمتِ الٰہی سے بے نصیب نہیں ہوگا, (راحت القلوب)

(۱۷) ☆خرقہ اور کلاہ☆

فرماتے ہیں, اے درویش, خرقہ پہن لینا تو آسان ہے, لیکن اس کا حق ادا کرنا بڑا مشکل کام ہے, اگر صرف خرقہ پہن لینے سے ہی لوگوں کو نجات ہو جاتی تو سب کے سب خرقہ پہن لیتے, لیکن اسے پہن کر عمل کرنا پڑتا ہے, اگر خرقہ پہن کر گزشتہ بزرگوں کا حق ادا کرے گا تو اچھی بات ورنہ ایسی گمراہی میں پڑے گا جس سے نکل نہیں پائے گا,

اے درویش خرقہ اور کلاہ اس کو دینا جائز ہے جس نے مجاہدہ اور محبتِ اولیاء کے ذریعہ اپنے آپ کو پاک کر لیا ہو, (اسرار الاولیاء)

سجادہ پر بیٹھنے کا مستحق وہ ہے جو عالمِ توکل میں رہے, اور کسی مخلوق اور کسی چیز کی کوئی آس نہ لگائے, اگر اس میں یہ بات نہیں پائی جاتی تو وہ سجادہ نشینی کے لائق ہے ہی نہیں بلکہ اہلِ تصوف کے نزدیک وہ جھوٹا مدّعی ہے, (اسرار الاولیاء)

(۱۸) ☆مہمان نوازی☆

فرماتے ہیں کہ اے درویش, حضرت امام اعظم قدس سرہٗ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جو شخص آپ کے یہاں مہمان بن آتا, آپ اس کا ہاتھ خود دھلاتے, اور فرماتے کہ یہ رسولِ اکرم ﷺ اور انبیاء کرام کی سنت ہے, حضرت امام مالک قدس سرہٗ خود مہمان کے ہاتھ دھلاتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے پانی پلایا کرتے,

پس اے درویش, جہاں تک ممکن ہو سکے رسولِ اکرم ﷺ اور ائمہ کرام کی پیروی کرو, تاکہ ان کے سامنے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے, (اسرار الاولیاء)

(۱۹) ☆توبہ کی قسمیں☆

فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ قسمیں ہیں, اول دل اور زبان سے توبہ کرنا, دوم آنکھ کی توبہ, سوم کان کی توبہ, چہارم ہاتھ کی توبہ, پنجم پاؤں کی توبہ, ششم نفس کی توبہ,

اول, جب تک دل کی سچائی سے زبان سے توبہ نہ کرے, توبہ درست نہیں ہوگی, اصل توبہ دل کی ہوتی ہے, زبان سے لاکھ مرتبہ توبہ کرے, جب تک دل سے اس کی تصدیق نہ کرے وہ توبہ درست نہیں۔

دوم, آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ غسل کے بعد نماز نفل پڑھ کر قبلہ رخ ہوکر توبہ کرے, کہ اے اللہ میں آنکھ سے ان ہی چیزوں کو دیکھوں گا, جن کا دیکھنا جائز ہے, نا جائز چیزوں کو نہیں دیکھوں گا,

سوم, کان کی توبہ یہ ہے کہ تمام نا قابلِ شنید چیزوں سے توبہ کرے اور کوئی ممنوع شئے نہ سنے,

چہارم, ہاتھ کی توبہ یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ چھوئی جائے جس کا ہاتھ سے چھونا منع ہے,

پنجم, پاؤں کی توبہ یہ ہے کہ جن مقامات پر جانا منع ہے وہاں نہ جائے,

ششم, نفس کی توبہ یہ ہے کہ خواہشات اور شہوات سے اسے باز رکھا جائے اور خواہشِ نفس کے مطابق نہ کرنے کا عزم کیا جائے, (اسرارالاولیاء, از خواجہ بدر اسحٰق چشتی رضی اللہ عنہ)

باب (٦) چھٹا

﴿اللہ﴾ حضور محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی رضی اللہ عنہ ﴿اللہ﴾

(۱) ☆علم اور علماء☆

افضل الفوائد میں خواجہ امیر خسرو قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ حضور محبوبِ الٰہی نے فرمایا, علماء کی مجلس میں اٹھنا بیٹھنا اور اپنے اندر ان کی سی خوبیاں پیدا کرنا ہدایتِ الٰہی ہے تمام جہاں کی چیزیں چھوڑ کر پہلے علم حاصل کرنا چاہیئے, جو شخص کسی شیخ یا عالمِ دین کی بے عزتی کرے وہ اور آخرت میں منافق اور ملعون ہے,

امامِ اعظم رضی اللہ عنہٗ کے علم کا شہرہ سارے زمانے میں ہوا, اور علم کی ساری لزتیں آپ نے چکھیں, انبیاء کرام و اصحاب نبی کے بعد آپ کو جتنا یاد کیا جاتا ہے, اتنا کسی کو یاد نہیں کیا جاتا, یہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے علم پھیلانے کا نتیجہ ہے,

(افضل الفوائد, از خواجہ امیر خسرو)

فرماتے ہیں, جو شخص ظہر کی نماز با جماعت ادا کرے گا, اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن روئے زمین کے تمام پہاڑ, دریا, چوپائے, اور آسمان کے ستارے ایک پلڑے میں رکھے گا, اور اس نماز کا ثواب دوسرے پلڑے میں تب بھی ثواب والا پلڑا بھاری ہوگا, اور جو شخص عصر کی نماز با جماعت ادا کرے, اور مغرب کی نماز تک وہیں جائے نماز پر بیٹھا رہے گا, تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب قیامت کے دن عرش و کرسی, لوح و قلم اور تمام ملائکہ کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا, اور دوسرے پلڑے میں ان دونوں نمازوں کا ثواب, تب بھی ثواب والا پلڑا بھاری ہوگا, جو شخص عشاء کی نماز با جماعت ادا کرے, اس کے بارے میں اللہ کا حکم ہوتا ہے, کہ اس کے نامۂ اعمال میں ہر رکعت کو ہزار رکعت کر کے لکھا جائے گا, اور یہ شخص شب بیداروں میں سے ہوگا, جو شخص صبح کی نماز با جماعت ادا کرے اور سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا یادِ الٰہی کرتا رہے

اور پھر اشراق کی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دس ہزار فرشتے یعنی کل ستر ہزار فرشتے نور کی تھال ہاتھوں میں لئے آتے ہیں ,پھر حکم الٰہی ہوتا ہے کہ میرے اس خاص بندے نے میرے لئے نماز ادا کی ہے ,اس لئے میں اس کے سارے گناہوں کو معاف کرتا ہوں ,

(افضل الفوائد)

(۲) ☆حضرتِ آدم اور عشق☆

فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام نے بہشت میں قرار پکڑا اور ملائکہ اور اہلِ بہشت نے آپ کا اعزاز و اکرام دیکھا تو آپ کی طرف رجوع ہوئے پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم سے فضل و کرامت کا سبق سیکھو ,

وہ شخص جس نے سب سے پہلے عشق کیا اور عشق کی آزمائشوں کو قبول کیا ,وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں ,اس واسطے کی حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت کی خاک سے بنایا گیا ,اگر اس خاک میں عشق کی چاشنی نہ ہوتی تو اہلِ سلوک میں بھی عشق نہ ہوتا ,چونکہ حضرت آدم صفی اللہ سے عشق کی ابتداء ہوئی ,اس لئے ان کے فرزندوں کو بھی نعمتِ عشق سے سرفراز کیا گیا ,اولیاءِ کرام میں شوق و اشتیاق کا جو ولولہ پایا جاتا ہے ,وہ بھی حضرت آدم صفی اللہ کے واسطے سے ہے ,(راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۳) ☆مومن اور درویش☆

مومن کا دل ستانا گویا اللہ کو ناراض کرنا ہے ,اے درویش ,مومن وہ شخص ہے کہ اگر وہ مشرق میں ہو ,اور مغرب میں کسی مومن کے پاؤں میں کانٹا چبھے تو اس کے درد کو محسوس کرے (راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

درویش کو پردہ پوش ہونا چاہئے ,کیوں کہ پردہ پوشی افضل عبادت ہے ,کوئی اپنی آنکھوں سے کس کا عیب دیکھے پھر بھی اس کو چھپانا چاہئے ,
کیوں کہ پردہ پوشی افضل عبادت ہے ,کوئی اپنی آنکھوں سے کسی کا عیب دیکھے تب بھی اس کو چھپانا چاہئے کیوں کہ پردہ پوشی اللہ کی صفت ہے ,(راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۴) ☆چغل خوری☆

سب سے برا کام چغل خوری ہے ,جس رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے اور دوزخ پر نگاہِ مبارک پڑی تو دیکھا کہ ایک ایسا گروہ ہے ,جس کی زبان میں سوراخ ہے ,اور دوزخ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ,پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں ,عرض کرتے ہیں ,یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب چغل خور ہیں ,(راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۵) ☆پڑوسی کا حق☆

پڑوسی کا حق یہ ہے کہ جب پڑوسی قرض مانگے تو اسے قرض دے ,اور اگر اس کی کوئی غرض ہو تو اس کی ضرورت پوری کی جائے ,جب بیمار ہو تو

اس کی بیمار پرسی کی جائے ,مصیبت میں گرفتار ہو تو اسے تسلّی دی جائے ,اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے ,اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تک پڑوسی بے کھٹکے نہ ہو تب تک ایمان درست نہیں ہوتا ,(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۶) ☆ بیمار کی عیادت ☆

جب کوئی بیمار ہو تو تین دن کے بعد اس کی بیمار پرسی کر لینی چاہئے ,اس کے پاس جب جائے تو اسے بتلائے ,کہ جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا ,اسے بیماری لاحق نہیں ہوتی ,یہ سعادت اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جسے وہ بیماری میں مبتلاء کر دیتا ہے یہ بیماری گناہ کا کفارہ ہے ,(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۷) ☆ بوڑھے کی تعظیم ☆

فرماتے ہیں ,اللہ تعالیٰ نے اس بوڑھے کی تعظیم واجب کی ہے ,جو مسلمان ہو اور اس کے بال سفید ہو گئے ہوں ,خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ کی زبان مبارک سے میں نے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں بیٹھا تھا تو آپ بار بار باہر دیکھتے اور اٹھ کھڑے ہوتے ,چھ سات مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا ,میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ باہر ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا ہے ,جب اس پر نگاہ پڑتی ہے ,تو مجھے اس کے لئے اٹھنا ضروری ہو جاتا ہے ,میں سفید بالوں کی عزت کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں ,

(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۸) ☆ یاد الٰہی ☆

حضور محبوب الٰہی فرماتے ہیں ,میں نے بار ہا حضور شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر کو دیکھا جو یہ کہہ کر بے ہوش ہو جاتے تھے کہ جو شخص کچھ نہیں ہے اس سے مردہ بہتر ہے ,جو آنکھ حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کو دیکھنے میں مشغول ہو ,اس کا اندھا ہونا بہتر ہے ,جو زبان اس کے ذکر میں مستغرق نہیں ,وہ گونگی بہتر ہے ,جو کان حق سننے میں مست نہیں اس کا بہرہ ہونا بہتر ہے ,اور جو بدن اس کی خدمت میں مصروف نہیں وہ مرا ہوا بہتر ہے ,(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

انسان کی سلامتی تنہائی میں ہے ,اور تنہائی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی وحدت میں فرد ہو یعنی غیر کا خیال تک بھی اس کے دل میں نہ آئے تا کہ سلامت رہ سکے اگر ظاہر کو دیکھے گا تو انجام اچھا نہیں رہے گا ,

اللہ تعالیٰ کا پرتو تیرے دل میں ہمیشہ رہنا چاہئے یعنی ہر وقت دل حاضر رہے تا کہ غیر کا خیال اس میں داخل نہ ہو سکے ,جیسا کہ حضرت اویس قرنی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ,میں نے بلندی طلب کی تو اسے تواضع میں پایا ,ریاست طلب کی تو اسے صحت میں پایا ,مروت طلب کیا تو اسے صدق میں پایا ,فخر کو طلب کیا تو اسے فقر میں پایا ,اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہی تو اسے تقویٰ میں پایا ,شرف کو طلب کیا تو اسے قناعت میں پایا ,راحت کو طلب کیا تو اسے زہد میں پایا ,(افضل الفوائد)

فرماتے ہیں ,اگر آٹھوں بہشت ہماری جھونپڑی میں آئیں اور دونوں جہاں کی نعمتیں بطور جاگیر ہمیں ملیں ,تب بھی ہم عشق الٰہی کی ایک آہ سحر گاہی بلکہ یادِ الٰہی کی ایک ساعت کے بدلے بھی ہم اٹھارہ ہزار عالم کو نہ خریدیں ,(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۹) ☆عظمتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ☆

فرماتے ہیں ,اے درویش ,آفتاب و ماہتاب کا نور بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہے ,بہشت میں جو درخت وغیرہ ہیں ,ان سب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا ہوا ہے ,اور انہیں حکم ہے کہ ,قیامت تک اسی نام کا ورد کرتے رہو ,آسمان و زمین کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا ہوا نہ ہو ,حجابِ عظمت سے لیکر عرشِ عظیم تک ہر جگہ ایسا ہی ہے ,(راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۱۰) ☆سب سے اعلیٰ ☆

فرماتے ہیں ,ہر پیغمبر کو خاص خاص معجزے عطا ہوئے ہیں ,لیکن ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کے معجزے عطا کئے گئے جو باقی پیغمبروں کو حاصل نہ تھے ,

آپ کا سر مبارک ایسا تھا ,کہ جس شخص کے ساتھ آپ کھڑے ہوتے خواہ وہ دراز قد ہی ہو ,آپ اس سے بالشت بھر اونچے دکھائی دیتے اور جہاں کہیں تشریف لے جاتے بادل کا سایہ سرِ مبارک پر ہوتا ,

حضور شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک ایسی تھیں کہ جس طرح آگے کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں اسی طرح پیچھے کی چیزیں بھی اس چشمِ مبارک سے نظر آتی تھیں ,

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ صفیں سیدھی کرو ,جس طرح میں آگے کی طرف دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے کی چیزیں بھی دکھائی دیتی ہیں ,

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں بیٹھے ہوتے تو پردہ کے اندر باہر کی سب چیزیں دکھائی دیتیں ,(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۱۱) ☆پسینہ مبارک ☆

ایک روز حضرت امِ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ مبارک پونچھ کر شیشی میں ڈال کر رکھ لیتی ہیں , اور ایک مرتبہ ایک لڑکی کی شادی کے وقت حضرت امِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے اس دلہن کے بدن پر تھوڑا سا پسینۂ مبارک لگا دیا تو جب تک وہ لڑکی زندہ رہی اس کے بدن سے خوشبو پھوٹتی رہی اور پھر جب اس سے لڑکی پیدا ہوئی تو اس لڑکی میں بھی وہی خوشبو تھی ,حتّٰی کی اس کی ساری اولاد میں یہ خوشبو باقی رہی ,اس لئے اس خاندان کا نام عطّار پڑ گیا ,(افضل الفوائد ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۱۲) ☆اللہ کا کرم ☆

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو سعادتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں وہ کسی اور کو نہیں ,ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا ,حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

کی ملت بنایا ,مسلمان پیدا کیا,اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والا بنایا,اور امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ کے مذہب کا مقلّد بنایا,(راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)

(۱۳) ☆حضرت فاطمہ کی شفاعت عورت کے لئے ☆

عورت کو چاہئے کہ خاوند کے مال ومتاع کی حفاظت کرے اور کوئی چیز خاوند کی اجازت کے بغیر نہ لے ,نہ چھپائے ,نہ کسی کو دے ,اور نہ کسی کو بخشے ,اس کے علاوہ عورتوں پر کچھ واجب نہیں ,اور روٹی پکانے ,گھر کا کام کاج کرنے ,بچوں کو دودھ پلانے میں غفلت برتے تو اسے کوئی سزا نہ دی جائے ,شوہر پر واجب ہے کہ کھانے پینے کی ساری چیزیں مہیا کرے ,اور کوئی ایسا ملازم رکھے جو یہ سب کام کرے ,کیوں کہ عورت آزاد ہے ,اگر عورت یہ کام کرے تو یہ اس کی مہربانی اور مروت ہے ,ورنہ اس پر واجب نہیں ,اگر عورت یہ کام مروت کی وجہ سے کرے تو گویا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سنت ادا کرتی ہے ان کے طریقے مبارک پر چلتی ہے ,اور قیامت کے دن اسے خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شفاعت نصیب ہوگی ,(راحت المحبین ,از خواجہ امیر خسرو رضی اللہ عنہ)
دیکھئے عورت کو کتنی عظیم بشارت دی گئی ہے کہ اگر وہ اپنے گھر کا کام یہ سوچ کر کرے کہ یہ حضرت فاطمہ کی سنت ہے تو اس کی شفاعت میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فرمائیں گی ,اور جسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا فرمادیں اس پر جنت واجب اور دوزخ حرام ہوگی ,سبحان اللہ کتنی عظیم خوش خبری ہے ,

(۱۴) ☆مصیبتوں پر صبر ☆

فرماتے ہیں ,اے عزیز درویش ,سنو جب اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں کا خزانہ پیدا فرمایا تو اسے خاص کر انبیاء کرام اور اولیاء صالحین کے لئے پیدا فرمایا ,فرشتوں نے جب اس خزانے کو دیکھا تو فرمایا ,فرشتو ,یہ نعمت تمہارے لئے نہیں ,یہ نعمت ہم اپنے خلیفہ کو دیں گے ,جسے ہم روئے زمین پر پیدا کریں گے ,یعنی آدم اور اس کے فرزند جو مجھ سے محبت رکھنے والے ہیں ,اور انہیں ان مصیبتوں کے ذریعہ امتحان سے دوچار کیا جائے گا ,جو ہماری محبت میں ثابت قدم ہوگا ,اس پر ہم مصیبت نازل کریں گے ,اور جب یہ مصیبت نازل نہیں ہوگی تو وہ اس کے نازل ہونے کی آرزو کریں گے ,
اے درویش جو لوگ ,دوست کے عشق میں مستغرق ہیں وہ صبح سے شام تک بڑی آرزو کے ساتھ مصیبت کے خواستگار ہوتے ہیں ,کیوں کہ جو مصیبت دوست کی طرف سے ہو وہ مصیبت نہیں ہوتی وہ عین نعمت ہے جو دوست سے دوست کو ملتی ہے ,
جو درویش اپنا کام ,درجۂ کمال پر پہونچالیتا ہے تو جہاں کہیں مصیبتوں کا خزانہ ہوتا ہے ,اس کے نام پر لکھ دیا جاتا ہے ,تاکہ فقیر اس بات پر ثابت قدم رہ سکے اگر کامل ہوگا تو برداشت کرے گا ,بلکہ مزید مصیبتوں کی خواہش کرے گا ,(راحت المحبین ,)

(۱۵) ☆خرقہ پوشی☆

فرماتے ہیں ,کہ محض خرقہ پہن لینا قابلِ اعتبار نہیں ,اگر معتبر ہوتا تو ساری دنیا خرقہ پہن لیتی ,اعتبار اس خرقہ پوش کا ہوتا ہے ,جو خرقہ پہن کر اس کا حق ادا کرے ,اور اگر اس کام میں کوتاہی کرے گا تو اس کی گرفت ہوگی ,اور خرقہ کی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں رہ جائے گی خرقہ پہننا در اصل ان بزرگوں کی نقل کرنا ہے ,جنہوں نے خرقہ پوشی کر کے طاعتِ الٰہی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی ,(افضل الفوائد)

(۱۶) ☆ نیک لوگوں کی صحبت ☆

نیک لوگوں کی صحبت نیک کام کرنے سے بہتر ہے ,اور بروں کی صحبت برے کام کرنے سے بدتر ہے ,اگر صحیح صحبت ہے تو یہی نیک لوگوں کی اور اولیاء اللہ کی ہے ,

شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت سو سال کی عبادت سے افضل ہے ,پس جو شخص نیکوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے ,وہ دونوں جہاں کی مرادیں حاصل کر لیتا ہے ,اور جو بدوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے ,وہ ان تمام سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے ,

(افضل الفوائد)

(۱۷) ☆صوفی کون ☆

فرماتے ہیں ,صوفی وہ ہے ,جس کا دل صفاتِ انبیاء کے رنگ میں رنگ جائے ,حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیاوی محبت سے خالی اور طاعتِ الٰہی میں مستغرق ہو ,جس کی تسلیم ورضا حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسی ہو ,جس کا اندوہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اندوہ جیسا ہو , جس کا فقر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فقر جیسا ہو ,جس کا صبر حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر جیسا ہو ,جس کا شوق حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے شوق جیسا ہو ,اور جس کا اخلاص ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاص کے جیسا ہو ,(افضل الفوائد)

نیکی اور بدی دونوں اللہ کی طرف سے قسمت میں لکھی ہوتی ہے ,لیکن نیکی اللہ نے اپنی طرف لگا دیا ہے ,اور بدی میں اس کی رضا نہیں , انسان کو چاہیئے کہ جب اس سے کوئی بدی ظاہر ہو تو اسے اپنا فعل سمجھے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں لیکن قسمت میں ایسا ہی لکھا ہے , (افضل الفوائد)

(۱۸) ☆ قربِ قیامت ☆

فرماتے ہیں آخری زمانہ میں ایسا وقت بھی آئے گا جب کہ ,طوائف ,مطرب ,بھانڈ ,اور جھگڑالو اور فساد کرنے والے لوگ دنیا کی نظروں میں عزیز ہوں گے ,اور علماء وحفاظ کی کچھ قدر ومنزلت نہ ہوگی ,اور لوگ رنگین کپڑے پہنیں گے ,مرد وعورت اکٹھے کھانا کھائیں گے ,اور بدفعلی کو پیشہ قرار دیں گے ,حاکم حکم کو بیچیں گے ,اور بددیانتی پیدا ہو جائے گی ,دنیاوی مال کی خاطر حق کو ناحق قرار دیں گے ,عدل وانصاف اٹھ جائے گا ,سوداگر لین دین میں جھوٹ بولیں گے ,پانچ درہم لیکر جھوٹی گواہی دیں گے ,نباتات میں برکت نہیں ہوگی ,آسمان سے بارش کم ہوگی ,اور

اگر بارش ہوگی بھی تو بے وقت ہوگی, جب یہ علامتیں ہموار ہوجائیں تو سمجھ لینا کہ قیامت بہت قریب ہے, (افضل الفوائد)
دانا اور عقلمند آدمی وہی ہے جو پیش آنے والے سفر یعنی موت کے لئے تیاری کرے اور اپنے لئے کچھ زادِ راہ لے لے, (افضل الفوائد)

باب (۷) ساتواں

پانچ چیزوں کی زیارت عبادت ہے

عطائے رسول خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ کی ایک روحانی ونورانی محفل

حضور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ دوشنبہ کا مبارک دن تھا, سلطان الہند عطائے رسول خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہٗ کی روحانی ذکر و فکر کی محفل میں, شیخ جلال الدین, شیخ محمد اوحد چشتی, اور اصحاب علم و فضل حاضر خدمت تھے, گفتگو کا موضوع چھڑا, کہ پانچ چیزوں کی زیارت عبادت میں داخل ہے, اور سبھی بزرگ حاضرین محفل اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں,

اسی درمیان عطائے رسول کے خلیفۂ محبوب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہٗ دہلوی اپنے مرشد طریقت وحقیقت سے فیضیاب ہونے کے لئے شوق ووارفتگی کے ساتھ حاضر بارگاہ ہوتے ہیں, اور مقدس محفل ذکر و فکر میں شریک ہوجاتے ہیں, پانچ چیزوں کی زیارت کے سلسلے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کے ملفوظات متبرکہ کو آپ نے اپنے ذہن میں محفوظ فرمالیا, اور دلیل العارفین کے نام سے ترتیب دی ہوئی آپ کی کتاب میں یہ ملفوظاتِ خواجہ غریب نواز ضبط تحریر میں بھی آچکے ہیں, حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی قدس سرہٗ کے بیان کے مطابق سلطان الہند خواجہ غریب نواز اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں جن کا دیکھنا عبادت اور کار ثواب ہے وہ یہ ہیں,

☆ (۱) والدین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے ☆

حضور پرنور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں, جو بیٹا خدا کی رضا کے لئے اپنے والدین کا چہرہ دیکھتا ہے, اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے,

حضرت خواجہ نے پھر فرمایا, ایک فاسق وبدکار جوان کا انتقال ہوا تو اسے خواب میں دیکھا گیا کہ حاجیوں کے ساتھ جنت میں ٹہل رہا ہے, دیکھنے والوں کو حیرت ہوئی, اور انہوں نے اس جوان سے پوچھا کہ تم جنت میں کیسے داخل ہوگئے, اس نے بتلایا کہ میری بڑھیا ماں تھی, جب میں گھر سے نکلتا تو اس کی قدم بوسی کرتا اور اس کے قدموں پر سر رکھ دیتا میری بڑھیا ماں میری اس سعادت مندی سے اتنا خوش ہوتی اور دعا دیتی کہ اللہ تعالیٰ تیری بخشش کرے اور تجھے حج کا ثواب عطا فرمائے, اللہ تعالیٰ نے میری بڑھیا ماں کی دعا قبول کرلی اور مجھے بخش دیا, اب

میں حاجیوں کے ساتھ جنت میں ٹہل رہا ہوں,

حضرت خواجہ نے پھر ارشاد فرمایا, ایک مرتبہ حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہٗ سے کسی نے پوچھا کہ تقرب وولایت کا یہ عظیم مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا, میں سات سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھنے مسجد میں جایا کرتا تھا, جب اس آیت پر پہونچا, وبالوالدین احساناًتو استاذ سے میں نے اس کا مطلب پوچھا, استاذ نے جواب دیا, اللہ کا حکم ہے کہ جس طرح میری عبادت و ریاضت کرتے ہو, میری خوشنودی کے طالب ہوتے ہو, اسی طرح والدین کی بھی خدمت بجالاؤ استاذ سے یہ سنتے ہی میں گھر پہونچا اور اپنی ماں کے قدموں پر سر رکھ دیا, مچلتے ہوئے دعا کی درخواست کیکہ اے مادرِمہربان, میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعامانگئے, کہ وہ میرے اوپر انعام فرمائے, میں آپ کی ہمیشہ خدمت کروں گا, مادرِمہربان کا جذبۂ شفقت ابھرآیا, انہوں نے فوراً نفل کی نماز پڑھی اور میرا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہوکر مجھے اللہ کے سپرد کردیا, مجھے یہ نعمت ومنزلت میری ماں کی بدولت نصیب ہوئی ہے, اورمیری ماں کی دعاہی میرا سرمایا ہے,

حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ نے مزید فرمایا, کہ سردی کی سخت رات تھی, میری ماں نے کہا بیٹے پانی لاؤ, میں کوزہ بھر کر ہاتھ پر رکھ کروالدہ کی خدمت میں حاضر ہوا, اتنے میں ان کی آنکھ لگ گئی, اور گہری نیند سوگئیں, میں نے انہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا اور کوزہ ہاتھ میں لئے ماں کے سرہانے کھڑا رہا, رات کے آخری حصہ میں جب آپ بیدار ہوئیں تو دیکھا کہ میں کوزہ ہاتھ میں لئے کھڑا ہوں فوراً آپ نے میرے ہاتھ سے کوزہ لینا چاہا, سخت سردی کی وجہ سے کوزہ ہاتھ سے چپکا ہوا تھا, جب کوزہ میری ماں نے میرے ہاتھ سے لیا تو میرے ہاتھ کے اوپر کا چمڑا بھی اکھڑ گیا, شفقت مادری کے ساتھ میری ماں نے پیار سے مجھے اپنے سینے سے لگالیا, اور بوسہ لیتے ہوئے فرمانے لگیں, اے جانِ مادر تونے بڑی تکالیف اٹھائی, اللہ تعالیٰ تیری بخشش فرمائے, میری ماں کی دعا قبول ہوئی اور یہ نعمت مجھے اسی دعا کی بدولت نصیب ہوئی,

(مجلس پنجم, دلیل العارفین, ازخواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ)

☆(۲) قرآن شریف کو دیکھنا عبادت ہے ☆

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا, میں نے شرح الاولیاء میں لکھا دیکھاہے کہ جو شخص قرآن شریف کو دیکھتا یا اسے پڑھتاہے, اللہ تعالیٰ اسے دوثواب عطا فرماتا ہے, ایک قرآن شریف پڑھنے کا اور دوسرا قرآن شریف دیکھنے کا, اور حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں, اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں,

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی قدس سرہٗ نے اس موقع پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ سے عرض کیا کہ قرآن شریف لشکر اور سفر میں اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں یانہیں, حضرت خواجہ بزرگ نے ارشاد فرمایا,

آغاز اسلام میں چونکہ کفار کا غلبہ تھا, اس لئے رسول اللہ ﷺ نے قرآن شریف ہمراہ نہیں لے جاتے تھے, کہ خدانا خواستہ کسی وقت قرآن شریف کافروں کے ہاتھ آجائے گا تو وہ اس کے ساتھ بے ادبی کریں گے لیکن جب اسلام کو غلبہ حاصل ہوا تو پھر قرآن شریف آپ اپنے

ساتھ لے جایا کرتے تھے,

حضرت خواجہ بزرگ نے سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا,سلطان محمود غزنوی کے انتقال کے بعد اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا,کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا,فرمایا میں ایک رات ایک شخص کے یہاں مہمان ہوا تھا,ایک طاق میں قرآن شریف رکھا ہوا تھا,اسے دیکھ کر جذبۂ احترام کے ساتھ میرے دل میں خیال آیا کہ قرآن شریف یہاں رکھا ہوا ہے,میں کس طرح سوؤں گا,میں نے سوچا کہ کسی دوسرے مکان میں رکھ دیا جائے,پھر خیال آیا کہ اپنے آرام کے لئے اسے کیوں دوسری جگہ رکھواؤں,بس یہی میری نیکی ہے, جس کے عوض مجھے بخش دیا گیا,

حضرت خواجۂ بزرگ نے پھر ارشاد فرمایا,جو شخص قرآن شریف کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی بینائی زیادہ ہو جاتی ہے,اور اس کی آنکھ نہ کبھی دکھتی ہے اور نہ خشک ہوتی ہے,

ایک مرتبہ ایک بزرگ مصلّی پر بیٹھے ہوئے تھے سامنے قرآن شریف رکھا ہوا تھا,ایک نابینا شخص آکر کہنے لگا کہ میں نے بہت علاج کرایا مگر مجھے کچھ فائدہ نہیں پہونچا,اب میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں تاکہ میری آنکھیں ٹھیک ہو جائیں,آپ سے گزارش ہے کہ سورۂ فاتحہ (الحمد للہ) پڑھ کر میرے لئے دعا فرمائیں,اس بزرگ نے قبلہ رخ ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھی,اور قرآن شریف اٹھا کر اس کی دونوں آنکھوں پر مل دیا, جس سے اس کی دونوں آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہو گئیں,

حضرت خواجہ بزرگ نے آگے ارشاد فرمایا,کہ میں نے جامع الحکایات,میں لکھا دیکھا ہے کہ گذشتہ زمانے میں ایک فاسق جوان تھا,اس کی فسق وفجور کی وجہ سے مسلمان اس سے نفرت کرتے تھے,اور اسے روکنے کی کوشش کرتے تھے,مگر وہ باز نہیں آتا تھا,جب وہ مرگیا تو اسے لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر تاج رکھا ہوا ہے,اور خرقہ پہنے ہوئے فرشتوں کے ساتھ جنت میں ٹہل رہا ہے,اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تم تو بدکار تھے,جنت میں کیسے پہونچیا,اس نے جواب دیا,دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی تھی قرآن شریف کو جہاں دیکھ لیتا تھا, کھڑے ہو کر بڑی عزت کے ساتھ اس کی زیارت کرتا تھا,اللہ تبارک وتعالیٰ نے,اس نیکی کی بدولت مجھے بخش دیا اور یہ درجہ عنایت فرمایا ہے,(مجلس پنجم,دلیل العارفین,از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ)

☆(۳) علماء کی زیارت عبادت ہے ☆

حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا,اگر کوئی شخص علماء کی طرف دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے,جس دل میں علماء ومشائخ کی محبت ہو,ہزار سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے,اگر وہ اس جذبۂ محبت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے مرجائے,تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے,

فرماتے ہیں,میں نے فتوئ ظہیریہ میں لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں,جو شخص علماء کے پاس آمد و رفت رکھے اور سات

دن ان کی خدمت کرے ,اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے ,اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے ,دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے کی طرح یہ نیکی ہوتی ہے ,

پہلے زمانے میں ایک ایسا آدمی تھا ,جو علماء اور مشائخ کو دیکھ کر حسد کی وجہ سے منہ پھیر لیتا تھا ,جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوسکا اور غیب سے آواز آئی اس کو کیوں تکالیف دیتے ہو ,اس نے دنیا میں علماء اور مشائخ کو دیکھ کر منہ پھیرا ہے اس لئے ہم نے اس کا رخ اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اس کا حشر ہوگا ,

(مجلس پنجم ,دلیل العارفین ,از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ)

☆(۴) خانۂ کعبہ کی زیارت عبادت ہے ☆

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہٗ اس سلسلہ میں گفتگو فرماتے ہوئے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ,جو شخص خانۂ کعبہ کی زیارت کرے گا ,اس کی زیارت عبادت میں داخل ہوگی ,اور اس کی زیارت سے ہزار سال کی عبادت اور حج کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جائے گا ,اور اسے اولیاء مقربین کا درجہ حاصل ہوگا ,(مجلس پنجم ,دلیل العارفین ,از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ)

☆(۵) پیرومرشد کی زیارت وخدمت عبادت ہے ☆

حضرت خواجہ غریب نواز حسن چشتی قدس سرہٗ نے فرمایا ,کہ میں نے معرفت المریدین میں لکھا دیکھا ہے کہ ,حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ,جو شخص اپنے شیخ وپیرومرشد کی خدمت کماحقہٗ ایک روز بجالائے اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں مروارید کی ہزار محل عطا فرمائے گا ,اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا ,

حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا ,مرید صادق کے لئے لازم ہے کہ اپنے شیخ ومرشد کی ہدایات پر حتّی الامکان عمل کرتا رہے ,اس کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمت انجام دیتا رہے اگر متواتر خدمت نہ کرسکے تو خدمت کرنے کی کوشش ضرور کرتا رہے ,

(مجلس پنجم ,دلیل العارفین ,از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ)

باب (۸) آٹھواں

اللہ حضرت مخدوم سید علاء الدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ اللہ

تذکرۂ جلیل میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ,

(۱) اے فرزندِ آدم ,روزی کا غم نہ کھا ,جب تک کہ میرا خزانہ بھرا ہوا ہے ,اور یاد رکھ یہ خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا ,

(۲) اے فرزندِ آدم, سوائے میرے کسی سے محبت نہ کر, اور کسی سے نہ مانگ, جب تک کہ تو مجھے پائے, اور تو مجھے جب چاہے گا ہمیشہ موجود پائے گا,

(۳) اے فرزندِ آدم, میں نے سب چیزیں تیرے لئے بنائی ہیں, اور تجھ کو اپنے لئے, پس تو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازوں پر ذلیل مت کر,

(۴) اے فرزندِ آدم, جس طرح میں تجھ سے کل کا عمل نہیں مانگتا, اسی طرح تو بھی مجھ سے کل کے لئے روزی نہ مانگ, توکل پر عمل پیرا ہو, سب تجھ کو مل جائے گا,

(۵) اے فرزندِ آدم, جس طرح سات آسمان, عرش و کرسی, اور سات زمینوں کو میں پیدا کرنے سے قاصر نہیں ہوا, اسی طرح تجھے پیدا کرنے اور روزی عطا کرنے پر بھی عاجز نہیں ہوں گا, بے شک تجھ کو روزی پہونچاؤں گا,

(۶) اے فرزندِ آدم, جس طرح تیری روزی نہیں کھوتا اسی طرح تو بھی میری عبادت نہ چھوڑ, اور میرے حکم کے خلاف مت کر,

(۷) اے فرزندِ آدم, جس طرح میں نے تیری قسمت میں لکھ دیا ہے اسی پر راضی رہ, اور نفس عمارہ سے مغلوب نہ ہو,

(۸) اے فرزندِ آدم, میں تیرا دوست ہوں, اور تو بھی میرا دوست بنا رہ, اور محبت و عشق سے کبھی خالی نہ ہو,

(۹) اے فرزندِ آدم, میرے غصہ سے بے خوف نہ ہو, جب تک کہ پل صراط سے گزر کر جنت میں نہ چلا جائے,

(۱۰) اے فرزندِ آدم, تو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غصہ ہوتا ہے, لیکن اپنے نفس پر میری رضامندی کے لئے کبھی غصہ نہیں ہوتا,

(۱۱) اے فرزندِ آدم, ظالم بادشاہ اور امیرِ کبیر سے مت ڈر, جب تک میری سلطنت قائم ہے اور میری سلطنت ہمیشہ کے لئے ہے, اس کو زوال نہیں,

(۱۲) اے فرزندِ آدم, اگر میرے تقسیمِ رزق پر راضی ہو جائے تو تو اپنے آپ کو عذاب سے چھڑا لے گا, اور اگر تو اس پر راضی نہیں تو تُو اپنے آپ خواہ جانوروں کی طرح جنگل میں دوڑائے, قسم ہے مجھے اپنے عزت کی, تجھ کو کچھ حاصل نہیں ہوگا, مگر اس قدر رزق میں جو میں نے روزِ ازل سے تیری قسمت میں لکھا ہے پائے گا,

سرکار صابر پاک ارشاد فرماتے ہیں, کہ انسان بے وقوف ہے, وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا جسم گنّے کی طرح ہے, جس طرح گنّے میں مٹھاس ہوتی ہے, اسی طرح اس کے جسم میں عجیب و غریب روحانی چیزیں موجود ہیں, اس نے اپنی کوتاہی عقل کی وجہ سے اپنے جسم کو جو گنّے کی مانند ہے, ببول یعنی کانٹا بنا لیا ہے, جس طرح گنّے کو پیل کر گُڑ یعنی مٹھائی بنائی جاتی ہے, اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ ریاضت و مجاہدات کے ذریعہ اپنے اندر لطافت پیدا کر کے عرفان کی شیرینی حاصل کر لے, حضرت نے اپنے اس مضمون کو ایک شعر میں اس طرح ادا کیا ہے,

یہ تن بر دا اِکھ تھا میں ببول کر دین گنّے میں گُڑ پر کھ لو کہیں علاء الدین

اسی مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ سرکار صابر پاک کے چند اقوال یہ ہیں ,جو حسب ذیل ہیں ,فرماتے ہیں ,(۱) شریعت بھی کیا چیز ہے جو حضوری سے دربار میں لے آتی ہے ,(۲) ایک دل میں دو کو جگہ دینا ممکن نہیں ,(۳) جاہل اور لالچی صوفی شیطان کا مسخرہ ہے ,(۴) جو فقیر امیروں کے دروازے پر جائے وہ مکار ہے (۵) رات کو سوتے وقت سوچنا چاہیئے کہ آج کتنے نیک کام کئے ہیں اور کتنے برے ,(۶) اضطراب اور رقت کی حالت میں دعا مانگنی چاہیئے ,(۷) راہبر میں اتنی طاقت ہونی چاہیئے کہ وہ طالبِ ہدایت کی کمزوریوں کو اپنی باطنی قوت سے دور کردے ,(۸) ترک دنیا سے مطلب ترک مکروہاتِ دنیا ہے ,(۹) اگر باعظمت بننا ہو تو سادہ اور حق پرستی کی زندگی اختیار کرو فرماتے ہیں ,

اس طرح اس میں ڈوب اے صابر ☆ کہ بجز ہُو کے غیرِ ہُو نہ رہے

(تذکرۂ جلیل صفحہ نمبر ۹۲)

باب (۹) نواں

حضرت سیّدنا شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رضی اللہ عنہ

(۱) ☆ مرید اور ارادت ☆

فرماتے ہیں ,اے بھائی مرید اس کو کہتے ہیں ,جو خود کو پیر میں گم کردے ,اَلْاِرَادَۃُ تَرْکُ الْاِ رَادَۃِ ٥ (ارادت یعنی مریدی اپنے ارادہ کا ترک کرنا ہے) یوں کہ اپنی خواہشات سے ایسا نکل آئے جیسے سانپ کچلی چھوڑ کر نکل آتا ہے ,اور مردہ جس طرح غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے ,اگر ذرہ برابر اس میں اعتراض باقی رہ گیا یا کسی طرح کا چون و چرا اس کے دل میں ہو تو وہ خود پرست ہے مرید نہیں ,چنانچہ کہتے ہیں کہ مرید کو پیر پرست ہونا چاہیئے ,یہاں تک کہ وہ خدا پرست ہو جائے ,مَنْ یُّطِیْعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ (جس نے رسول پاک ﷺ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی) کی رہبری اسی طرف ہے ,اصحابی کا نجوم ,میرے صحابہ ستارے کی مانند ہیں ,بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ,ان میں سے جن کی اتباع کرو ہدایت پانے والوں میں ہوگے ,کا اشارہ اسی جانب ہے ,

فرماتے ہیں پیر پرستی کی علامت یہ ہے کہ مرید اپنے دین کو پیر کے دین پر فدا کردے ,اور اپنے دین کو فدا کر دینا کیا ہے ,اگر پیر دین کے خلاف کوئی کام کرنے کا حکم دے ,تو یہ نہ کہے کہ خلافِ دین ہے ,میں یہ کام کیسے کروں ,اس کا اعتقاد ایسا ہونا چاہیئے جیسے اتری ہوئی وحی پر ہوتا ہے (یعنی جس طرح نبی کی وحی پر امتی کو یقین ہوتا ہے اسی طرح مرید کو پیر کی بات پر یقین ہونا چاہیئے) اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ اپنے مراد کا مرید ہے پیر کا مرید نہیں ,پیر کا مرید ہونا یہی ہے ,جیسے ان اشعار میں کہا گیا ہے ,

او دلیل تو بس تو راہ مجوئی   او زبان تو بس تو یاوا مگوئی

ہر چہ او گفت راز مطلق دان   ہر چہ او کرد کردۂ حق دان

خاک او باش بادشاہی کن   آن او باش ہر چہ خواہی کن

ترجمہ, تیرا پیر ہی تیرے لئے دلیلِ راہ ہے, تو اور کوئی راہ نہ ڈھونڈھ, تیرے پیر کا بیان ہی تیرے لئے کافی ہے, پیر نے جو حکم دیا اسے حقیقت کا راز جان, اور پیر کے فعل کو حق سبحانہٗ تعالیٰ کا فعل مان, پیر کی گلی کا خاک بن جا, اور بادشاہی کر بس اسی کا ہو جا پھر جو جی چاہے کرتا رہ,)

کیا کہتے ہو دودھ پیتے بچے کو مردانِ راہ کے کاموں پر انکار صحیح ہے, اور نابالغ بچے کو دین کے اور اسرار شرع کے حقائق کی کیا خبر,

آفتاب بباید انجم سوز   بچراغ تو شب نگردد روز

دردمندی بکرو عیسیٰ کرد   داروئے رہِ نشین چہ خواہی کرد

ترجمہ, ایسا آفتاب ہونا چاہئے جو ستاروں کو گم کر دے, تیرے اس ٹمٹماتے دیا سے اندھیری رات روز روشن نہیں ہو سکتی, مسیحائی جناب عیسیٰ نے کی, راہ میں چُور رہو کر بیٹھنے والوں کی دوا تم کیا کر سکو گے,

مریض کو کہاں یہ حق پہونچتا ہے کہ وہ طبیب سے کہے یہ دوا کھاؤں گا, وہ دوا نہیں کھاؤں گا, مقتدی جب امام کی اقتداء کر لیتا ہے, تو جانتے ہو کیا ہوتا ہے, امام کی پوری اقتدیٰ کرنی پڑتی ہے, زہر مہلک ہے بہت سی ایسی بیماریاں ہیں, کہ طبیب اسی زہر سے اس کا علاج کرتا ہے, حلال دواؤں سے صحت نہیں ہو رہی ہے تو ضرورتاً حرام دوا سے علاج کرنا مباح ہے, جو زیادہ بھوکا ہے ایسے کو مردار جو کہ حرام ہے اس کے کھانے کے سوا کیا چارہ ہے,

طبیب کسی بیمار کو میٹھی دوا اور کسی مریض کو تلخ دوا دیتا ہے, جس کو تلخ ہی دوا دینا ضروری ہے, اگر میٹھی دوا دیتے تو اس کی ہلاکت ہے, اور جسے میٹھی دوا دینا ہی ضروری ہے اگر اسے تلخ دوا دے دی جائے تو یہ بھی ہلاک ہو جائے گا, ایسا شخص طبیب نہیں بلکہ جاہل ہے,

روشن تر از آفتاب باید رائی   تا بشناسد مزاج ہر سودائی

طبیب کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن دماغ ہونا چاہئے, تاکہ وہ ہر دیوانہ و سودائی کے مریض کے مزاج کو پہچان سکے,

پیغامبروں کی مثال طبیبوں کی ہے, خلق کی مثال بیماروں کی ہے, قرآن کو دواؤں کا خزانہ سمجھو,

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ ٥ ترجمہ, اور ہم نے قرآن میں سے جو بھی اتارا شفا ہے,

چنانچہ ہر مرض کے اندازہ سے دوا تجویز کرتے ہیں, اور ان دواؤں سے ہر مریض کے لئے مختلف معجون بناتے ہیں, تاکہ ہر مرض صحت میں تبدیل ہو جائے, اور آدمی ہلاکت سے نجات پائے, اور دین کے جمال کا مشاہدہ کرے,

اسی طرح وہ جماعت ہے جو پیغامبروں کی وارث ہے, کَلِّمُوْا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ ٥ ترجمہ, لوگوں کی سمجھ کے مطابق باتیں کریں اسی کا ان کو حکم ہے,) اور ہر شخص کے مرض کے اندازے سے دوا تجویز کریں, اسی کو کہا ہے,

پیررہ کبریت احمر آمدہ است

سینۂ او بحرا خضر آمدہ ہے

ترجمہ, پیرانِ کرام سرخ گندھک یعنی نایاب ہیں, ان کا سینہ سبز سمندر ہے)

ہروہ حکم وفرمان جو پیرانِ کرام کریں اس پرمرید کا اعتقاد وحیٔ منزل کی طرح ہونا چاہیئے, اوراگرایک بال برابر بھی چون وچرا تمہارے باطن میں باقی ہےتوتم انکاری ہومرید نہیں,

(۲) ☆ حکایت ☆

ایک روز ایک مرید نے اپنے پیر سے کہا کہ آج کی رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ آپ نے کسی کام کا مجھے حکم دیا اور میں نے کہا یہ کیوں کر, پیر نے سنتے ہی مرید کی جانب سے رخ پھیرلیا, اور کہا اگر بیداری کے حال میں تمہارے باطن میں چون وچرا نہ ہوتا تو تم خواب میں کیوں کہتے,

اسی معنیٰ کوان اشعار میں بیان کیا ہے, یوسف تو ہنوز در چاہ است کش نہ ہنگام افسر و جاہ است

مہر نادیدہ ماہ کے شوداد بندہ نابودہ شاہ کےشوداد

ترجمہ, تیرا یوسف تو ابھی تک کنواں میں ہے, ابھی اس کے تاج وتخت کا وقت نہیں آیا, جس نے سورج ہی کونہیں دیکھا وہ چاند کیسے بن سکتا ہے, اور جو بندہ نہ بناوہ بادشاہ کیسے ہوسکتا ہے,)

اے بھائی مرید کوسراپا تسلیم ورضا ہونا چاہیئے, بچے کومردوں کے معاملات سے کیا سروکار, اگر کہیں کہ اس وقت رات ہے, اور تم آفتاب دیکھ رہے ہوتوتمہیں یہی کہنا چاہیئے کہ میری آنکھیں خطا کررہی ہیں بے شک رات ہی ہے,

مریدی وارادت کوئی آسان کام نہیں ہے, حق سبحانہٗ تعالیٰ تک بہت راہیں, لیکن یہ راہ تمام راہوں سے زیادہ نادر اور زیادہ عزیز ہے, لاکھوں میں کوئی شخص ایسا ہوتا ہے, جواس راہِ ارادت میں چلتا ہے, اگرچہ سارے جہاں کواسی کی آرزو ہے, اسی کو کہا ہے,

آں راکہ چناں جمال باشد گرناز کند حلال باشد

در عالم خویش عاشقاں را گربار دہد محال شد

ترجمہ, جوایسے جمال والا ہووہ اگر ناز کرے تو اس کے لئے حلال ہے, اور اگر عاشقوں کواپنی حریم خاص میں باریابی نہ دےتو یہ اس کے لئے درست ہے,)

(۳) ☆ فرمانِ ابوالقاسم ☆

نقل ہے کہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہٗ العزیز جوانسانوں اورجنّوں کے پیر تھے جن کے ہزاروں ہزار مرید صاحبِ وقت تھے, اس کے

باوجود فرماتے تھے ,میں سارے جہاں میں ایک ایسا مرید ڈھونڈھتا ہوں جس کی کھال کھینچ کر اس میں بھُس بھر کر دھوپ کی گرمی میں لٹکا دوں تاکہ سارے عالم کو اس سے سبق حاصل ہو ,بیشک یہ لوگ خود مریدی کئے ہوئے تھے جانتے تھے کہ مریدی کیا ہے اور مرید کون ہے , جیسا کہ کہا ہے , ہر کہ از ہمّت دریں راہ آمدہ است گر گدائی می کند شاہ آمدہ است

ترجمہ ,جس نے اس راہ میں ہمت کے ساتھ قدم رکھا اگر گداگری کرتا تو بھی وہ بادشاہ ہے)

اے بھائی ,ان مردانِ خدا کی نظر میں سارے جہاں کے لوگ شیر خوار بچے ہیں ,بلکہ اس سے بھی کم وہ بچہ جو ابھی ماں کے شکم میں ہے ,یہ بھی کیا بلکہ باپ کے پشت ہی میں ہیں ,اس سے بھی کم جو ابھی عالمِ عدم ہی میں ہیں ,

حال یہ ہے کہ آج ہم لوگ خود فریبی میں مبتلا ومغرور ہیں ,اور خود پرستی میں مشغول ہیں ,اس کے باوجود پیری اور مریدی کا دم بھر رہے ہیں , افسوس صد افسوس کیسے گھاٹے اور خسارے کی وہ گھڑی ہوگی ,جب موت آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹائے گی ,فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَائَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْد ٥

ترجمہ ,اب ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ تیز ہے) کی نداء آئے گی ,اس وقت ہم سب کو ظاہر ہو جائے گا کہ ہم کافر تھے یا مومن ,موحد تھے یا مشرک ,زنار بند تھے یا دستار بند ,کیا پتہ ہماری یہ نشست بت خانہ میں تھی یا مسجد میں یہی وہ راز ہے جو کہا ہے ,

سوف تریٰ اذا تجلّی الغبار اتحتک فرس ام حمار

ترجمہ ,جب خار چھٹ جائے گا تو معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ران کے نیچے گھوڑا ہے یا گدھا ,) یہاں سر پر خاک ڈالنا اور اپنا ماتم کرنا ہے (مکتوباتِ دوصدی ,از مخدوم بہار)

باب (۱۰) دسواں

﴿اللہ﴾ حضور برہان العاشقین خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ ﴿اللہ﴾

حضرت خواجہ شاہ محبّ اللہ صاحب قبلہ چشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب حضور برہان عاشقین حضرت خواجہ نصیر الدین شاہ قدس سرہٗ النورانی کے قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا تو اس وقت مولانا محمد مساوی الدین ,اور مولانا بدر الدین رحمتہ اللہ علیھم اور عزیز حاضر خدمت تھے ,تو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اے درویش ,راہِ سلوک میں پیر اسے کہتے ہیں ,جسے مرید کے باطن پر تصرف حاصل ہو اور لحظہ اور ہر گھڑی مرید کی ظاہری اور باطنی مشکلات کو معلوم کر کے حل کر سکے اور اس آئینۂ باطن کو صاف کر سکے اگر یہ کام کرنے کی قابلیت اس میں ہے ,تو پھر وہ پیر طریقت کہلانے کا مستحق ہے ورنہ ہیچ ہے ,(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۱) ☆ صادق مرید ☆

بعد ازاں فرمایا کہ صادق مرید اسے کہتے ہیں جسے جو کچھ پیر حکم کرے ,بجالائے ,اور جو کچھ اسے دکھائے وہی دیکھے اور ہر وقت پیر کو حاضر و ناظر سمجھے ,جو کچھ اس کے دل میں نیک یا بد خیالات گزریں ان کا اظہار اپنے پیر سے کریں ,تاکہ پیر و مرشد اس کی تربیت کرسکیں ,اگر مرید کے دل میں ذرہ برابر بھی خیال پیر کے خلاف ہو تو وہ صادق مرید نہیں کہلا سکتا ,

بعد ازاں فرمایا کہ اے درویش ,جب میں شروع شروع میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہٗ کا مرید ہوا تو ایک روز میں حاضر خدمت تھا ,اور مرید کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی ,آپ نے زبان مبارک سے فرمایا تھا کہ درویش اور عزیزوں میں مرید کو مولانا نصیر الدین محمود (خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہٗ) کی طرح عمدہ صلاحیت و قابلیت رکھنی چاہیئے ,الحمدللہ علیٰ ذالک ,

بعد ازاں اسی موقع کے مناسب فرمایا کہ مونس العاشقین میں لکھا ہے کہ مرید دو طرح کے ہوتے ہیں ,ایک رسمی ,دوسرے حقیقی ,رسمی مرید وہ ہے کہ پیر اسے تلقین کرے ,کہ دیکھی ہوئی چیزوں کو نا دیکھی ہوئی اور سنی ہوئی چیزوں کو نا سنی ہوئی سمجھنا ,اور اہلسنت والجماعت کا پابند رہنا , اور حقیقی مرید وہ ہے جسے پیر تلقین فرمائے کہ تو سفر و حضر میں میرے ہمراہ رہنا یا میں تیرے ہمراہ رہوں گا ,

بعد ازاں زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ,کہ حقیقی مرید کی شرط یہ ہے کہ تین غسل ہر وقت کرتا رہے ,تاکہ مرید کہلانے کا مستحق ہو سکے ,اور شریعت کا غسل ,دوسرا طریقت کا ,تیسرا حقیقت کا ,(۱) شریعت کا غسل یہ ہے کہ اپنے بدن کو جنابت وغیرہ سے پاک کرے ,(۲) طریقت کا غسل یہ ہے کہ تجرد اختیار کرے ,(۳) اور حقیقت کا غسل یہ ہے کہ باطنی توبہ کرے ,

بعد ازاں اسی موقع کے مناسب فرمایا ,حقیقی مرید کی اور شرط یہ ہے کہ جو کچھ پیر فرمائے اس پر فوراً یقین کرے ,اور کسی قسم کا شک دل میں نہ لائے ,کیوں کہ پیر مرید کے لئے بمنزلہ نبی کے ہوتا ہے ,جو کچھ وہ کہتا ہے مرید کی کمالیت کے لئے کہتا ہے پھر یہ حکایت بیان فرمائی ,(ہشت بہشت ,بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۲) ☆ حکایت ☆

,ایک مرتبہ کوئی شخص خواجہ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ,اور عرض کی کہ میں بیعت کی نیت سے آیا ہوں ,اگر آپ قبول فرمائیں ,فرمایا مجھے منظور ہے ,لیکن جو کچھ میں کہوں گا ,اس پر عمل کرنا ہوگا ,عرض کی بسر و چشم ,پوچھا کلمہ کس طرح پڑھتے ہو ,عرض کی ,لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ,حضرت خواجہ شبلی قدس سرہٗ نے فرمایا نہیں ,اس طرح کہو ,لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ ,مرید درست اعتقاد تھا ,اس نے فوراً اسی طرح کہہ دیا ,آپ نے فرمایا ,اے عزیز میں تو حضور ﷺ کا ادنیٰ سا غلام ہوں ,حضور ﷺ ہی رسول خدا ہیں ,میں تو صرف تیرا اعتقاد آزمانا چاہتا تھا ,(ہشت بہشت ,بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۳) ☆سجدہ کا بیان☆

بعد ازاں سجدے کے بارے میں گفتگو ہوئی ,زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں ,چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من سجدہ بغیر اللہ فقد کفر یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے نعوذ با اللہ منھا لیکن گزشتہ امتوں کے لئے والدین پیر ,استاذ اور بادشاہ کو سجدہ کرنا مستحب تھا مگر جب حضور اکرم ﷺ کا زمانہ مبارک آیا تو یہ سجدہ منع ہو گیا صرف مباح رہ گیا جیسا کہ ایام بیض کے روزے پہلے فرائض میں داخل تھے ,مگر سرکار دو عالم ﷺ کے زمانہ مبارک میں فرضیت نہ رہی ,استحباب رہ گیا ,اسی طرح سجدے کا جب استحباب جاتا رہا ,صرف مباح رہ گیا , سو ایسا سجدہ کرنے سے کوئی کافر نہیں ہو جاتا ,

(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۴) ☆زبان کی فریاد☆

فرماتے ہیں ,اے درویش ,خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس سرہٗ کے رسالے میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ جب صبح صادق ہوتی ہے ,تو ساتوں اعضاء زبان حال سے زبان کے روبرو فریاد کرتے ہیں ,کہ اے زبان اگر تو اپنے تئیں محفوظ رکھے گی تو ہم سلامت رہیں گے ,اور اگر اپنے تئیں نہ سمجھے گی ,تو ہم سب ہلاک ہو جائیں گے ,

(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۵) ☆شہوت وحرص☆

بعد ازاں فرمایا اے درویش ,خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ اپنے رسالے میں لکھتے ہیں کہ انسان کے ہر ایک اعضاء میں شہوت اور حرص ہے ,جو آدمی کے لئے حجاب کا سبب ہوتے ہیں ,جب ان شہوتوں اور حرصوں سے توبہ نہیں کرتا ,وہ ہرگز ہرگز کسی مقام تک نہیں پہونچتا ,وہ اعضاء یہ ہیں ,(۱) آنکھ ,جس میں دیکھنے کی شہوت ہے ,(۲) ہاتھ جس میں ہر چیز چھونے اور پکڑنے کی شہوت ہوتی ہے ,(۳) کان جس میں سننے کی خاصیت ہے ,(۴) ناک جس میں سونگھنے کی صفت ہے ,(۵) حلق ,جس میں چکھنے کی صفت ہے ,(۶) ہوش وعقل ,جس میں نیک و بد کی صفت رکھی گئی ہے ,(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۶) ☆توبہ اور موت☆

بعد ازاں فرمایا کہ توبہ وہی اچھی ہے , جو موت سے پہلے کی جائے ,چنانچہ رسول اکرم ﷺ ہیں ,**عجلوا باالصّلٰوۃ قبل الفوت و عجلوا باالتوبہ قبل الموت** ,یعنی نماز فوت ہونے سے پہلے ادا کرو ,اور مرنے سے پہلے توبہ کے لئے جلدی کرو ,

بعد ازاں زبان مبارک سے ارشاد فرمایا, کہ انسان کو چاہئے کہ آج کو غنیمت سمجھے, واللہ اعلم کل اس قدر فرصت ملے یا نہ ملے,
(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول, خواجہ محبّ اللہ)

(۷) ☆ یادِ الٰہی کے اوقات ☆

اے درویش, طالبِ حق کو دن رات یادِ حق میں مشغول رہنا چاہیئے, خواہ کسی حالت میں ہو, یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو, اس واسطے کہ زندگی کے دم گنتی کے ہوتے ہیں, چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں,

غافل رااحتیاط نفس یک نفس مباش ☆ شاید ہمیں نفس نفسِ واپسیں بود

جب تک دم میں دم رہے کوشش کرتے رہو,

فرمایا اے درویش میں نے خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ یادِ الٰہی کے سات وقت ہیں, تین دن میں اور چار رات میں, دن میں حسب ذیل ہیں, صبح سے اشراق تک, اشراق سے چاشت تک, پھر عصر کی نماز سے مغرب کی نماز تک, اور رات میں حسب ذیل ہیں, مغرب کی نماز سے عشاء کی نماز تک, عشاء کی نماز سے تہجّد کی نماز تک, تہجّد کی نماز سے صبح کاذب تک, اور صبح کاذب سے صبح صادق تک,

فرمایا کہ میں نے محبوب العاشقین میں لکھا دیکھا ہے کہ فارغ مشغول اسے کہتے ہیں, جو ظاہر و باطن میں یادِ الٰہی میں مشغول ہو, اور غیر حق سے فارغ ہو, جیسا کہ ایک بزرگ ہندی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں,

یہ جی پوتن کر رہوں لے ساجن کنبھ ناتھ ☆ سہہ رس کیکو یہ سوں کسے لکھاون ناتھ

فرمایا کہ اے درویش, شیخ الاسلام خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہٗ ایک رسالے میں لکھتے ہیں کہ اپنے اوپر پانچ چیزیں لازمی کرنی چاہئیں, تا کہ باطنی صفائی حاصل ہو, (۱) مسواک (۲) کلامِ الٰہی کا پڑھنا, اگر نہ پڑھ سکے تو تین بار سورۂ اخلاص پڑھے (۳) صائم الدہر ہو, اگر اتنا نہ ہو سکے تو ایامِ روز کے ہی روزے رکھے (۴) قبلہ رخ بیٹھے (۵) باوضو رہے, (ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول, خواجہ محبّ)

(۸) ☆ چار عالَم ☆

ارشاد فرمایا, کہ چار عالم کسے کہتے ہیں, ارشاد فرمایا کہ راہِ سلوک میں جو درویش ان چار عالموں سے باخبر نہیں, وہ درویش ہی نہیں, فرمایا میں نے شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہٗ کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے کہ وہ چار عالم یہ ہیں, (۱) عالمِ ناسوت (۲) عالمِ ملکوت (۳) عالمِ جبروت (۴) عالمِ لاہوت, پھر ہر ایک کی شرح یوں بیان فرمائی ہے, عالمِ ناسوت عالمِ حیوانات ہے, اور اس کا فعل خواس خمسہ سے ہے, جیسے کھانا, پینا, سونگھنا, دیکھنا اور سننا, جب سالک ریاضت اور مجاہدہ کر کے اس عالم سے گزرتا ہے تو ان تمام صفات سے دوسرے عالم میں پہونچ سکتا ہے, جسے عالمِ ملکوت کہتے ہیں, پہونچتا ہے, یہ عالمِ فرشتگان ہے, اس کا فعل, تسبیح و تہلیل, قیام رکوع اور سجود ہے, جب اس عالم

سے گزرتا ہے تو تیسرے عالم میں پہونچتا ہے ,جسے عالمِ جبروت کہتے ہیں ,
یہ عالم عالمِ روح ہے ,اور اس کا فعل صفاتِ حمیدہ ہیں ,جیسے شوق ,ذوق ,محبت ,اشتیاق ,طلب ,وجد ,سکر ,سہو ,مجد اور محو ,جب ان صفات سے گزرتا ہے تو عالمِ لاہوت میں پہونچتا ہے ,جو بےنشان عالَم ہے ,اس وقت اپنے آپ سے قطع تعلق کرتا ہے ,اسی کو لامکان بھی کہتے ہیں , یہاں پر نہ گفتگو ہے نہ جستجو قولہٗ تعالیٰ ,انہٗ الیٰ ربّک المنتہیٰ ,
پھر فرمایا کہ اے درویش ,عالمِ ناسوت نفس کی صفت ہے ,عالمِ ملکوت ,دل کی صفت ,عالمِ جبروت ,روح کی صفت ,اور عالمِ لاہوت ,رحمان کی صفت ہے ,پس ہر ایک میں اس کے مناسب حال و مقام ایک خاص صفت ہے ,چنانچہ نفس اس جہاں کی طرف مائل ہوتا ہے ,جو شیطان کا مقام ہے ,اور دل بہشت جاوداں کی طرف مائل ہوتا ہے ,روح رحمان اور پوشیدہ اسرار کا طالب ہوتی ہے ,جو نفس کی پیروی کرتا ہے دوزخ میں جاتا ہے ,جو دل کی تابعداری کرتا ہے ,وہ بہشت حاصل کرلیتا ہے ,جو روح کی پیروی کرتا ہے اسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے ,(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۹) ☆ذکرِ خفی وجلی☆

ارشاد فرمایا اے درویش ,سالک کو یہی سمجھنا چاہئے کہ اصلی زندگی وہی ہے جو یادِ حق میں گزرے ,اور جو اس کے علاوہ ہے وہ بمنزلہ موت ہے ,
فرمایا رسول پاک ﷺ نے کلّ نفسٍ یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت ,جو دم یادِ الٰہی کے بغیر گزرے وہ مردہ ہے ,زندگی وہی ہے جو یادِ حق میں گزرے ,
پھر فرمایا کہ جب ایسی حالت ہے تو یادِ حق سے غافل نہیں رہنا چاہئے ,بلکہ ہر وقت اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے ,چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ,فاذ کر اللّٰہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبکم, اٹھتے بیٹھتے ,لیٹے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو ,پس اے درویش ,حکم یوں ہے کہ دم بدم یادِ حق میں مشغول رہے ,اور کوئی دم بھی غفلت سے بسر نہ کرے ,پھر حسبِ حال یہ شعر پڑھا ,

خوش وقت آں کساں کہ ہمہ روز شب ☆ تسبیح در دشان است ہمہ دوست دوست

بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ اس قسم کی یاد دائم الفرض ہے کہ ہر دم ,لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ کا ذکر کرتا رہے ,چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں ,من لم یودالفرض لدائم لن یّقبل اللہ فرض الوقت یعنی جو شخص فرض دائمی ادا نہیں کرتا ,اللہ تعالیٰ اس کے وقتی فرض کو قبول نہیں کرتا ,چار فرض وقتی یہ ہیں ,(۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (۴) زکوٰۃ ,پانچواں دائمی فرض لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے پس طالبِ حق کو اس دائمی فرض سے غافل نہیں رہنا چاہئے ,
پس انسان کو سانس اندر لیتے وقت اور باہر نکالتے وقت ہر حالت میں ذاکر رہنا چاہئے ,تاکہ اس دائمی ذکر سے دل کی اصلاح ہو جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے ,لکل شئیٔ مصقلہ القلب ذکر اللہ تعالیٰ یعنی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی صیقل کرنے والی چیز ہوتی ہے ,سو دل کو صاف کرنے

والی چیز ذکرِ الٰہی ہے, پھر فرمایا کہ بعض درویش ایسے بھی ہوتے ہیں, جن کی زبان سالک ہوتی ہے اور دل یادِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے چنانچہ خود کانوں سے سن لیتا ہے,

خواجہ چراغ دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ محبوب الٰہی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ذکر کی دو قسمیں ہیں, ایک خفی دوسرے جلی لیکن سالک کو پہلے ذکر جلی شروع کرنا چاہیئے, پھر خفی, ذکرِ جلی زبان سے تعلق رکھتا ہے, زبان سے ذکرِ جلی کثرت سے کرنی چاہیئے, تا کہ اس کی کثرت سے خفی حاصل ہو, ذکر جلی کا طریقہ یہ ہے پہلے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے, اور چوتھی مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ کہے, پھر پانچ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور چھٹی مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ کہے, پھر فرمایا کہ ذکر کرتے وقت دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھے, اور سر کو بائیں طرف سے دائیں طرف جنبش دے اور تصور یہ کرے کہ جو چیز حق تعالیٰ کے سوا ہے سب کو دل سے دور کر دی ہے, پھر دائیں طرف سے بائیں طرف کو جنبش دے, اور لا الٰہ کہے اور الا اللہ کہتے وقت یہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں, پھر اللہ کہے, ذکر میں مشغول ہو, اور اس قدر ذکر کرے کہ اپنے کانوں سے سن لے, یہ تو ذکر جلی کا طریقہ تھا, اب ذکرِ خفی کا طریقہ سنئے, حضور شیخ العالم سیدنا خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ ذکرِ خفی میں دم بند کر کے ذکر کرے,

جب تنگ ہو تو آہستہ سے ناک کی راہ سانس لے منہ پھر بھی بند رکھے, ایسے ذکر سے دل صاف ہو جاتا ہے, دم کی رکاوٹ آگ کی تنگی سے بھی بڑھ کر ہے, جس سے دل کے ارد گرد کی غلاظتیں جل کر خاکستر ہو جاتی ہیں, اور دل صاف ہو جاتا ہے,

(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول, خواجہ محبّ اللہ)

(۱۰) ☆ کم کھانا اور شب بیداری ☆

پھر ارشاد فرمایا کہ یہ بات کم کھانے اور رات کو جاگنے سے حاصل ہوتی ہے, میں نے پوچھا کہ کس قدر کھانا چاہیئے, فرمایا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ, ینبغی السالك تقليل الطعام یعنی سالک کو اعتدال سے کھانا کھانا چاہیئے, اگر دو روٹیوں کی بھوک ہو تو ایک کھائے, اس قدر نہ کھائے کہ سستی پیدا ہو,

پھر فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے,

انّ الحكمة لفی قلب الجائع و لو كان كافراً لا سيماً اهل الايمان ٥

ترجمہ, بیشک حکمت بھوکے کے دل میں ہوتی ہے, خواہ وہ کافر ہی ہو, خاص کر اہل ایمان میں زیادہ ہوتی ہے, پھر فرمایا کہ سالک کو روزہ رکھنا چاہیئے, کیوں کہ روزے کی فضیلت بہت ہے پھر اسی موقع کے مناسب یہ فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ سالک کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ جب تک وہ تزکیہ تصفیہ اور تجلیہ نہیں کریگا, وہ کبھی کسی مقام پر نہیں پہونچے گا, اور درویش کے جواہر اس میں ظاہر نہیں ہوں گے, اس واسطے کہ تزکیہ تصفیہ اور تجلیہ شریعت, طریقت, اور حقیقت کے لئے ہوتا ہے, تزکیہ نفس سے شریعت

حاصل ہوتی ہے ,جونماز ادا کرنے ,روزہ رکھنے ,اور دم بدم ذکر جلی میں مشغول رہنے پر منحصر ہے ,تصفیۂ دل سے طریقت حاصل ہوتی ہے ,اور نماز ادا کرنے روزہ رکھنے اور دم بدم ذکر خفی کرنے میں ہے ,(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۱۱) ☆روح کی تجلّی ☆

ارشادفرماتے ہیں ,کہ جب تجلّیہ روح حاصل ہوتی ہے ,تو سات گوہر جودل کے خزانے میں ہیں ,روشن ہوتے ہیں ,پہلے گوہرِ ذکر روشن ہوتا ہے ,جس کی علامت یہ ہے کہ موجودات کے کل وجود سے متنفر ہوجاتا ہے ,اس کے بعد گوہرِ عشق ظاہر ہوتا ہے ,جس کی علامت شوق ,اشتیاقِ درد ,اندوہ ,حیرانی اور بے خودی ہے ,اور جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہے ,پھر گوہرِ محبت ظاہر ہوتا ہے ,جس کی علامت دل کو محبتِ غیر سے خالی کرنا اور ہر حالت میں رضائے حق پر راضی رہنا ,پھر گوہرِ سرّ ظاہر ہوتا ہے ,جس کی علامت مواہبِ الٰہی سے واردات کی آگہی ہے ,پھر گوہرِ روح ظاہر ہوتا ہے ,جس کی علامت یہ ہے ,کہ تمام چیزوں سے بے پرواہ ہوجاتا ہے ,

پھر اسی موقعہ کے مناسب ارشادفرمایا ,کہ جب انسان اس مرتبہ پر پہونچ جاتا ہے ,تو حقیقت سے انجام پر پہونچ جاتا ہے ,اور انوار وتجلّی سے متصف ہوجاتا ہے ,اور اٹھارہ ہزار عالم کو اپنی دوانگلیوں میں دیکھتا ہے ,جس میں قدرتِ حق کا تماشہ دیکھتا ہے ,اور جس قدر اس کے نصیب میں ہوتا ہے اس دریا میں غواصی کرتا ہے ,اور اپنی طاقت کے موافق اس سے نصیبہ ملتا ہے ,انسان کو اس سعادت سے محروم اپنے تئیں نہیں رکھنا چاہئے ,(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۱۲) ☆فرضی اور نفلی نمازوں کے اوقات ☆

ارشادفرماتے ہیں کہ صلوٰۃ مسعودی میں حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہٗ کی روایت سے میں نے لکھا دیکھا ہے کہ نماز وقت پر ادا کرنی چاہئے ,ایسا نہ ہو کہ وقت مکروہ ہوجائے ,اور نماز جائز نہ ہو ,

پھر فرمایا کہ میں نے حجۃ المسلمین میں لکھا دیکھا ہے ,کہ جونماز وقت مقررہ پر ادا کی جائے وہ معتبر اور مقبول ہوتی ہے ,فریضہ نمازوں کے اوقات حسب ذیل ہیں ,اول فجر ,صبح صادق سے سورج نکلنے تک ,دوم ظہر ,دن ڈھلنے سے سایہ دوچند ہونے تک ,سوم عصر ,خروج ظہر سے غروب آفتاب تک ,چہارم مغرب ,آفتاب غروب ہونے سے شفق زائل ہونے تک ,پنجم عشاء ,خروج مغرب سے لیکر صبح صادق تک ,

پھر ارشادفرمایا ,کہ میں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کی زبان گوہرفشاں سے سنا کہ جونمازیں حضورﷺ نے ادا کی ہیں وہ تین طرح کی ہیں ,ایک وہ جووقت کے متعلق ہیں ,دوسری وہ جوسبب کے متعلق ہیں ,اور بنا سبب کے ہرروز ,وہ نمازیں حسب ذیل ہیں ,پانچ فریضہ اور تین نفلی ,ایک چاشت کی ,دوسری اوابین بعد نماز مغرب ,خواہ آٹھ رکعت ادا کرے ,خواہ چھ ,ایک اور نماز ہے ,جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ادا کی جاتی ہے ,جونمازیں سال میں ایک مرتبہ ادا کی جاتی ہیں ,وہ حسب ذیل ہیں ,دوعیدوں کی ,اور تراویح اور شبِ برائت کی ,

پھر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا, کہ جن نمازوں کا اوپر ذکر ہو چکا ہے, وہ وقت کے متعلق ہیں, اور جو سبب کے متعلق ہیں وہ دو ہیں, ایک نماز استسقاء, دوسری کسوف وخسوف کی, اور جو نماز نہ وقت کے متعلق ہے نہ سبب کے, وہ نمازِ تسبیح ہے, خواہ کسی وقت ادا کی جائے,

بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ محمد چشتی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ نماز مغرب کے بعد بیس رکعت نماز اوابین ادا کرے اور اس میں جو کچھ وہ جانتا ہو پڑھے, اور پھر سر بسجود ہو کر تین مرتبہ کہے,

اللّٰھم ارزقنی توبۃ تو جب محبتك فی قلبی یا مجیب التوّ ابین ٥ پھر دو رکعت حفظ الایمان اس طرح ادا کرے کی پہلی رکعت میں سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ سورۂ ناس پڑھے, پھر سر بسجود ہو کر تین مرتبہ کہے, یا حی یا قیوم ثبتی علیٰ الایمان ٥ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان اس کے نصیب کرے گا, اور اس کا جو دم گزرے گا, کفایت سے گزرے گا,

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے اسرار الاولیاء میں لکھا دیکھا ہے جو شخص عشاء کے بعد دو رکعت نماز روشنیٔ چشم کے لئے اس طرح ادا کرے, کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد انا اعطینک الکوثر تین مرتبہ پڑھے, اور سر بسجود ہو کر یہ کہے, مستغنی بسمعی و بصری و اجعلھما الوارث , تو اس کی بینائی ایسی تیز ہو جاتی ہے کہ دن کو ستارے دیکھنے لگتا ہے,

پھر فرمایا کہ میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سنا ہے, کہ جو شخص آدھی رات کو اٹھ کر تازہ وضو کرے, اور چار رکعت صلوٰۃ العاشقین اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص, تیسری رکعت میں اٰمن الرسول آخر سورۂ بقرہ تک تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص تین مرتبہ, پھر سلام کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے,

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ یا مسبب الاسباب و مفتح الابواب یا مقلّب القلوب و الابصار یا دلیل المتحیرین ارشدنی و یا غیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیك یارب افوض امری الیك یارب ارجوك و لاقوۃ الا با اللہ العلی العظیم و ایاك نستعین برحمتك یا ارحم الراحمین ٥

پھر فرمایا, کہ بیداریٔ شب میں اختلاف ہے, بعض مشائخ رات کے پہلے حصہ میں بیدار رہتے ہیں, اور بعض پہلے حصے میں سو جاتے ہیں, اور آدھی رات کو اٹھ کر یادالٰہی میں مشغول ہوتے ہیں, لیکن عمدہ طریقہ بھی یہی ہے, چنانچہ شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کی یہ عادتِ کریمانہ تھی کہ رات کو جاگتے مؤذن موجود ہوتا تھا, اسی وقت عشاء کی نماز ادا کرتے اور پھر صبح تک بیدار رہتے, اور سارا وقت قرآن شریف کی تلاوت, نماز, ذکر اور فکر میں بسر کرتے,

بعد ازاں فرمایا کہ پہلے مشائخ نے اسی طرح کام کیا ہے تب کہیں قربِ الٰہی حاصل کیا ہے, اگرچہ فیضِ الٰہی نازل ہوتا ہے, لیکن اپنی طرف

سے کماحقہٗ کوشش کرنی چاہیئے,(ہشت بہشت ,بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۱۳) ☆قرآن پاک کی تلاوت اورا سے حفظ کرنا☆

ارشادفرمایا کہ اے درویش ,قرآن شریف کی تلاوت کرنا تمام عبادتوں سے افضل وبہتر ہے ,دنیا اورآخرت اور جوکچھ بھی ان میں ہے ,سب سے بہتر قرآن کی تلاوت ہے ,جب صورت یہ ہے تو انسان کوایسی نعمت سے غافل نہیں رہنا چاہیئے ,اوراپنے آپ کومحروم نہیں رکھنا چاہیئے ,

پھرفرمایا کہ میں نے حجتہ الاسلام میں لکھا دیکھا ہے کہ جس دل میں قرآن شریف آتا ہے وہ گناہ اورحرص سے پاک ہوجاتا ہے ,

پھرفرمایا کہ میں نے سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءقدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت میں دو فائدے ہیں ,ایک حظ چشم یعنی آنکھ کی بینائی کم نہیں ہوتی ,اورنہ آنکھ درد کرتی ہے ,دوسرے ہروقت کی تلاوت سے ہزارسالہ عبادت کا ثواب نامہٗ اعمال میں لکھا جاتا ہے ,اوراسی قدربدیاں دورکی جاتی ہیں ,

فرماتے ہیں کہ مصباح الارواح میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ جب حافظ قرآن فوت ہوجاتا ہے تواس کی جان نوری قندیل میں ڈال کر ہزار بارانواروتجلّی سے قربِ الٰہی نصیب کرتے ہیں ,

پھرفرمایا قیامت کے دن حافظِ قرآن ,آمنّا وصدقنا ,بہشت میں جائیں گے ,اورہرایک کوالگ الگ تجلّی ہوگی ,چنانچہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام انبیاءاوراولیاءکو یکبارگی تجلّی ہوگی ,میں نے عرض کی کہ اگریاد نہ ہو سکے تو دیکھ کر پڑھنے کی بابت کیا حکم ہے ,فرمایا اچھا ہے ,اس میں آنکھوں کوبھی حظّ حاصل ہوتا ہے ,اورہرحرف کے بدلے سوسال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہٗ اعمال میں لکھا جاتا ہے ,

پھرفرمایا کہ میں نے دلیل السالکین میں لکھا دیکھا ہے کہ جوشخص یہ چاہے کہ مجھے حفظ نصیب ہوتو اسے سورۂ یوسف ہمیشہ پڑھنی چاہیئے اللہ تعالٰی اس سورت کی برکت سے اسے حافظ بنادیتا ہے ,(ہشت بہشت بحوالہ مفتاح العاشقین مجلس اول ,خواجہ محبّ اللہ)

(۱۴) ☆محبت وعشق کے بیان میں ☆

فرماتے ہیں , جس کواللہ تعالٰی سے محبت ہے ,اسے غیرکی محبت سے کیا واسطہ اس لئے کہ جس دل میں اللہ تعالٰی کی محبت ہوتی ہے ,اس میں غیرکی محبت نہیں ہوتی ,

بعدازاں فرمایا ,کہ میں نے انیس الارواح میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ عالمِ سُکر میں تھا ,اسی حالت میں اس نے کہا ,لیس لی سواک ولاقلبی بغیرک راغب ,یعنی تیرے سوامیرے کچھ نصیب نہیں اورنہ میرادل تیرے غیرکی طرف راغب ہے ,

پھرفرمایا کہ محبت کا مقام تمام مقامات سے بالاتر ہے ,اس مقام کے لائق وہی شخص ہوتا ہے جوتمام مرادات سے فارغ ہو ,اورجسے اللہ تعالٰی کی طلب کے سواکسی بات کاشعورہی نہ ہو ,

پھر فرمایا کہ میں نے سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ محبت کی دو قسمیں ہیں، ایک محبت ذات، دوسرے محبت صفات، محبت ذات مواسب سے ہے، اور محبت صفات حاصل کی جاتی ہے، جو مواسب کے متعلق ہے، اسے کسب وعمل سے کچھ تعلق نہیں، اور جو کسب کے متعلق ہے، اس کے لئے محبت کی جاسکتی ہے،

پھر فرمایا کہ میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے کہ مبتدی محبت کی مشق کرتا ہے تو یہ چیزیں اسے پیش آتی ہیں یعنی خلق، دنیا، نفس، شیطان، پس خلقت کے دور کرنے کا طریقہ گوشہ نشینی ہے، اور دنیا کو ترک کرنے کے لئے قناعت، اور نفس اور شیطان کے دفع کے لئے دم بدم اللہ تعالیٰ سے التجا کرنی چاہئے، چونکہ یہ دونوں قدیمی دشمن ہیں، اس لئے طالب کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے ورغلاء کر غیر کی محبت میں ڈال دیتے ہیں،

پھر فرمایا کہ میں نے مونس الارواح میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بزرگ نے خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ سے پوچھا کہ آپ کتنے عرصے میں مقامِ محبت پر پہونچے، فرمایا تین دن میں، پہلے روز دنیا کو ترک کیا، دوسرے روز آخرت کو، اور تیسرے روز مقامِ محبت پر پہونچ گیا، جب یہ بات حضرت رابعہ بصری علیہا الرحمہ نے سنی تو فرمایا، پہونچ تو گیا مگر دیر کے بعد، جب میں نے حق تعالیٰ کی محبت طلب کی تو پہلے قدم میں اپنے آپ کو گم کیا، دوسرے قدم میں آخرت کو، اور تیسرے قدم میں مقامِ محبت پر پہونچ گئی،

پھر ارشاد فرمایا کہ خاص محبت اس کا نام ہے کہ محبوبہ چیز کو دوست کی خاطر قربان کردے، جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنے فرزند کو قربان کرنا چاہا تو حکم ہوا کہ اے ابراہیم تو ہماری دوستی میں ثابت قدم ہے، اپنے بیٹے کو قربان نہ کر ہم اس کے عوض بہشت سے ایک دنبہ بھیجتے ہیں اس کی قربانی کر اور بیٹے کو چھوڑ دے،

پھر خواجہ صاحب زار زار روئے اور بے ہوش ہوگئے، جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ محبت میں صادق وہ ہے کہ اگر اسے ذرہ ذرہ کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے تو ثابت قدم رہے، جو ان حالتوں میں ثابت قدم نہ ہوگا تو وہ محبت میں بھی ثابت قدم نہ ہوگا،

پھر فرمایا کہ میں نے دلیل العاشقین میں لکھا دیکھا ہے کہ خواجہ منصور علاّج کو بازار میں لاکر سولی چڑھانے کا ہوا تو آپ ہنسی خوشی سولی پر چڑھ گئے، اور خلقت کو مخاطب کرکے فرمایا کہ محبت اور عشق بازی کی دو رکعتیں ہیں جن کا وضو اپنے خون سے کیا جاتا ہے، سو وہ سولی پر چڑھ کر رکعتان فی العشق الوضوء لابد منہ، پھر جب خواجہ ابوبکر شبلی قدس سرہٗ نے آپ سے پوچھا کہ محبت میں کمالیت کس بات کا نام ہے، فرمایا کہ یہ ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر چڑھا دیا جائے تو صدق سے اپنے خون سے محبوب کے لئے چہرہ سرخ کرے پہلے روز اسے قتل کریں، دوسرے روز جلائیں، اور تیسرے روز خاکستر کو بہتے پانی میں ڈال دیں، جو شخص یہ سب کچھ برداشت کرے اور دم نہ مارے، تو سمجھو کہ وہ مقامِ محبت کے لائق ہے، پھر خواجہ صاحب زار زار روئے اور نعرہ مار کر بے ہوش ہوگئے، ہوش میں آکر فرمایا کہ خواجہ منصور علاّج پر ہزار ہزار رحمتیں ہوں کی وہ اس دنیا سے عشق ومحبت میں ثابت قدم گئے،

(مفتاح العاشقین ,ملفوظات حضرت چراغ دہلوی,مرتبہ حضرت محبّ اللہ)

(۱۵)☆ حکایت ☆

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ بیابان میں سے جارہا تھا,وہاں پر گرمی کے موسم میں دو پہر کے وقت ایک پتھر پر کھڑا دیکھا ,جوآسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے حیران تھا,اس بزرگ نے اپنے دل میں کہا کہ یہ استغراق کیا ہی اعلیٰ درجے کا ہے,جب آگے بڑھکر اپنی آنکھیں اس مرد کے قدموں پر رکھیں,تو اس نے ہوش میں آکر اس بزرگ کے منھ پر ہاتھ رکھ دیا,کہ اے عزیز بس کرا تنا ہی کافی ہے,ایسا نہ ہو کہ میں تجھ سے گفتگو کروں,اور دوست کو غیرت آئے,اور تجھے میرے پاس رہنے دے,یہ کہکر پھر عالم تحیّر میں محو ہو گیا,

بعد ازاں خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا,کہ محبت اور عزت دونوں ایک ہی درخت کا پھل ہیں,جتنی محبت زیادہ ہوگی,اتنی عزت زیادہ ہوگی, پھر عالمِ تحیّر کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی,زبان مبارک سے فرمایا کہ عالمِ تحیّر بہت اعلیٰ ہے اس میں وہی محو ہوتا ہے,جس کے نصیب میں ہوتا ہے,پھر فرمایا کہ جس کو عالمِ تحیّر میں مبتلا کیا جاتا ہے,وہ ہر وقت متحیّر,مدہوش اور قدرتِ حق کی آفرینش میں ہوتا ہے,اگر کھڑا ہے تو بھی دوست کی یاد میں اگر بیٹھا ہے تو بھی اسی کی یاد میں,اگر لیٹا ہوا ہے تو بھی دوست کی قدرت وعظمت کا تماشہ کر رہا ہے,اگر بیدار ہے تو بھی دوست کے حجابِ عظمت کے گرد ہے,پھر خواجہ صاحب آبدیدہ ہو کر یہ رباعی مناسب حال بیان فرمائی,

رباعی

عاشق بہ ہوائے دوست مدہوش بود   وز یادِ محبتِ خویش بے ہوش بود

فردا کہ ہمہ حشر حیران باشد   نامِ تو درونِ در جوش بود

(۱۶)☆ سماع وغیرہ کے بیان میں ☆

حضور مولانا محبُّ اللہ صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سماع وغیرہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی,جب پا بوسی کا شرف حاصل ہوا,اس وقت مولانا محمد مساوی,مولانا محمد قیام الدین اور مولانا بدرالدین صاحب حاضر خدمت تھے کہ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا,کہ میں حضور سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءقدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ سماع کی چار قسمیں ہیں,ایک حلال,دوسری حرام تیسری مکروہ,چوتھی مباح,پھر ہر ایک کی شرح یوں بیان فرمائی,کہ اگر صاحبِ وجد کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ ہو تو مباح ہے,اگر مجاز کی طرف ہو تو مکروہ ہے,اگر دل بلکل اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو حلال ہے,اور اگر بلکل مجاز کی طرف ہو تو حرام ہے,

پھر فرمایا کہ جوآواز موزوں ہے وہ کس طرح حرام ہوسکتی ہے,سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہٗ سماع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سماع سرِّ حق ہے,چنانچہ فرماتے ہیں کہ,الذین یستمعون القول فیبتعون احسنۃ اولئك الذین ھداھم اللّٰہ و اولئك ھم اولو الالباب ٥

جب حیوانی خصلتیں جوذاتِ عالم میں ہیں ,اس کی ذات سے مبدل ہوجاتی ہیں اور انسانی خصلتیں اس کے دل پر غالب آتی ہیں ,تو عشق کا غلبہ ہوجاتا ہے ,اور ہیبت سے جنبش شروع ہوجاتی ہے ,اس وقت باطنی اسرار کا کشف اسے حاصل ہوجاتا ہے ,جس کے ذوق سے وہ رقص کرنے لگتا ہے ,چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں ,

شعر

گرعروسِ سبز پوش میرا روئے بنماید   لاجرم طاؤسِ دل دررقص آید

(مفتاح العاشقین)

بعدازاں فرمایا کہ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ایک لونڈی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے روبرو دف بجارہی تھی ,اور گارہی تھی ,امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ انہیں منع نہ کرو ,اسی حالت میں رہنے دو ,کیوں کہ ہرقوم کی عید ہوا کرتی ہے ,

پھر فرمایا کہ عوارف میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے روبرو سرود کیا جارہا تھا ,کہ اتنے میں رسولِ خدا ﷺ تشریف لے آئے ,اور بغیر منع فرمائے بیٹھ گئے ,امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ سرود سن رہے ہیں اور رورہے ہیں ,تو آپ بھی رونے لگے ,پھر امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ,جب سرود سنا تو وہ بھی رونے لگے ,پھر جب نماز کا وقت ہوا تو ظہر کی نماز وضو کرکے ادا کی ,

بعدازاں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی عالم نے حضور سلطان الاولیاء خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کی خدمت میں آکر کہا کہ یہ کب جائز ہے کہ مجمع میں دف اور بانسریاں بجائی جائیں ,سماع سنا جائے اور صوفی رقص کریں ,آپ نے فرمایا کہ سماع نہ تو مطلق حرام ہے اور نہ مطلق حلال ہے ,اللہ تعالیٰ نے بعض کے لئے حلال کیا ہے اور بعض کے لئے حرام ,جن کے لئے حرام ہے ,انہیں نہیں سننی چاہیئے ,لیکن جن کے لئے حلال ہے ,انہیں کوشش کرنی چاہیئے ,کہ مزامیر بانسریاں وغیرہ کے بارے میں احتیاط اور منع کا حکم بیشک ہے ,لیکن جب کوئی شخص اپنے مقام سے گرے تو شریعت میں گرے ,اور اگر شرح سے بھی گرجائے گا تو پھر اس کا ٹھکانہ نہیں ,

پھر فرمایا کہ سماع دردمندوں کے لئے بمنزلہ علاج ہے ,جس طرح ظاہری درد کے لئے علاج ہوتا ہے ,اسی طرح باطنی درد کے لئے سماع کے سوا اور کوئی علاج نہیں ,

حضرتِ امامِ اعظم رضی اللہ عنہٗ کے قول کے مطابق شرع میں نفس کے ہلاک کرنے کا حکم نہیں آیا ,اور نہ ہی جائز ہے پس اس قسم کا سماع پُرغم اور اہلِ درد کے لئے مباح ہے ,اور بے دردوں اور اہلِ نفس کے لئے شریعت اور طریقت دونوں میں حرام ہے جیسا کہ شیخ سعدی شیرازی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ,

جہاں بر سماع است مستی وشور　ولیکن چہ بیند در آئینہ نور
پریشاں شود گل بباد سحر　نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر
(ہشت بہشت ,مفتاح العاشقین ,خواجہ محبّ اللہ)

(۱۷)☆حکایت☆

بعد ازاں موقع کے مناسب ارشاد فرمایا کہ اصفہان کے بادشاہ کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا, ہر وقت اس کو نظر کے سامنے رکھتا ایک دم کے لئے بھی جدا نہ کرتا, اتفاقاً ایک روز بادشاہ محل سے کہیں گیا ہوا تھا, بادشاہ کے لڑکے نے فرصت پا کر سیر کی ٹھانی, راہ میں سرود کی جو آواز سنی تو نعرہ مار کر گھوڑے سے گر پڑا, خدمت گار ہاتھوں ہاتھ اسے گھر لے آئے, اسے بیماری لاحق ہوگئی, ملک بھر کے حکیموں کو بلا کر تشخیص کرائی گئی لیکن کچھ معلوم نہ ہوا کہ مرض کیا ہے, سب نے متفق ہو کر کہا کہ اس کی بیماری کا کچھ پتہ نہیں لگتا, اس بیماری کا اثر شہزادے پر یہ ہوا کہ کچھ نہ کھاتا نہ پیتا نہ بولتا, بے ہوش اور متحیّر رہتا, جب کبھی ہوش سنبھالتا تو صرف اتنا کہتا کہ اندر جلتا ہے, یہ کہکر پھر بے ہوش ہو جاتا, آخر وہ اسی مرض سے فوت ہو گیا, بادشاہ نے کہا کہ اس کا پیٹ پھاڑ کر دیکھو کہ اسے کیا بیماری تھی, کیوں کہ وہ کہتا تھا کہ میرا پیٹ اندر جل گیا ہے, آخر جب پیٹ پھاڑ کر دیکھا گیا تو اس میں سے ایک سرخ پتھر نکلا, جب حکیموں اور طبیبوں کو دکھلایا گیا تو سب نے متفق ہو کر کہا کہ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کیوں کہ اس کا ذکر ہماری طب کی کتابوں میں کہیں نہیں آتا, چونکہ بادشاہ کو شہزادے سے بڑی الفت تھی, کہا کہ اس پتھر کے دو نگینے بناؤ, بنوا کر ایک پہن لیا, اور دوسرا رکھ چھوڑا جب چند روز بعد ماتم سے فارغ ہوا تو ایک روز سرود سن رہا تھا, کہ وہ نگینہ پگھل کر خون بن گیا, بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا, طبیبوں اور حکیموں کو بلا کر وجہ دریافت کی انہوں نے کہا, اے بادشاہ تیر الڑکا عاشق تھا, ہمیں معلوم نہ تھا ورنہ ہم کہتے کہ اسے راگ سناؤ, اگر سرود سنایا جاتا تو پتھر اس کے شکم میں پگھل کر خون بن جاتا ہے, اور اسے صحت ہو جاتی, بادشاہ نے حکم دیا کہ دوسرا نگینہ خزانے سے لایا جائے, جب لایا گیا تو ہاتھ میں پہن کر قوالوں کو سرود کا حکم دیا, جب سرود شروع ہوا تو لوگوں کی نگاہیں اس نگینے پر پڑی تھیں, سرود کی آواز سے نگینہ پگھلنے لگا اور دیکھتے دیکھتے خون بن گیا,

بعد ازاں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع دردمندوں کی دوا ہے, پھر فرمایا کہ اگر انسان صاحبِ ذوق و درد ہے, تو قوال کا ایک شعر ہی اس کے لئے کافی ہے, خواہ ساتھ میں بانسریاں وغیرہ ہوں یا نہ ہو لیکن جسے ذوق و درد کی خبر ہی نہیں اس کے روبرو خواہ کتنے چنگ, دف, مزامیر بجائے جائیں, اس پر کچھ اثر نہ ہوگا, پس معلوم ہوا کہ یہ کام درد کے متعلق ہے, نہ کہ ساز و سامان کے,

جب خواجہ صاحب یہ بیان کر چکے تو ایک آدمی نے کہا, (اور قوال کی طرف اشارہ کیا) کہ عزیز حاضر ہیں کچھ کہو, جب قوال نے سماع شروع کیا, تو مولانا محمد مساوی اور مولانا بدرالدین اٹھ کر رقص کرنے لگے ظہر کی نماز سے عصر کی نماز تک رقص کرتے رہے, جب سماع ختم ہوا تو عصر کا وقت تھا, وضو کر کے نماز ادا کی گئی, پھر خواجہ صاحب جماعت خانہ کے صحن میں بیٹھے, مولانا منہاج الدین, مولانا قیام الدین, اور عزیز

صاحبان حاضر خدمت تھے ,کمال نام قوال نے پھر سرود شروع کیا, خواجہ صاحب رقص کرنے لگے ,اور رونے لگے ,جس کا اثر حاضرین پر بھی ہوا ,جب سماع ختم ہوا تو سارے عزیزوں نے خواجہ صاحب کی قدمبوسی کی ,(مفتاح العاشقین ,از خواجہ محبّ اللہ)

حضور سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جب چند چیزیں جمع ہوں تو سماع سننا چاہئے ,وہ چیزیں یہ ہیں , مسمع , مسموع ,مستمع ,اور آلات سماع ,پھر ان کا یوں ذکر فرمایا کہ مسمع کہنے والے کو کہتے ہیں ,جو کہ بالغ اور مرد ہو ,نہ کہ لڑکا یا عورت ,مسموع جو کچھ وہ گائے ,وہ فحش اور فضول نہیں ہونا چاہئے , مستمع وہ جو سنے ,سننے والا بھی یادِ حق سے پُر ہو ,اور اس وقت باطل خیال نہ ہو ,سماع کے آلات چنگ اور رباب وغیرہ ہیں ,یہ مجلس میں نہیں ہونا چاہئے ,ایسا سماع حلال ہے ,پھر فرمایا کہ سماع ایک موزوں آواز ہے یہ حرام کیوں کر ہوسکتی ہے نیز اس میں قلب کو حرکت ہوتی ہے ,اگر وہ حرکت یادِ حق کی وجہ سے ہو تو مستحب ہے اور اگر برے خیال کی وجہ سے ہو تو حرام ہے ,

(فوائد الفواد جلد پنجم)

حضرت خواجہ امیر حسن سنجری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ حضور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ نے فرمایا کہ سماع مریدوں کے لئے جائز ہے ,(فوائد الفواد جلد دوم)

(۱۸)☆تجدید بیعت ☆

حضرت خواجہ امیر حسن سنجری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور محبوبِ الٰہی قدس سرہٗ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا ,اس روز میں نے مع چند اور یاروں کے از سرِ نو بیعت کی ,اسی حال کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب پیغمبر خدا ﷺ نے مکہ شریف جانے کا ارادہ کیا تو فتح سے پہلے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کو بطور قاصد اہلِ کے پاس بھیجا ,اسی اثناء میں رسولِ خدا ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت عثمان غنی شہید ہوگئے ہیں ,یہ خبر سن کر صحابہ کرام کو بلایا گیا ,کہ آکر پھر بیعت کرو تا کہ ہم اہلِ مکہ سے لڑائی کریں ,یاروں نے بیعت کی ,اس وقت رسولِ خدا ﷺ درخت کے تنے پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے ,اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں ,اسی اثناء میں ایک صحابی الاکوع نامی آیا ,اور بیعت کی ,حضور اکرم ﷺ نے پوچھا ,کہ تو نے اس سے پہلے تو بیعت نہیں کی ,عرض کی کی ہے ,اس وقت از سرِ نو پھر بیعت کرتا ہوں ,حضور اکرم ﷺ نے اسے بیعت فرمایا ,بعد ازاں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تجدید بیعت وہیں سے شروع ہوئی ,,(فوائد الفواد حصہ دوم)

(۱۹)☆ذکرِ بیعت با جامع شیخ☆

بعد ازاں فرمایا کہ اگر کوئی مرید از سرِ نو بیعت کرنا چاہے ,اور اس کا شیخ موجود نہ ہو تو شیخ کا جامہ سامنے رکھے ,اور اس کپڑے سے بیعت کرلے ,اسی اثناء میں فرمایا کہ تعجب نہیں کہ شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ نے بھی ایسا کیا ,اور میں نے تو بارہا ایسا کیا ہے , بعدہٗ عقیدت کے تعلق سے فرمایا کہ میں نے شیخ رفیع الدین کی زبانی سنا ہے ,جو شیخ الاسلام اودھ تھے ,وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس سے قرابت تھی کیوں کہ وہ خواجہ اجل شیرازی قدس سرہٗ کا مرید تھا ,ایک دفعہ اس مرید کو کوئی تہمت لگا کر گرفتار کیا گیا ,اور قتل کرنے لگے ,قاتل نے

اسے قبلہ رخ کھڑا کیا, جس کے سبب اس کی پیٹھ اپنے پیر کی قبر کی طرف ہوتی تھی فوراً اس نے
رخ پھیر لیا, اور اپنے پیر کی طرف رخ کیا, قاتل نے کہا کہ اس موقعہ پر تو روبقبلہ ہونا چاہئے تو کیوں رخ پھیرتا ہے, اس نے کہا, میں نے
اپنے قبلہ کی طرف رخ کیا ہے تُو اپنا کام کر, (فوائد الفواد حصہ دوم)

باب (۱۱) گیارہواں

مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہٗ

محبوبِ یزدانی غوث العالم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ

(۱) علم ایک چمکتا ہوا آفتاب ہے اور تمام ہنر اس کی شعائیں ہیں,

(۲) ایمان وتوحید کے بعد بندہ پر سب سے پہلے عقائد حقہ شریعہ اور احکامِ شریعہ کا جاننا فرض ہے,

(۳) علم حاصل کرو, زاہد بے علم شیطان کا تابعدار ہوتا ہے, اور عابد بے فقہ کمہار کے گدھوں کی طرح,

(۴) عالمِ دین اور عالمِ دنیا میں فرق وہی ہے جو کھرے اور کھوٹے چاندی میں ہوتا ہے,

(۵) بھٹکا ہوا عالِم ایسا ہی ہے, جیسے غرق شدہ کشتی کہ خود ڈوبتی ہے اور اوروں کو لیکر ڈوبتی ہے,

(۶) عالم بے عمل ایسا ہے جیسے آئینہ بغیر قلعی کے ہوتا ہے,

(۷) اے فرزند اعمال واحوال سے تہی دست نہ ہو, اس بات پر یقین کر کہ صرف علم تیری دستگیری نہیں کرسکتا, اس کو اس مثال سے سمجھو کہ کوئی شخص جنگل میں جارہا ہو, اور اس کے پاس ہتھیار بھی ہو لیکن جب شیر اس پر حملہ آور ہو تو ہتھیار کو وہ استعمال نہ کرے, تو کیا وہ شیر کے خطرے سے بچ جائے گا,

(۸) اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی زندگی ایک ہفتہ سے زیادہ باقی نہیں ہے تب بھی اس کو چاہئے کہ علم فقہ کے حصول میں مشغول رہے, کہ ایک دینی مسئلہ کا جان لینا ہزار رکعت نفل ادا کرنے سے بہتر ہے,

(۹) صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں پر ضوء فگن ہوتا ہے,

(۱۰) ہر بزرگ کی کوئی بات یاد کرلو اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان کا نام ہی یاد رکھو کہ تم کو ان سے فائدہ ہوگا,

(۱۱) جاننا شریعت ہے جاننے کے مطابق عمل کرنا طریقت ہے اور دونوں کے مقصود کو حاصل کرنا حقیقت ہے,

(۱۲) جو شخص طریقت میں شریعت کی موافقت نہیں کرتا طریقت کی نعمت سے محروم رہتا ہے,

(۱۳) جس شخص کا قدم شریعت پر جم جائے گا طریقت کا راستہ خود بخود اس پر کھل جائے گا, اور جب شریعت کے ساتھ طریقت حاصل ہو جائے گی تو حقیقت کی تجلّی خود بخود رونما ہو جائے گی,

(۱۴) سلوک میں اگر بارگاہِ نبوی وسرکار مصطفوی ﷺ کی فرمانبرداری واطاعت کے راستے سے کچھ بھی انحراف ہو تو منزل مقصود تک پہونچنا ممکن نہیں,

(۱۵) بندوں کے دل میں اللہ کی محبت و دوستی پیدا کرنا اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی دوستی میں مستغرق کرنا مشائخ طریقت کا کام ہے,

(۱۶) پیر وہ ہونا چاہئے کہ طالبانِ طریقت وسلوک کی ایک جماعت نے اس کی تربیت کی پناہ میں اور احباب کی ایک جماعت اس کی درگاہِ حمایت میں اپنے مقصود کو پہونچی ہو,

(۱۷) شیخ طبیب حاذق اور تجربہ کار حکیم کی طرح ہے جو ہر مریض کا علاج اور اس کی دوا اس کے مزاج کے مطابق تجویز کرتا ہے,

(۱۸) غذا ایک بیج کی طرح ہے جو سالک کے معدہ کی زمین میں جاتا ہے تو اس سے اعمال کا درخت پیدا ہوتا ہے, اگر حرام ہو تو اس سے نافرمانی اور معصیت (گناہ) کا درخت پیدا ہوتا ہے اور مشتبہ (حرام یا حلال ہونے پر شک) ہو تو خیالات فاسدہ اور عبادت میں سستی کا درخت اگتا ہے,

(۱۹) فرائض وواجبات کی ادائیگی کے بعد اصحابِ طلب کے لئے یہ بہت اہم اور ضروری ہے, کہ مشائخ روزگار اور مردانِ نامدار کی خدمت میں اپنی عمر کے قیمتی اوقات کو صرف کرے اس لئے کہ ان کی ایک ملاقات سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے بہت چلّوں اور زبردست مجاہدوں سے بھی حاصل نہیں ہوتا,

(۲۰) بندہ کو بندگی بجالانا چاہئے اور کریم تو اپنے بندوں پر بیحد کرم فرمانے والا ہے, بندہ کو بندگی میں ایسا مستغرق ہونا چاہئے کہ اس کی جزا کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو,

(۲۱) شرطِ ولی یہ ہے کہ گناہوں سے محفوظ ہو جیسا کہ نبی کی شرط یہ ہے کہ معصوم ہو,

(۲۲) ولی کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ رسولِ اکرم ﷺ قولاً فعلاً اور اعتقاداً تابع ہو, ولی کی ایک شرط یہ ہے کہ عالم ہو جاہل نہ ہو,

(۲۳) اولیاء اللہ بارگاہِ الٰہی کے ندیم اور وزیر ہوتے ہیں وہ خداوند تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کرتے ہیں, (لطائف اشرفی)

قدوۃ الکبرا اوحد الدین مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ العزیز کچھوچھوی ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید میں استعداد کمال کی مثال انڈے کی سی ہے کہ اس میں انڈے کی استعداد موجود ہوتی ہے, اور اگر ایسا انڈا ایک بالغ مرغ کی حمایت وتاثیر ہمت اور تصرف میں آجائے کہ جس میں قوت توالد وتفریخ کا ہیجان موجود ہو اور ایک عرصہ تک اس کے روحانی تصرفات میں اور کمال پرواز کے خواص اس کے اندر نفوذ کر جائیں تو آخر کار اس بیضہ سے بیضگی کا لباس اتار لیا جاتا ہے (بیضہ میں پرندہ پرورش پانے لگتا ہے) اور پھر وہی مرغ بالغ اس کو

کمال استعداد تک پہونچا دیتا ہے یعنی بیضۂ مرغ میں پرورش پانے والے پرندہ میں اڑان کی جس قدر طاقت ہوتی ہے یہ صیانت (حفاظت) اس کمال تک اس کو پہونچا دیتی ہے, اگر ایک بیضہ (انڈا) کو کسی ایسے مرغ کے تصرف وصیانت میں دے دیا جائے, جو ابھی تک بلوغ وتفریغ (بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت) کے مرتبہ تک نہ پہونچا ہو اور صیانت (انڈا سینے) کی مدت پوری بھی ہو جائے پھر بھی اس بیضہ میں اڑان کی جو استعداد تھی, وہ فاسد ہو جائے گی اور پھر اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی,

اسی طرح اگر ایک مرید اپنے وجود کو ایسے شیخ کے تصرف میں دے دیتا ہے جو مرتبۂ تکمیل کو پہونچ چکا ہے, اور سیر وطیر وسلوک وجذب کے مراتب حاصل کر چکا ہے, (یہ سب مراتب واوصاف اس کی ذات میں موجود ہیں) تو پھر اس کے وجود کے بیضہ سے مرغ حقیقت باہر نکل کر ہویت ذات کی فضا میں اڑنے لگتا ہے, اور فیض رسانی کا مرتبہ بھی اس کو حاصل ہو جاتا ہے, (یہی مطلب ہے حدیث کا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پہ پیدا کیا ہے) اگر مرید کسی سالک ابتر یا مجذوب ابتر کے تصرف میں ہو گیا, اس کو اپنا شیخ بنالیا تو پھر کمال انسانیت کی جو استعداد اس کے اندر ہے وہ فاسد ہو جاتی ہے, وہ انسانیت کے مقام اور کمال کی بلندی پر نہیں پہونچ سکتا, جس طرح کی دنیا میں حکمت بالغہ اور خداوندی سنت جاریہ کا مقتضیٰ ہے کہ توالد وتناسل اور طرح طرح کی صورتوں کا وجود بقا نہیں پایا جاتا مگر مرد وعورت کے درمیان رشتۂ زوجیت کے قیام کے بعد ان کے اندر تاثیر واثر پزیری شہوت کے واسطہ سے ہے, اسی طرح عالم معنیٰ میں بھی حقیقتِ آدمی جو عبودیت محض کا نام ہے, مرید اور مراد کے رابطۂ محبت اور مراد (شیخ) کے تصرفات کو قبول کرنے کی ہی صورت میں وجود میں آسکتی ہے, اس کا نام طریقت میں ولایت ثانیہ ہے, اکابر صوفیہ اور اہلِ مکاشفہ کے ارشادات اس سلسلے میں موجود ہیں, فرماتے ہیں, مَنْ لَمْ یُوْلَدْ مَرَّتَیْنِ لَمْ یَلِجْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) جو دوبارہ پیدا نہیں ہوا وہ آسمانوں اور زمینوں کی حکومت میں داخل نہیں ہوا,

ہر چند کہ بغیر باپ کے بھی فرزند کا وجود قدرتِ الٰہی میں ممکن ہے, جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے لیکن حکمتِ ظاہری کے اعتبار سے ناممکن ہے اسی طرح بے پدر (بے شیخ) مجذوبوں کی ولادت بھی آفات کا سبب ہے, بالکل اسی طرح جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بے پدر عالمِ ناسوت وملکوت میں بعض نصاریٰ کی ضلالت وگمراہی کا سبب بنی تھی, کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہا اور گمراہ ہوئے, اسی طرح ایک مجذوب جو شیخیت اور ارشاد کی راہ میں کامل ومکمل نہیں ہے, صاحبِ کشف بن جائے تو دوسرے اس کے سبب سے آفات کی توقع سے محفوظ ومامون نہیں ہو سکتے, (لطائف اشرفی)

(۱) ☆نسبتِ اویسیہ☆

حضرت قدوۃ الکبراء مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ سلسلۂ اویسیہ والوں کے احوال کا قیاس ان بے پیر مجذوبوں پر نہیں کرنا چاہئے کہ ان (اویسی حضرات کی) کی روحانی تربیت کے مربی آقائے نامدار حضور سرور عالم ﷺ ہوتے ہیں, یا کوئی اور بزرگ دینی وروحانی طور پر ان کی تربیت فرماتے ہیں, ان حضرات کے مقامات کا بیان انشاء اللہ حسب موقع کیا جائے گا,

حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کسی طالب سالک کے دل میں جذبۂ طلب پیدا ہو تو اس کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان دو بزرگواروں یعنی سالک مجذوب یا مجذوب سالک میں سے کسی ایک کا دامن پکڑے اور اس کی پیروی دل و جان کے ساتھ قولاً فعلاً اور حالاً کرے ,اگر سلوک کی راہ میں اس کو کوئی فکر عظیم اور کسی بلند مقام سے گزرنا پڑے ,کوئی بلند مقام اس کے سامنے آئے تو ضرور ضرور اپنا نگراں رہے ,اور کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے بڑائی اور انانیت کا اظہار ہوتا ہے اس لئے کہ بہت سے اہل اللہ اور طریقت کی راہ پر چلنے والے محض اسی کی بدولت قربِ الٰہی اور وصول الی اللہ کی منزل سے دور رہ گئے ہیں , خواہ سالک نے اس راہ کی کتنی منزلیں کیوں نہ طے کر لی ہوں اور بارگاہِ الٰہی کے راستہ کے منازل سے گزر گیا ہو لیکن وہ شیخ کی رہبری کا پھر بھی محتاج ہے اور کسی بھی حال میں اس سے مستغنی اور بے نیاز نہیں ہوسکتا ,(لطائف اشرفی)

فرماتے ہیں جو مریدوں کی استعداد و قابلیت ہدایت اور ان کی ہدایت کے راستوں سے کماحقہٗ واقف ہوا ایسا شخص سالک مجذوب ہوتا ہے یعنی پہلے تو اس نے صفاتِ نفسانی کے تمام ہلاکت خیز مقامات کو قدمِ سلوک سے طے کر لیا ہو ,اور پاکیزہ جذبات کی مدد سے اور واردات و کیفیات ربانی کے ایک عرصہ دراز تک جاری رکھنے کے نتیجے میں (واردات و کیفیات کی مداومت سے) وہ مدارج قلبی و روحانی بلندیوں کو عبور کر کے کشف و یقین کے عالم میں پہونچ گیا ہو ,انوار حقائق کا مشاہدہ اور اسرار دقائق کا معائنہ اس کی منزل بن گیا ہو ,(اس کی نظر انوار حقائق کا مشاہدہ کر رہی ہو ,اور اسرار الٰہی کے دقائق اس کے معائنہ میں ہوں ,یہی سالک مجذوب ہے)

اور مجذوب سالک وہ ہے کہ پہلے امدادِ الٰہی کی قوت اور جذبات کی مدد سے مقامات کی بسات کو طے کر لیا ہو ,اور عالمِ کشف و عیان میں پہونچ گیا ہو ,اس مقام پر پہونچ جانے کے بعد (معرفت اور قرب کے) ان تمام منزلوں اور مرحلوں کو قدمِ سلوک سے سلوک کے طریقہ سے ان مراحل سے گزرا ہو ,اور حقیقت حال کو صورتِ عالَم میں دوبارہ پایا ہو ,یہ مجذوب سالک ہے ,یہ خیال رہے کہ سالک ابتر اور مجذوب ابتر بھی ہوتے ہیں ,

سالک ابتر وہ ہے جو ابھی تک مجاہدہ کی تنگیوں سے نکل کر مشاہدہ کی صفائی تک نہ پہونچا ہو ,اور مجذوب وہ ہے کہ جس نے ابھی سیر و سلوک کی باریکیوں اور درجات و مقامات درویشی کی حقیقتوں و خطرات و تدابیر دفاع سے آگاہی نہ پائی ہو ,ان دو شخصوں میں سے کوئی بھی مقتدائی اور شیوخت کا استحقاق نہیں رکھتا ,اس کا سبب یہ ہے کہ مرید کی استعداد و قابلیت میں تصرف کا اختیار قانونِ طریقت کے موافق ان کے سپرد نہیں ہوا وہ جو تصرف کرتے ہیں درحقیقت اس کی خرابیاں اس کی خوبیوں سے زیادہ ہوتی ہیں ,(لطائف اشرفی)

باب (۱۲) بارھواں

﴿اللہ﴾ سرتاج آگرہ حضرت خواجہ سید امیر ابوالعلاء آگرہ رضی اللہ عنہ ﴿اللہ﴾

سیدنا سرکار خواجہ امیر ابوالعلاء اکبر آبادی آگرہ یوپی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایسے واجب الوجود کی حمد کے بعد جو ہزاروں صورتوں اور شکلوں

سے ظاہر و ہویدا ہے, ہر اک صورت میں اس کی ذات ہے,

اور ایسے بے نظیر اور بے مثل کے شکر کے بعد جو ہزار حالتوں اور نیرنگیوں کے ساتھ ظاہر ہے, اور اس کے سوا کوئی موجود نہیں جس قدر بلند پست ہے وہ ہی وہ ہے, ہر ہمسایہ ہم نشین ہمراہ سب وہی وہ ہے, فقراء کے گدڑی میں شہنشاہ کے دوشالہ میں وہ ہی وہ ہے, تنہائی کا عالم ہو یا مجمعٔ عام ہو, وہی اللہ جلوہ گر ہے, رسولِ کریم ﷺ پر لاکھوں درود بھیجنے کے بعد کہ تمام عالم کے موجود کرنے سے وہی مقصود ہیں, اے پاک ذات حبیب تمام عالمِ موجودات تیرا دراصل تیرا وجود ہے, اور آپ ﷺ کی نسبت ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے کہ اے محبوب ﷺ اگر ہم تم کو پیدا نہ کرتے تو تمام دنیا کو نہ پیدا کرتے, فقیر حقیر شکستۂ دل بے خود و بے ہوش میر ابو العلاء احراری حسنی حسینی کہتا ہے کہ مراتب فناء اور وصول الیٰ اللہ کے بیان میں یہ ایک خاص رسالہ ہے, جو طالب اس پر عمل کرے اور بیحد کوشش کو اختیار کرے, وہ اپنے مقصود حقیقی پر شرفیاب ہوگا, جو در اصل حق کے ساتھ واصل ہونا ہے, اب اے برادر تو سمجھ اور غور و فکر کر کہ فنائے اعظم کہ جسے فقیر کی مراد حالات عالیہ اور روشن تر ملاقات ہے, اور اس کی تین قسمیں ہیں, اول, فناء فی الافعال, دوم, فنائی الصفات, سوم, فنائی الذات, (اسرار ابو العلاء)

(۱) ☆ فنا فی الافعال ☆

سالک کا اپنے اختیار سے و تمام عالم کے اختیار سے باہر آنا ہے, اور اس کا غرض یہ ہے کہ ایسے تمام حرکات و سکنات و افعال کہ جن کو وہ اس سے پہلے اپنے اور دوسرے کی طرف نسبت کرتا تھا, اور ان کو اپنی طرف سے اور نیز دوسروں کی طرف سے جانتا تھا, ان سب کو وہ حق کی طرف نسبت کرے, اور سب کو حق کی طرف سے جانے اور اپنے تمام افعال کو حق کی طرف ایسے خیال کرے کہ جس طرح کنجی کی حرکت کو ہاتھ کے ساتھ نسبت ہے, اور مردہ کی جنبش کو غسل دینے والے کے ہاتھ کے ساتھ نسبت ہے, کسی شئے اور کسی چیز کو کسی غیر کی طرف نسبت نہ کرے کہ صوفیاء عالیہ کے گروہ کے نزدیک اس کا نام بھی شرک اور کفر ہے, (اسرار ابو العلاء)

(۲) ☆ فنا فی الصفات, ☆

فنائی الصفات سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنے تمام صفات کو نیز دوسروں کے تمام صفات کو صفاتِ حق جانے اور اپنی ہر صفت اور دوسروں کی ہر صفات کو کہ جس سے مراد علم, اور ارادت اور مشیت اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام وغیرہ ہے, جس طرح اس سے پہلے اپنی طرف اور دوسروں کی طرف نسبت کرتا تھا, اپنی ملکیت اور دوسروں کی ملکیت جانتا تھا سب کو حق کی طرف نسبت کرے, اور حق کی صفات جانے, پھر کبھی اپنی طرف و نیز دوسروں کی طرف نسبت نہ کرے, کیوں کہ یہ حالت بھی اس طائفہ عالیہ کے نزدیک شرک عظیم ہے,

نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ دارِ فنا سے دار البقاء کی طرف سفر کیا آپ کی روحِ پاک سے خطاب ہوا, اے بایزید تم ہماری بارگاہ میں کیا لائے, عرض کیا خداوندا تیری توحید لایا ہوں, جواب آیا نہیں تم اس دودھ والی رات کو یاد کرو, اس سے غرض یہ تھی کہ تم جو کچھ توحید لائے ہو وہ دراصل کچھ نہیں ہے, یاد کرو کہ جس رات کو تم نے دودھ پیا تھا اور تمہارے پیٹ میں درد ہوا تھا کسی شخص نے تم سے

پوچھا کہ درد کی وجہ کیا ہے, تم نے کہا کہ ہم نے دودھ کا استعمال کیا تھا اس لئے میرے پیٹ میں درد ہے, جب کہ تم نے پیٹ کے درد کو دودھ سے نسبت کیا, پھر تم کہتے ہو کہ میں توحید لایا ہوں, ایک خوش گفتار شخص نے بالذات بہت اچھا کہا ہے کہ توحید در اصل تمام نسبتوں کے دور کر دینے کا نام ہے, سبحان اللہ, جب کہ سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ کی توحید ایک نسبتِ غیر حق کی وجہ سے توحید نہ سمجھی گئی, اور وہ شرک کے معنی میں آ گئی, دوسروں کی حالت کیا ہوسکتی ہے, جو اس مرض میں مبتلاء ہیں, حق سبحانہٗ تعالیٰ خود قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے, مومنین سے ایسے اشخاص خدا کے ساتھ ایمان صحیح نہیں رکھتے, مگر وہ مشرکین میں سے ہیں, جب تک تیری عادت تیری رہبر ہے, تو درویش نہیں بلکہ منافقوں کا افسر ہے, (اسرار ابوالعلاء)

(۳) ☆ فنافی الذات ☆

, فنافی الذات سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنی ذات اور تمام عالَم کی ذات کو ذاتِ حق جانے اور دیکھے, اس سے پہلے جس طرح کی وہ اپنی ذات کو اپنی ذات اور عالَم کو عالَم جانتا تھا, اس مرتبہ پر پہونچ کر تحقیقی طور پر جانے, اور نظر کرے کہ سب حق ہے, اور یقین سمجھے اور خیال کرے کہ وہ حضرتِ حق تعالیٰ جل شانہٗ نے مرتبہ اطلاق سے نزول فرما کر ان مختلف صورتوں میں اور انواع انواع شکلوں میں ظہور فرمایا ہے, وہی وہ ہے اور اس کا غیر موجود نہیں, اے سالک تو جس شئے کو دیکھے یقین کر کہ وہ یار ہے اغیار نہیں, اور اس کا غیر وہم وگمان کے سوا ہستی نہیں رکھتا, وھو معکم, کہ جس کی یہ تمام تجلّیات ہیں مگر ہر شخص اس کے دیدار کے لائق نہیں, اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی حقیقت کو اس طرح پہچانے کہ میں نہیں ہوں, بلکہ حق ہے, جو اس صورت پر ظاہر ہوا ہے, پس ایسا شخص اپنے پروردگار کو پہچان لیتا ہے, اور دوسری جگہ فرمایا ہے, عَرَفْتُ رَبِّی رَبِّی, اس سے غرض یہ ہے کہ جب تک میں اپنے آپ کو میں جانتا تھا, میں حق کو نہیں پہچانتا تھا, اور جب میں نے اپنے آپ کو بعد فنا حق جانا, میں اپنی ہستی سے الگ ہوگیا, اس وقت میں نے حق کو حق جانا,

اے سالک جب تک تو ہے اور تیری ہستی قائم ہے, خدا کی خوشبو نہیں پا سکتا, اور جب تو خود فانی ہوجائے گا, اس وقت خدا کا جلوہ تجھے نظر آئے گا, لیکن اس مرتبہ عرفان اور اس درجہ فنا کے لئے ایک خاص ترتیب ہے, سالک کو چاہئے کہ وہ اس ترتیب کے موافق راہِ سلوک کو طے کرے, تا کہ مقصود اعلیٰ پر پہونچائے, اور وہ ترتیب یہ ہے,

اول, سالک کو چاہئے کہ وہ تمام عالَم کو ایک آئینہ فرض کرے اور انوار و جمالِ حق کو ہمیشہ اس آئینہ میں دیکھے, اور اس نسبت میں ایسا محو ومنہمک ومقید ہوجائے کہ یہ تصور کسی لحظہ ولمحہ دل سے دور اور آنکھوں سے اوجھل نہ ہو, ہر وقت اسی خیال میں مستغرق رہے, وہ وقت وہ مقام بہت اچھا بہت خوب ہے, ہر آئینہ میں یار کا چہرہ دکھائی دے, اس خیال کی انتہا پر بہت سے انوار و اسرار ظاہر ہوں گے, اور لذتیں حاصل ہوں گی, بعدہٗ سالک کو چاہئے کہ اس مرتبہ سے ترقی کرے, مرتبہ اعلیٰ پر پہونچے, اور تمام عالَم کو حق دیکھے, اور ایسا خیال کرے کہ یہ سب حق ہے, کہ جو ان مختلف صورتوں اور شکلوں میں ظاہر ہو رہا ہے,

سالک کو چاہئے کہ وہ اس خیال میں اس طرح ہمیشگی ومحویت پیدا کرے کہ کسی ساعت اور کسی آن وہ اس خیال وتصور سے خالی نہ ہو, اس بارے میں بے حد کوشش و بے انتہا سعی پیش نظر رکھے کیوں کہ کوئی مقصود بغیر کوشش ومحنت کے حاصل نہیں ہوسکتا, کوشش ایک ایسی شیئے ہے کہ طالب کو مقصود پر پہونچا دیتی ہے, اس لئے سعی لازم ہے, اور زبانی چون وچرا قیل وقال قطعی چھوڑ دینا چاہئے, تا کہ سالک کا دل اور اس کی آنکھیں حضورِ حق میں محو ہو جائیں, پس اس کوشش کی انتہا پر وہ بہت سے تجلیات کو دیکھے گا, اور طرح طرح کی لذتیں پائے گا,

سالک کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد اور ترقی کرے, اور اس سے زیادہ اعلیٰ مرتبہ پر پہونچے, اور اپنے آپ کو تمام حجابات سے دور ہو کر اپنے وجود کی نفی کرے, اور وجود حق کی اثبات میں خاص کوشش کرے, اور اس سے غرض یہ ہے کہ چشم ظاہر کو پوشیدہ کر کے یہ خیال کرے کہ جس شیئے کو میں جانتا تھا, وہ میں میں نہیں ہوں, وہ حق ہے, جو اس صورت میں ظاہر ہوا ہے, اور اس صورت میں اس طرح کامل ہمیشگی ومحویت پیدا کرے کہ وہ اپنے آپ اور تمام عالم کو قطعی فراموش کر کے محض ذات حق دیکھے, اور اسی کو حق جانے اور مانے اور جب سالک اس تصور وخیال میں کامل ہو کر اپنی ہستی سے گزر جائے گا, اس کے باطن سے یہ نغمہ وسرور اس کے کان مین آنے لگے گا, جیسا کہ اس فقیر از خود رفتہ کے باطن سے پیدا ہوا ہے,

جس ہستی کو کہ میں میں کہتا تھا نہیں معلوم کہ وہ ہستی اب کیا ہوگئی, بہت متلاشی ہوں اس ہستی کا میں اب نہ معلوم وہ ہستی کیا ہوگئی جب سالک پر یہ تصور اس طرح پر غالب ہو جائے کہ وہ اپنے آپ کو مطلق فراموش کر دے, اس وقت طالب اور مطلوب دونوں ایک ہو جائیں گے, حجاب اٹھ جائے گا, پس اس کا نام وصول حق ہے,

سالک کو جاننا چاہئے کہ باخدا ہونے کے معنی, اس ہستی سے گزر جانے اور نیست ہو جانے کا مطلب یہی ہے, اور جملہ طالبانِ خدا کا مطلوب مقصود یہی ہے, ونیز تمام فقراء کی انتہا اور اس مقام کے کمال پر پہونچ جانا فنا فی اللہ کا حاصل ہو جانا ہے, جس سالک کا شیوہ فنا اور طریقہ فقر ہے اس کو نہ کشف ویقین سے مطلب اور نہ معرفت ودین سے غرض ہے, بلکہ وہ ان سب سے گزر کر خدا ہی خدا رہ جاتا ہے, فقر جس وقت کامل ہو جاتا ہے خدا کے سوا کچھ نہیں رہتا, یہی وجہ ہے کہ دراصل صوفی ایسے شخص کو نہیں کہتے کہ وہ چلہ کرے خلوتوں اور ریاضتوں میں مشغول رہے, بلکہ صوفی وہ ہے کہ جو اپنے آپ کو فنا کر دے, اور جب صوفی اس مقام پر پہونچ جاتا ہے تو ان کو ہر سہ مقولات کے اثرات منکشف ہو جاتے ہیں, مقولہ اول, كُلِّ شَئٍ هٰلِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ترجمہ, خدا کی ذات کے سوا ہر شیئے فانی ہے, مقولہ دوم, كُلِّ شَئٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ ترجمہ, ہر شیئے اپنے کی طرف رجوع کرتی ہے, مقولہ سوم, اَلنِّهَايَةُ فِى الرُّجُوْعِ اِلَى الْبِدَايَةِ ترجمہ, صوفی منتہی بحکم ربی رجوع کرتے ہیں, عالمِ اسباب کی طرف عروج کے بعد, (بحوالہ, اسرارِ ابوالعلاء)

باب (۱۳) تیرہواں

حضور شیخ العارفین خواجہ سید مخلص الرحمٰن جہانگیر چاٹگامی رضی اللہ عنہ

(۱) ☆ پھول کی طرح رہو ☆

فرماتے ہیں پیروں اور مریدوں دونوں کو ضروری ہے کہ ہمیشہ پھول کی طرح زندگی بسر کریں, کانٹے کی طرح نہیں, اور کسی کو بھی اپنے آرام و فائدے کی خاطر تکلیف جسمانی وروپئے پیسے کی پریشانی میں نہ ڈالیں, اپنا بوجھ آپ اٹھائیں نہ کی اپنا بار دوسروں پر ڈالیں, جو پیر کہ مریدوں کو روپئے پیسے کی تکلیف میں ڈالتے ہیں ان مریدوں کے دل سے پیر کی عزت وعظمت کم ہوجاتی ہے, اس لئے پیر ہر وقت اور ہر حالت میں مرید کا خیال رکھنا چاہئے کہ اسے ہماری وجہ سے کسی طرح کی تکلیف نہ ہو, (سیرتِ فخر العارفین, از سید سکندر شاہ بنارسی)

(۲) ☆ اولیاء سے مخلوق کا فائدہ ☆

اس سلسلے میں فرمایا کہ منصور کو منصور علاّج کیوں کہتے ہیں, اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی ایک نداف (روئی دھننے والے) سے دوستی تھی اور ملاقات تھی; کبھی کبھی اس کی دکان پر بیٹھ جاتے تھے, ایک مرتبہ انہوں نے اپنے کسی کام کے لئے اس سے خواہش کی اس نے کہا اس وقت دکان سے اٹھنے میں میرا حرج ہوجائے گا فرمایا جاؤ تمہارا کام میں کروں گا میرا کام تم کرآؤ, وہ نداف ان کے کام کے لئے چلا گیا, آ کر اس کے پاس کیا دیکھتا ہے کہ روئی کا جو ڈھیر دکان پر چھوڑ کر گیا تھا, اس روئی کے گالے طیار ہیں, اور سب روئی دھنکی ہوئی قرینے سے رکھی ہوئی ہے, روئی کا اتنا بڑا ڈھیر اتنی جلدی دھنکا گیا, یہ کام طاقتِ بشری سے بالاتر تھا, اسے دیکھ کر نداف حیران رہ گیا, اسی وقت سے حضرت منصور کا نام منصور علاّج (یعنی بہت دھنکنے والا) مشہور ہوا, (سیرتِ فخر العارفین, از سید سکندر شاہ بنارسی)

باب (۱۴) چودہواں

حضور فخر العارفین خواجہ سید عبد الحئی شاہ جہانگیر چاٹگامی رضی اللہ عنہ

(۱) ☆ ادب و تعظیم ☆

طریقت وتصوف راہِ ادب و تعظیم ہے, ہر زمانہ میں حضرات بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین, نے تعلیم و ادب میں اصرار و اہتمام فرمایا ہے, ادب کو محمود اور ہر ایک سوء ادب کو مذموم ٹھہرایا ہے (سیرتِ فخر العارفین, از سید سکندر شاہ بنارسی)

(۲) ☆مرتبہ بقدر محبت واعتقاد ہے☆

جس امتی کواپنے نبی سےاور جس مرید کواپنے پیر سے اعتقادو محبت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر اس کا درجہ خدا کے یہاں بڑھتا رہتا ہے ,یہاں تک کہ وہ مقبولِ خدااور محبوبِ بارگاہِ کبریا ہوجاتا ہے ,سیرالاولیاء میں حضور محبوبِ الٰہی کا یہ ارشاد نقل ہے کہ حضور سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءقدس سرہٗ نے اندازۂ محبت خدا کی میزان محبت شیخ کو فرمایا ہے ,چنانچہ آپ کے الفاظ مبارک یہ ہیں ,کہ ,مریدرامحبتِ حق جل و علیٰ براندازۂ پیرخود حاصل می شود یعنی مرید کو حق تعالیٰ بزرگ وبرتر کی محبت اپنے پیر کی محبت کی مقدار سے ہی حاصل ہوتی ہے ,سالک کو جتنی محبت اپنے پیر سے ہے اسی قدر خدا سے محبت ہے ,حضرات انبیاء علیہم السلام بندوں کا خدا سے علاقہ پیدا کرنے کے لئے ,اورانہیں مقبول بنانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے ,حقیقتاً جیسا ادب اور جیسی محبت و تعظیم کہ صحابۂ کرام نے حضور پرنور رسالتمآب ﷺ کی فرمائی ہے ,آج تک دنیا میں کسی امتی نے اپنے نبی کی اور کسی مرید نے اپنے پیر کی نہیں کی ,اور نہ آئندہ امید ہے ,کہ دنیا میں کسی ہستی کی اس درجہ تعظیم ہوگی , ان واقعات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ محبت واعتقادِ شیخ برحق میں جہاں تک مبالغہ کیا جائے کم ہے , (سیرتِ فخر العارفین)

(۳) ☆ آدابِ شیخ ☆

آدابِ شیخ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ ومرشد کی خدمت میں باوضو رہے ,جو کچھ کہ شیخ کی جانب سے ارشاد ہوا,اسے گوشِ ہوش کے ساتھ سنے ,اگر شیخ کوئی کھانے یا پینے کی چیز مثلاً پانی یا شربت یا چائے وغیرہ تبرکاً عطا فرمائیں تو اس کو اسی وقت شیخ کے روبرو کھڑے ہوکر پی لے ,

فرماتے ہیں ,چار چیزیں ہیں ,جنہیں تعظیماً کھڑے ہوکر پینا چاہئے ,(۱) آبِ زمزم (۲) سبیل کا پانی (۳) وضو کا بچا ہوا پانی (۴) پیرومرشد کی عطا کی ہوئی چیز یہ سب کھڑے ہوکر ہی پینا چاہئے ,(سیرتِ فخر العارفین)

(۴) ☆ دیگر آداب ☆

فرمایا حجر اسود کو ایک ہاتھ سے نہ چھونا چاہئے ,اور بیت اللہ شریف (کعبہ شریف) کو بھی اور پیر ومرشد کے جسم اطہر کو بھی ,ان سب کو دونوں ہاتھوں سے چھونا چاہئے ,پیر ومرشد کے جسم اطہر اور کعبۃ اللہ کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہئے ,بےوضو نہ قرآن شریف کو چھونا چاہئے نہ پیرو مرشد کے جسم پاک کو ,اور اگر پیر کوئی جامہ یا کپڑا یا تاج مرید کو عطا فرمائے ,تو مرید کو چاہئے کہ اس کو شیخ کے روبرو اسی وقت ایک ضرور پہن لے ,شیخ اگر کوئی دعا مرید کو تعلیم فرمائے تو اسے ایک بار پیر ومرشد کے سامنے پڑھ لے ,اور پھر یاد کر کے سنادے ,پیر ومرشد سے سوال بہت کم کرے ,جتنی ضرورت ہو اتنی ہی بات کرے ,اور کچھ طلب نہ کرے ,اگر مرید کسی تعلیم کے لائق اور قابل ہوگا تو پیر ضرور اسے تعلیم کرے گا ,کہ حضرات مشائخ اپنے فرائض کو خوب جانتے ہیں ,اور فرمایا کہ خدمتِ شیخ میں جاہل بن کر رہنا چاہئے کہ یہ بڑی بات ہے ,

(سیرتِ فخر العارفین ,از سید سکندر شاہ بنارسی)

(۵) ☆عظمتِ شیخ کے جاننے والے☆

حضور فخر العارفین نے ارشاد فرمایا تم لوگ پیر و مرشد کی حقیقت کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہو حضرت خواجہ اویس قرنی قدس سرہٗ حضرت مولانا روم قدس سرہٗ حضرت خواجہ امیر خسرو قدس سرہٗ یہ حضرات تھے جنہوں نے عظمتِ شیخ کو جانا اور سمجھا تھا,

ہوں اویس قرنی ویا خسرو مولائے روم　　　جانتے یہ لوگ تھے بے شبہ عظمت پیر کی

فرمایا جس کو پیر و مرشد مل گئے اسے دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہیں ,(سیرتِ فخر العارفین)

(۶) ☆عرفانِ خدا کے بعد عرفانِ شیخ ☆

فرمایا جب ہم نے اپنے پیر و مرشد کا چہرہ دیکھ لیا تو ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں رہی ,فرمایا خدا کو پہچان کر پھر پیر کو پہچاننا ہوتا ہے ,یہ سیر من اللہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے ,یعنی جب سالک سیر الیٰ اللہ ,سیر فی اللہ طے کر کے واصل بالحق ہوا ,اس وقت کامل طریقہ سے اس کو حقیقتِ شیخ کا انکشاف ہوتا ہے ,

دربشر روپوش گشت است آفتاب　　فہم کن واللہ اعلم بالصواب　　(سیرتِ فخر العارفین ,از سید سکندر شاہ بنارسی)

(۷) ☆تعظیم پسندی سے خبردار☆

فرمایا تم لوگوں نے شیر کی تصویر دیکھی ہے شیر کے قہر و جلال کی حقیقت کو نہیں دیکھا ہے ,اس لئے شیر کا ڈر اور خوف نہیں ہے ,یعنی اولیاء اللہ کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو ,ہمیں تو بہت ڈر لگتا ہے کہ جب تم اپنے پیر کی خدمت میں بے ادبی کرو گے ,تو یہ دیکھ کر تمہارے مرید تمہارے ساتھ ایسا ہی کریں گے ,تم لوگوں نے سمجھا ہے کہ چلو بارگاہِ پیر میں جائیں اور خوب شور و غل مچائیں اور خوب مجلس کریں کیا یہ ہی فقیری ہے , یاد رکھنا کہ پیرانِ طریقت کے ساتھ بے ادبی کرنے سے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ ناراض ہوتے ہیں , (سیرتِ فخر العارفین)

(۸) ☆احترامِ سادات ومشائخ ☆

فرمایا یاد رکھنا ہم سادات ومشائخ کی بہت حرمت وتعظیم کرتے ہیں ,ہمیں تم سے محبت ہے اس لئے کہے دیتے ہیں کہ مشائخ کی عزت و تکریم کرنا خواہ کوئی ہو ,اور کیسا ہی ہو ,ایک بزرگ مولوی عبد الغفور صاحب یوسف پوری مرتاض آدمی تھے ,اور مردم شناس تھے ,ایک مرتبہ ہم ان سے طریقت کا ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے گئے ,مگر ان کی تقریر سن کر طبیعت منقبض ہوگئی ,اور بغیر پوچھے چلے آئے ,ہماری نسبت جب انہیں معلوم ہوا ,کہ ہم ابو العلائی جہانگیری ہیں ,تو انہوں نے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا ,وہ خود آنا چاہتے تھے ,مگر چونکہ وہ سن رسیدہ آدمی تھے ,ہم نے کہلا

بھیجا کہ آنے میں آپ کو تکلیف ہوگی, ہم خود آپ کے پاس آئیں گے, چنانچہ ہم خود ہی ان کے پاس گئے, ملاقات ہوئی تو وہ ہمیں بہت دیر تک دیکھتے رہے اور کہا کہ تمہاری روح پر تمہارے شیخ کی روح حاوی ہے, جو کچھ تم سے ظاہر ہو رہا ہے, یہ سب تمہارے پیر کا تصرف ہے, حضرت قبلہ نے فرمایا فی الحقیقت ہم کیا ہیں اور ہم کیا کر سکتے ہیں کیا عبادت اور کیا ریاضت محض ہمارے مرشد پاک کا کرم ہے, (سیرتِ فخر العارفین)

(۹) ☆ تمام جہان کے بزرگوں کا احترام ☆

فرمایا اگر تم عرش پر بھی جانے آنے لگنا, جب بھی تمام بزرگوں کا احترام کرنا, خواہ وہ ہمارے سلسلے کے ہوں یا دوسرے سلسلے کے ہوں, ہم نے تمام جہان کے بزرگوں کا نہایت ادب کیا, اگر میرا کوئی مرید عرش پر بھی جانے آنے لگے تو جب تک وہ میرے بزرگوں کی راہ و روش اختیار نہ کرے گا, مجھے اس کی طرف اطمینان نہ ہوگا, (سیرتِ فخر العارفین حصہ اول)

باب (۱۵) پندرہواں

خواجہ صوفی محمد حسن شاہ جہانگیری رضی اللہ عنہ بھینسوڑی شریف

(۱) ☆ طالبِ حق کے لئے چند نصائح ☆

محبت یہ ہے کہ محبّ صفاتِ محبوب سے متصف ہو جائے, عشق وہ ہے کہ عاشق ذاتِ معشوق میں معدوم ہو جائے,

اول, عرفانِ خداوندی مقدّم ہے, دوست دشمن سے بکشادہ ابرو پیش آنا چاہیئے, ماں باپ کو عزیز رکھو اور ان کی واجبی خدمت ادا کرو, استاد کو باپ سے بہتر مانو, خرچ آمدنی کے حساب سے کرو, ہر کام میں میانہ روش چاہیئے, بد اصل آدمیوں سے وفا کی امید نہ رکھو, کسی کو برا نہ کہو, کسی سے لڑنا بھڑنا بھی نہیں چاہیئے, صدقہ دینے سے عمر دراز ہوتی ہے اور بلائیں ٹلتی ہیں, مرضئ مولا پر راضی با رضا رہنا چاہیئے, باطن کو ظاہر سے بہتر کرو, ظاہر جائے نظرِ خلق اور باطن نظر گاہِ حق ہے, کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ خدا کے سامنے شرمندگی ہو, غرور و تکبر نہ کرو, کیوں کہ تم کو ایسی جگہ جانا ہے جہاں آقا و غلام برابر ہوں گے, ہمیشہ سامانِ آخرت کرتے رہو نہیں معلوم کب موت آ جائے, بدترین زخم وہ ہے کہ کریم لئیم سے حاجت روائی چاہے گا, اور حاجت روا نہ ہوگی, اور سخت ترین ندامت وہ ہے کہ کوئی بزرگ کسی سفلہ کے در پر جائے اور مراد نہ پائے,

بر درِ سلطاں مرد درویش مبیں ـــــ گنج قاروں گر دہد سُوئیش مبیں

تونگری قناعت میں ہے, سلامتی گوشہ نشینی میں ہے, اور سچی دوستی ترکِ طمع میں ہے, اپنی تعریف کرنا ناپسندیدہ سچائی ہے, اسلاف کی قسم کھانا علامت دروغ گوئی ہے, سوائے حق تعالیٰ کے کرم کے کسی پر اعتماد نہ کرو تو دونوں جہاں کی دولت نصیب ہوگی, یادِ حق سے غافل نہ رہو, تا کہ

شیطان دل میں راہ نہ پائے ,اسباب دنیا پر مغرور نہ ہو, کہ یہ باعثِ ہلاکت ہے ,دل کو دوستی خلق سے خالی کرو تو راحت پاؤ گے ,بکارِ حق تعالیٰ رہو تو تمہارے کام بنیں مہمّاتِ دنیا میں اہتمام تھوڑا کرو تو کفایت حاصل ہو ,دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کے لئے غمگین نہ ہو, تا کہ پریشانی نہ ہو نعمت کی قدر کرو تا کہ تم سے نعمت چھین نہ لی جائے ,خدا تعالیٰ کا شکر بجالاؤ ,اگر نعمتِ دو جہانی چاہتے ہو ,جاہل کی محبت سے بچو تا کہ دل تاریک نہ ہو ,دنیا کے حریص نہ بنو تا کہ ذلیل وخوار نہ ہو ,جو مانگو با اخلاص مانگو تا کہ پاؤ ,اپنے آپ کو درمیان میں نہ لاؤ ,تا کہ معرفتِ حق تعالیٰ کو پہونچو ,زیر دستوں پر شفقت کرو ,

چار چیزیں آدمی کو سست کر دیتی ہیں ,(۱) دشمنِ غدار (۲) صحبتِ ناسزا اور (۳) قرضِ بسیار (۴) عقلِ بے شمار ,چار چیزیں دولت کی نشانی ہیں ,(۱) رائے درست رکھنا (۲) اپنا راز کسی سے مت کہنا (۳) لوگوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا (۴) غرور دور کر دینا ,

جھوٹی قسم نہ کھائے ,جھوٹ نہ بولے ,خلافِ شرع کام نہ کرے ,کسی پر لعنت نہ کرے ,کسی کے لئے بد دعا نہ کرے ,اگر چہ اس سے آزار ہی کیوں نہ ہوا ہو ,(نگارِ یزداں صفحہ ۲۲۴)

(۲) ☆مومن مرکز انوار الٰہی☆

فرماتے ہیں ,قلبِ مومن مرکزِ انوارِ الٰہی ہے ,اور ذاتِ مومن مظہرِ صفاتِ الٰہی ,رحمتِ خداوندی جب کسی کی طرف متوجہ ہوتی ہے ,تو تذکیہ نفس اور تجلّیۂ قلب کے لئے ہزار راستے پیدا ہو جاتے ہیں ,مردِ کامل کی نظر بھی ابرِ رحمت کی ایک خاص نشانی ہے ,رحمت کی یہ گھٹا جس سمت سے گزرتی ہے ,برستی ضرور ہے ,اور پھر ایک ادنیٰ سا انسان پلک جھپکتے ہی کیا کیا اعلیٰ مدارج طے کر لیتا ہے ,(نگارِ یزداں)

(۳) ☆وضو کے فوائد☆

فرماتے ہیں ,اے بھائی ایک بات یاد آ گئی ,آپ لوگ غور سے سمجھیں ,ہمارے مرشد گرامی حضور سلطان العاشقین خواجہ صوفی عنایت حسن شاہ قدس سرہٗ نے فرمایا صوفی جی ہمیشہ باوضو رہنا صوفی کے لئے باوضو رہنا نہایت ہی ضروری ہے ,جسطرح اکثر بزرگوں کا قول ہے کہ صوفی کو اتنی دیر بے وضو نہیں رہنا چاہئے کہ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدل لے ,کیوں کہ اگر اسی وقت موت کا فرشتہ آ گیا تو روح بے وضو پرواز کرے گی ,

فرمایا جب کوئی باوضو ہوتا ہے تو فرشتے اس کی صحبت میں رہتے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں ,

فرمایا تن کی پاکی کا اثر من کی پاکی پر ضرور پڑتا ہے ,آپ کے ارشاد کے مطابق ہمیشہ باوضو رہنے لگا ,کتنی مرتبہ دن ورات میں وضو کرنا پڑتا تھا, اللہ ہی بہتر جانتا ہے ,اب تو ہمیں تعداد بھی یاد نہیں رہی ,برسوں تک یہی معمول رہا ,ایک ہم کچھ غور وفکر (مراقبہ) میں بیٹھے ہوئے تھے ,کہ اللہ کی طرف سے ہم کو وضو کی حقیقت معلوم ہو گئی ,اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور پیرانِ عظام کی دعاؤں سے آج تک باوضو ہوں تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد فرمایا ,بھائی ایک وضو تو وہ ہے جو نماز کے لئے کرتے ہیں ,یہ وضو نماز کے وقت نماز کی ادائیگی کے لئے کیا جاتا ہے ,

دوسرا وضو چوبیس گھنٹے کے لئے ہوتا ہے, اور یہ وضو خیال کا پاک کرنا ہے, خیال پاک ہوگا تو ارادہ بھی پاک ہوگا, اور ارادہ پاک ہوگا تو عمل بھی پاکیزہ ہوگا, وہ عمل خواہ ہاتھ سے ہو یا پاؤں سے ہو, ہاتھ کوئی غلط کام نہیں کرے گا, پاؤں کوئی غلط کام کے لئے یا غلط مقام کے لئے نہیں اٹھے گا, نگاہ کسی غلط کام کے لئے نہیں اٹھے گی, زبان کسی غلط بات کے لئے نہیں کھلے گی, کان کوئی غلط بات نہیں سنیں گے,

حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کے تمام افعال کا انحصار خیال پر ہے, خیال ہی سے ارادہ کا ظہور ہوتا ہے, اور ارادے سے ہی عمل کا صدور ہوتا ہے,

بس صاحب ہم کو تو یہی ہمارے پیرانِ کرام نے بتایا ہے اور یہ بات ہماری سمجھ میں اس طرح بیٹھ گئی ہے, کہ پوچھو مت, آگے تمہاری سمجھ, اللہ توفیق دے تو ہماری ان باتوں کا خیال رکھنا, (نگارِ یزداں صفحہ ۲۶۰)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
تیرے سامنے ہے سب کچھ تجھ سے چھپا ہی کیا ہے
میرے دل کی کیفیت سے تو خوب آشنا ہے (ارشدیؔ بلرامپوری)

باب (۱۶) سولہواں

ﷲ حضرت خواجہ صوفی محمد ارشد میاں صاحب قبلہ سرکارِ کلاں ﷲ

(۱) ☆ رضائے الٰہی ☆

حضور نور العارفین حضرت خواجہ صوفی محمد ارشد میاں صاحب قبلہ سرکارِ کلاں عظمتی علیگڑھی فرماتے ہیں, اے بھائی تم جو بھی کام کرو, اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو, کیوں کہ وہی سب کا مالک اور خالق سارے جہان کو پیدا کرنے والا ہے, اگر تم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا, تو اس جہاں کی ساری چیزیں تمہاری ہوں گی,

اے بندۂ خدا, اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں جس سے راضی ہو جاتا ہوں, اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے, اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے, اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے, اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے, گویا کہ میں اس کا جسم و جان بن جاتا ہوں, جس طرح سمجھ لیجئے کہ اگر آپ کو کوئی چیز حاصل کرنی ہے تو پہلے اس کے مالک کو تلاش کرنا ہوگا, اور جب مالک تک پہونچ جائیں گے تو اس مالک کو راضی کرنا ہوگا, اور اگر وہ مالک راضی ہو گیا تو وہ چیز آپ کو مل جائے گی, اگر مالک راضی نہ ہوا تو کسی حالت میں اس مالک کی کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے, اسی طرح اگر دین و دنیا کی دولتیں حاصل کرنی ہوں تو پہلے کسی پیر کامل کے دامن

سے وابستگی حاصل کرو, اور اس کو راضی کرو, جب پیر راضی ہوگا تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا طریقہ بتائے گا, جب اللہ تعالیٰ تک پہونچ گئے اور اس کو راضی کرلیا تو تصور کرتے ہی دنیا و دین کی ساری دولتیں و نعمتیں تمہارے قدموں میں ہوں گی,

فرماتے ہیں اے نادان تو امیروں کو راضی کرنے کے لئے ان کی پیروی کرتا ہے, ان کا استقبال کرتا ہے, اور ان پر بھروسہ کرتا ہے, کہ یہ امیر آدمی کچھ مدد کرے گا, ہمیں مال وزر دے گا, جس سے ہماری مقدر بن جائے گی, مگر اے غافل کبھی تم نے سوچا ہے کہ اگر اس نے تجھے مال و زر دیکر تیری امدادکی تو وہ تجھ سے اس کا بدلہ لینے کا خیال رکھے گا, اگر تو نے کبھی وقت پر اس کا کوئی کام نہیں کیا تو وہ تیرا جینا دشوار کردیگا, تجھے طرح طرح کی اذیتیں دے گا, مگر کبھی تم نے سوچا کہ میرا رب جو سارے جہان کا مالک ہے اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں پھر بھی نہ ہم پر احسان جتاتا ہے نہ ہی کوئی بدلہ چاہتا ہے, اور نہ کوئی خواہش رکھتا ہے,

ہم بے شمار اس کی نافرمانیاں کرتے ہیں مگر وہ ہم پر اپنا قہر وغضب نازل نہیں فرماتا, جب کہ وہ چاہے تو ہمیں ایک پل میں ہلاک و تباہ و برباد کردے, قربان جایئے اس کی رحیمی کریمی پر جس نے جسم و جان, زبان و دل, روح و دماغ, دولت و سروت, عزت و شہرت, دکان و مکان, ال واولاد, دنیا کی تمام عیش و آرام جیسی چیزیں دیکر ہم سے کوئی مطالبہ نہیں کیا, اور نہ ہی کوئی احسان جتایا, اور ناراض بھی نہیں ہوا, اور جس سے ناراض ہوگیا, اس کا نام و نشان مٹ گیا, اگر اس رب نے احسان جتایا تو صرف اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکر, اور فرمایا اطیعو اللہ و اطیعو الرسول, اطاعت کرو میری اور میرے رسول کی ﷺ,

اے خدا کے بندو, خدارا اپنے آپ کو نفس پرستی, دنیا طلبی, شیطان کے مکر و فریب, ریا کاری, اور امراء کی خوشنودی سے بچاؤ, اور اس رب کو راضی کرو, نفس پرستی سے بچو کہ اس نفس نے بے شمار لوگوں کو جہنم میں ڈھکیل دیا, شیطان کے مکر و فریب سے بچو کہ اس نے بے شمار محبوبین خدا کو ایک پل میں بہکا کر گمراہ کردیا, دنیا طلبی سے بچو کہ اس سے دین کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے, ریا کاری سے بچو کہ یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے,

اے مسکین بندے, اس کی رضا و خوشنودی کے لئے کام کر اور اس کو اپنا مقصود اور اپنی کوشش کا مرکز بنا, جو تجھ سے محبت کرے, جو تجھے اپنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کرے اور اپنا رحم و کرم تجھ پر نچھاور کرے, تجھے عزت و شہرت دے, یہاں تک کہ تجھے اجر و ثواب دیکر خوش اور راضی کرے, اور تجھے سب سے بے نیاز کرے, اگر تو عقلمند ہے تو وہی کام کر جس سے اس کی رضا حاصل ہو, (بقول حضور نور العارفین)

(۲) ☆ عشقِ مجازی و حقیقی ☆

ارشاد فرماتے ہیں, کہ عشقِ حقیقی کو پانے کے لئے عشقِ مجازی کا ہونا ضروری ہے, جس طرح قرآن پاک پڑھنے کے لئے, الف سے یا تک جاننا ضروری ہے اور انگلش کو جاننے کے لئے .A .TO .Z کا جاننا ضروری ہے, اگر ایسا نہیں تو نہ قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں, اور نہ ہی انگلش, بس اسی طرح سمجھنا چاہیئے کہ جب پیر و مرشد سے عشق نہیں ہوگا, اللہ تعالیٰ سے کامل عشق نہیں ہوسکتا, پیر و مرشد سے جتنا عشق ہوگا,

اللہ تعالیٰ سے بھی اتنا ہی عشق ہوگا, اس سے کم زیادہ نہیں ہوسکتا, پیر و مرشد کا عشق, عشقِ مجازی ہے, اور اللہ تعالیٰ کا عشق, عشقِ حقیقی ہے, پہلے عشقِ مجازی یعنی پیر و مرشد سے عشق کرو, بعدۂ عشقِ حقیقی خود بخود ہو جائے گا, (بقول حضور نور العارفین)

(۳) ☆ شریعت و طریقت ☆

فرماتے ہیں, شریعت مثل دودھ کے ہے اور طریقت مثل دہی کے ہے, اور معرفت مثل مٹھا, اور حقیقت مثل گھی; جس طرح, دہی, مٹھا, گھی کا وجود دودھ سے ہے, اسی طرح طریقت, معرفت, حقیقت کا وجود شریعت سے ہے,

جس طرح اگر دودھ نہ ہو تو دہی, مٹھا, گھی نہیں بنا سکتے, اسی طرح اگر شریعت نہ ہو تو طریقت, معرفت, اور حقیقت کہاں سے ہوگا, کیوں کہ آغاز شریعت اور انتہا حقیقت ہے, اسی لئے بزرگانِ دین نے فرمایا, کہ جب بندہ شریعت کی انتہا پر پہونچتا ہے تو طریقت کی ابتداء ہوتی ہے, اور جب طریقت کی انتہا ہوتی ہے تو معرفت کی ابتداء ہوتی ہے, اور معرفت کی انتہا ہوتی ہے تو حقیقت کی ابتداء ہوتی ہے,

یہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی کہ جس طرح بغیر دودھ کے دہی, مٹھا, گھی بنانا ناممکن ہے, اسی طرح بغیر شریعت کے طریقت, معرفت, اور حقیقت تک پہونچنا ناممکن ہے,

جس نے شریعت کی پابندی کی اور پیر و مرشد سے لو لگایا, پیر و مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کی وہ کامیاب ہو گیا,

(بقول حضور نور العارفین)

(۴) ☆ خلافت اور خوشی ☆

خلافت بہت ہی عظیم الشان نعمت ہے, جب بندہ محنت و مشقت کرتا ہے, اور پیر و مرشد کو راضی کر لیتا ہے تو پیر و مرشد اپنے بزرگوں کے اشارے پر مرید کو خلافت سے سرفراز کرتے ہیں, خلافت ملنے پر مرید کو بے حد خوشی حاصل ہوتی ہے, اور خوشی ہونی بھی چاہئے, اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے, مگر خوشی کے ساتھ ساتھ خوفِ الٰہی بھی شدید ہونی چاہئے, اس مرید (خلیفہ) کو پیر و مرشد کے حکم کی تعمیل و فرمانبرداری کرنی چاہئے, نافرمانی کا خیال بھی دل میں نہ لانا چاہئے, اور پیر و مرشد کے متعلق کوئی شک و شبہ دل میں نہ آنے پائے, کیوں کہ اس سے دل میں اندھیرا بھی پیدا ہوتا ہے,

ہر اس جستجو میں رہے کہ جس مرشد برحق نے مجھے اس دولتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے, اگر وہ ناراض ہو جائیں تو ذرا سی ناراضگی کے سبب میری ملی ہوئی دولت چھن بھی سکتی ہے, ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا رہے, اور اپنے پیر و مرشد کے صدقے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہے, تا کہ شیطان کے مکر و فریب, نفس پرستی, انانیت, غرور و تکبر سے محفوظ رہے, بس جس پر مرشد پاک کا خاص کرم اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ساتھ ہو, وہی اس راستہ پر گامزن و ثابت قدم رہ سکتا ہے, ورنہ شیطان اور نفس ان دونوں نے مل کر بڑے بڑے عابد و زاہد کو ہلاک و تباہ و برباد کر دیا,

(اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) (بقول حضور نور العارفین)

(۵) ☆مرشد سے وابستگی☆

ارشاد فرماتے ہیں, جب کوئی شخص پیر کامل کے دامن سے وابستہ (مرید) ہوا تو سمجھئے کہ اس نے لائٹ کا کنکشن لے لیا, کرنٹ آنے لگا, اب اس میں بلب لگا کر روشنی کرنے کی ضرورت ہے, مرید کو چاہئے کہ اپنے علم و عمل عبادت و ریاضت, زہد و تقویٰ, طہارت و پرہیز گاری و, عشقِ مرشد سے اپنے باطن میں روشنی پیدا کرے یعنی لائٹ جلانے کی کوشش کرے,

اب آپ کو سمجھنا چاہئے کہ جس طرح ہم عبادت و ریاضت تقویٰ و پرہیز گاری اور پیر و مرشد سے عشق و محبت کریں گے, اسی طرح ہمارا باطن روشن ہوگا, (بقول حضور نور العارفین)

(۶) ☆مرید مثل شجر دانہ☆

سرکار عالی وقار مرشد گرامی ارشاد فرماتے ہیں, کہ جب کوئی شخص مرید ہو گیا تو وہ مثل دانہ کے ہوا, اور جب اس کو خلافت مل گئی تو سمجھئے کہ اس دانے میں کلّا (اخوا) نکل آیا, اور جب کلّا (اخوا) نکلے (خلافت سے سرفراز ہو) تو اس میں خوفِ الٰہی پیدا ہونی چاہئے, کہ کہیں یہ ختم نہ ہو جائے, اب خلیفہ کو چاہئے کہ اپنی عبادت و ریاضت, زہد و تقویٰ سے اس کلّا (اخوا) خلافت کی آب پاشی (سینچائی کرے) اس حد تک اس کی آب پاشی کرے کہ وہ کلّا (اخوا) ایک بہترین شجر رحمت بن جائے, جب وہ ہرا بھرا پیڑ ہو جائے گا تو اس میں پھول اور پھل لگنے لگیں گے, پھر اس شخص سے سارا عالم فیضیاب ہونے لگے گا, یاد رہے کہ خلیفہ کو چاہئے کہ جب تک وہ اچھا پیڑ (کامل) نہ بن جائے, ہر وقت اپنے نفس پر خیال رکھے, اور نفس کشی میں ہمہ وقت مشغول رہے, خدا نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کے مکر و فریب میں آ کر مرشد سے ملی ہوئی ساری دولت کھو بیٹھے یعنی ذرا سی ذراحت (چوٹ) اس کلّے (اخوا) کو ختم کر سکتی ہے, جب خلیفہ (سالک) پیڑ کی شکل اختیار کر لے گا تو کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ اسے اپنی جگہ سے ہلا سکے, یا کچھ خلل پہونچا سکے, تمام حالات کو درست و قائم رکھنے کے لئے پیر و مرشد سے کامل عشق کرنا اور مرشد پاک کے حکم کی تعمیل کرنا ضروری ہے, (بقول حضور نور العارفین)

منقبت

میرے مرشد کرم پہ کرم کیجئے　　یوں نہ رسمِ ملاقات کم کیجئے
ناتواں ہوں کہ بےبس ہوں لاچار ہوں　　مجھ پہ لطف و کرم محترم کیجئے
ساقئی میکدائے حُسن آپ ہیں　　تشنگی جامِ وحدت سے کم کیجئے

میری آنکھوں سے برسات ہونے لگے وہ مسرت عطا اے صنم کیجئے
جس کی چاہت ہو دو اس کو جاہ وحشم میرے حصے میں بس اپنا غم دیجئے
آپ کا قرب ارشدؔ کو درکار ہے
پھر کرم کیجئے یا ستم کیجئے
(حضور خواجہ ارشدؔ میاں سرکار علی گڑھ)

باب(۱۷)سترہواں

☆سیرت پاک☆

اشرف العلماء حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی رضی اللہ عنہ

شیخ المشائخ,رہبر طریقت,سید الاصفیاء,اشرف العلماء,قائد اعظم,مبلغ اسلام,شہنشاہ وقت, امین العارفین,حبیب العاشقین,پروردۂ مخدوم سمناں,سیدی ومرشدی,آقائی ومولائی,سید حامد اشرف اشرفی شہزادۂ غوث اعظم اورعطائے خواجۂ اعظم ہیں,

☆آپ کا اسم شریف☆سید حامد اشرف☆کنیت☆,ابوالمظفر ☆لقب☆,اشرف العلماء☆خطاب☆سید الاصفیاء,امین الاصفیاء

☆والدگرامی☆حضرت سید شاہ پیر مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ,

☆ولادت☆بروز جمعہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۱/جولائی ۱۹۳۰ء ☆مقام ولادت☆ کچھوچھہ مقدسہ,ضلع فیض آباد یوپی(موجودہ ضلع امبیڈکرنگر)انڈیا

☆رسمِ بسم اللہ خوانی☆

چار سال,چار ماہ,چار دن,کی عمر شریف میں آپ کے جد امجد شیخ المشائخ حضرت ابو احمد سید علی حسین اشرفی الجیلانی ہم شبیہ غوث اعظم علیہ الرحمہ نے کرائی,

☆ابتدائی تعلیم☆

جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ☆اعلیٰ تعلیم☆دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پوراعظم گڑھ یوپی انڈیا از ۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۲ء ☆دستار فضیلت☆۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء ☆مشہور اساتذہ☆حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ,حافظ ملت جلالۃ العلم حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری علیہ الرحمہ,مفتی عبدالرشید خان ناگپوری,علیہ الرحمہ,حضرت مولانا

سلیمان اشرفی بھاگلپوری علیہ الرحمہ, حضرت مولانا عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ, حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ, حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری ابن صدرالشریعہ علیہما الرحمہ, حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی نقش بندی علیہ الرحمہ, حضرت مولانا آل رسول سنبھلی علیہ الرحمہ,

☆مشہور رفقائے درس☆

حضرت مولانا صوفی نظام الدین بستوی, مولانا سخاوت علی بستوی, مولانا بدرالدین گورکھپوری, مولانا کاظم علی عزیزی, مولانا اعجاز ادروی, مولانا رفیق مرادآبادی, مولانا محمد احمد شاہدی غازیپوری, مولانا عبدالجبار بنگالی, مولانا محمد خلیل جین پوری, مولانا سبحان اللہ امجدی وغیرہم

☆تدریسی خدمات کی ابتدا☆

۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء بنارس مدرسہ فاروقیہ حمیدیہ بنارس میں ایک سال, دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء تا ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۷ء

☆مشہور تلامذہ☆

,حضور شیخ الاسلام مولانا سید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی, مولانا مشہود رضا خان, مولانا محمد نعمان خاں, مولانا نعیم اللہ خاں,
ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی, مفتی عبدالقدوس مصباحی, مولانا ثناءالمصطفیٰ امجدی, مولانا عبدالشکور مصباحی, مولانا یٰسین اختر مصباحی, مولانا محمد مصباحی, مولانا نصیرالدین عزیزی, مولانا اسرار احمد, مولانا سید محمد جیلانی اشرف اشرفی الجیلانی, مولانا سید محمد ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی, مولانا ظہیرالدین خان شیخ الحدیث سنی دارالعلوم محمدیہ ممبئی, مولانا خلیل گوہر مبارکپوری, مولانا قمرالزماں خاں اعظمی انگلینڈ, مولانا حافظ عبیداللہ خان اعظمی, مفتی وکیل احمد فردوسی, مولانا اسرارالحق اشرفی ہالینڈ

☆ممبئی میں آمد☆

۱۳۸۷ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۶۷ء, دارالعلوم محمدیہ کا قیام, ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء, دینی سماجی ادارہ, ادارہ فیضان اشرف برائے نشر و اشاعت, ادارۂ شرعیہ, دارالافتاء وغیرہ, قابل ذکر ہیں, درس گاہوں میں دارالعلوم محمدیہ باؤلا مسجد, دارالعلوم محمدیہ مینارہ مسجد محمد علی روڈ ممبئی, دارالعلوم محمدیہ وعصری ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ, کمپیوٹر سینٹر وغیرہ کی پرشکوہ, عالی شان ایرکنڈیشن عمارت (air conditioned building) میرا روڈ, دارالعلوم محمدیہ گلبرگہ شریف, کرناٹک, دارالعلوم محمدیہ بنگلور, دارالعلوم محمدیہ مودبدری اڑپی کرناٹک, دارالعلوم خواجہ دانا سورت گجرات, دارالعلوم شافعیہ تحفیظ القرآن بانکوٹ, الجامعۃ شافعیہ موربہ کوکن, دارالعلوم عثمانیہ جوگیشوری ایسٹ ممبئی, دارالعلوم اشرفیہ رزاقیہ بھیونڈی تھانہ کے علاوہ ملک کے دیگر صوبوں کی بہت سی درسگاہ ہیں, جو حضور اشرف العلماء کی

کاوش کا نتیجہ ہیں ,ممبئ میں کل مدت ,۳۸ رسال ,

☆ بیعت وخلافت ☆

حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ بچپن ہی سے اپنے جد کریم مخدوم المشائخ عارف باللہ اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی (اشرفی میاں) قدس سرہٗ سے مرید تھے اور والد گرامی حضور تاج الاصفیاء شیخ طریقت حضرت مولانا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ نے آپ کو خلافت و اجازت عطا فرمائی ,

☆ پہلا نکاح ☆

۱۹۵٦ء میں ضلع بستی میں حضرت سید حافظ علی اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ کی دختر نیک اختر سے ہوا ,

☆ اولاد ☆

حضرت مولانا سید محمد خالد اشرف اشرفی الجیلانی جانشین حضور اشرف العلماء و سربراہ اعلیٰ دار العلوم محمدیہ ممبئی ,حضرت مولانا سید نظام اشرف اشرفی الجیلانی خطیب و امام زکریا مسجد و نائب صدر سنی دار العلوم محمدیہ ممبئی ,حضرت مولانا سید محمد فرید اشرف اشرفی الجیلانی ,زوجہ حضرت مولانا سید جلال الدین اشرف اشرفی عرف قادری میاں جانشین حضرت اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ ,زوجہ حضرت مولانا سید محمد علی عارف اشرفی ,زوجہ حضرت مولانا سید ابوالحسن اشرفی انگلینڈ ,

☆ دوسرا نکاح ☆

۱۹۸۱ء میں حضرت مولانا سید قاسم علی سریا اعظم گڑھ سے ہوا ,اہلیہ باحیات ہیں ان سے کوئی اولاد نہیں

☆ سفر حج وزیارت ☆

۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں آپ حج بیت اللہ اور آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ عالیہ کی زیارت سے مستفیض ہوئے اور بے بہا انعام و اکرام سے نوازے گئے ,

☆ سلسلہ نسب ☆

پچیس واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب حضور غوث اعظم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ تک پہونچتا ہے ,

☆ فرمان اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ☆

جب حضور اشرف العلماء کی ولادت ہوئی اور آپ کو آپ کے دادا حضور اعلیٰ حضرت مخدوم المشائخ حضرت علامہ سید علی حسین اشرفی الجیلانی

قدس سرہٗ کے گود میں دیا گیا تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے برجستہ یہ فرمایا کہ ہمارے اس پوتے سے بڑا کام ہوگا الحمدللہ فرمان اشرفی میاں کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے دین کی بڑی خدمت لی,اور مخدومی فیضانِ عام کو عام کیا (اشرف العلماءنمبر)

آپ عالم باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ صوفی باصفت اور شب زندہ دار بزرگ تھے,اگر آپ کی زبان مبارک سے قرآن وحدیث کے الفاظ ادا ہوتے فقہی مسائل بیان ہوتے تو دل میں عشق رسول ﷺ وذکر خدا جاری رہتا,ظاہری طور پر کتنی بھی زمہ داریاں ہوتیں,تنہا ہوں یا لاکھوں کا مجمع ہو,چاہے غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو یا مسرت کا سیلاب اُمڈ رہا ہو,آپ ظاہری طور پر ان کاموں میں مشغول رہتے مگر قربان جائیے کہ آپ کا دل ہمیشہ یاد الٰہی میں مشغول رہتا,اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ولایت کے کس مرتبے پر فائز فرمایا تھا یہ اندازہ ہم جیسے نکمے نہیں کر سکتے,البتہ آپ صاحب کشف وکرامت اور روشن ضمیر بزرگ تھے,اور صاحب کرامت ہونا آپ کے لئے کوئی بڑی بات نہیں کیوں کہ آپ کے جد امجد حضور غوث اعظم,وحضور محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی واعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور آپ کا پورا گھرانہ ایسا ہے جس کی بارگاہ سے,ولایت,قطبیت,ابدالیت,غوثیت ملتی ہے,لاعلاج مریضوں کو شفاء,مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے,

☆ آپ کے معمولات ☆

حضرت مولانا سید جلاالدین اشرف اشرفی الجیلانی قبلہ اشرف العلماءنمبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اشرف العلماء کے معمولات جن سے میں متاثر ہوا وہ یہ کہ انمایخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء کی زندہ تفسیر تھے,رات کے تیسرے پہر اٹھ جانا نماز تہجد ادا کرنا,تلاوت کلام پاک کرنا,پھر حدیث کی کوئی کتاب خصوصاً بخاری شریف کا مطالعہ کرنا,,درود شریف کثرت سے پڑھنا اور اذان فجر تک اپنے معمولات میں مصروف رہنا,پھر نماز فجر بڑے آرام سے ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے,بعد وظائف خاندان اشرفیہ کی تکمیل کرنا,اسی درمیان آپ کے عقیدتمندوں کا ایک جھرمٹ زانوے ادب تہہ کر کے اپنے شیخ کی نورانی صورت کا دیدار کرتا رہتا,اور سبھی درود پاک کا ورد کرتے رہتے,جب اورادووظائف سے فراغت حاصل کر لیتے سبھی کے لئے چائے آتی لیکن آپ بہت شوق سے چائے نوشی نہیں فرماتے,اس درمیان اخبار آجاتا,اس کی سرخیاں دیکھتے اور حالات دنیا پر بھی جو چیز بھا جاتی یا پسند فرماتے تو اس پر تبصرہ فرماتے اور اگر شریعت کی خلاف ورزی ہوتی تو اپنے غصہ کا بھی اظہار کرتے,دینی امور میں اگر کہیں مداخلت ہوتی تو آپ اس کی مخالفت شدومد کے ساتھ فرماتے ضرورت پڑنے پر احتجاج بھی کرتے اور حکومت ہند کے ذمہ داروں تک اپنے احتجاج کی اطلاع جملہ اہل سنت و جماعت کی طرف سے کرتے,پھر جب عقیدتمند رخصت ہو جاتے تو مدرسہ جانے کی تیاری کرتے,مدرسہ پہونچ کر دوپہر تک درس بخاری اور دیگر درسی کتب کا درس دیتے,پھر وہاں سے ظہر کی نماز کے لئے واپسی ہوتی اور نماز ظہر کے بعد کھانا تناول فرماتے آپ کا دسترخوان بڑا وسیع تھا جو بھی شخص حجرہ شریف میں موجود ہوتا,اسے دسترخوان پر شرکت کی دعوت دیتے اور اپنے ساتھ ہر امیر غریب چھوٹے بڑے کو بٹھاتے اور اپنے ہاتھوں سے سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق تقسیم فرماتے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر آرام (قیلولہ) فرماتے,داہنی کروٹ

لیٹتے اور ہاتھ میں تسبیح ہوتی ,زبان مبارک پر درودشریف کاورد ہوتا ,اسی حال میں تھوڑی دیر کے لئے نیدآجاتی لیکن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں کھل جاتیں ,اور زبان پر پھر درودسجالیتے ,قیلولہ سے فراغت کے بعد حجرہ شریف میں لوگوں کی آمدورفت شروع ہوجاتی ,ہر کسی کے مسائل کاحل شریعت کے مطابق فرماتے ,اس درمیان عصر کاوقت آجاتا نماز عصر ہوتی ,بعدۂ عقیدتمندوں کا جھرمٹ رہتاعصر اور مغرب کے درمیان لوگوں کوہدایت مرحمت فرماتے ,غروب آفتاب سے قبل مسبعات عشر کواپنے معمول میں لاتے ,اور درودشریف پڑھتے ہی رہتے کہ مغرب کی اذان ہوجاتی ,نماز مغرب ادا کرنے کے بعد وظائف خاندانی کاورد کرتے ,دعائے حیدری,حزب البحر ,دعائے الف ,دعائے بشمخ اور دیگر وظائف کی تکمیل فرماتے ,اور پھر روحانی اور جسمانی مریضوں کی دواؤں اور بوتلوں پر دم کرتے ,جس سے لاعلاج مریض بھی شفایاب ہوجاتے ,اور نماز عشاء ادافرماکر اہل خانہ کی خبر گیری فرماتے اگر کہیں مولودشریف کی محفل میں شرکت کی دعوت ہوتی تو شرکت فرماتے ,آپ کی تقریر سے مردہ دل وسیاہ قلب انسان توبہ کرکے نیک سیرت بن جاتا ,اور بدعقیدہ خوش عقیدہ ہوجاتے ,

(بحوالہ اشرف العلماء نمبر صفحہ ۱۰۵)

☆ کرامات ☆

آپ سے بےشمار کرامتوں کاظہور ہواچند کرامتیں ہدیہ ناظرین ہیں

(۱) باؤلامسجد دلائل روڈ میں ایک صاحب حضرت کے مرید تھے اور مدرسے کے حق میں بہت مفید اور معاون بھی تھے مدرسے کے تمام اساتذہ اور طلبہ انھیں جانتے اور پہچانتے تھے بلکہ ان کااحترام بھی کرتے تھے مگر ان کاایک لڑکابڑااوباش قسم کاتھااور ہر روز مدرسے میں آکر شرارت کرتاتھا بلکہ ہمیشہ کامشغلہ اور معمول بنالیاتھا ,اور طلبہ یہ جان کر چپ رہ جاتے کہ یہ حضرت کے مرید خاص کابیٹا ہے مگر جب شریر کی شرارت حد سے تجاوز کرگئی تو تمام طلبہ نے مشترکہ طور پر حضرت کی بارگاہ میں شکایت پیش کی ,پھر حضرت نے اس لڑکے کے والد کوبلاکر سمجھایا کہ ,میاں اپنے فرزند کوسمجھاؤ ,لیکن وہ لڑکا اپنے والد کی ایک نہ مانا اور روز کے معمول کے مطابق مدرسہ پہونچ کر شرارت کرتا ہی رہا لیکن جب لڑکے اس بار بھی عاجز آگئے تو دوبارہ شکایت لے گئے حضرت یہ بات سن کر غضبناک ہوگئے اور فرط جلال میں فرمایا کہ ,میاں جاؤ کل سے وہ نہیں آئے گا اور اگر آئے گا تو صحیح حالت پر نہیں رہے گا ,چنانچہ آپ کافرمانا تھا کہ بارگاہ خداوندی میں یہ بات مقبول ہوگئی اور حسب سابق اس نے مدرسے میں قدم رکھا تو فوراً قہر خداوندی نازل ہوا ,اور اس کا دماغی توازن خراب ہوگیا ,

پھر جب والد کواپنے بیٹے کے دماغی توازن کھوجانے کی خبر ملی تو دوڑے دوڑے آئے اور قدموں میں گر کر عرض کیا کہ حضور ,دعافرمادیں کہ بچے کادماغی توازن درست ہوجائے ,والد کی ہزاروں التجااور آہ وزاری کے بعد آپ نے فرمایا کہ میاں اب کچھ نہیں ہوسکتا جاؤ میں دعا کروں گالیکن ممکن نہیں کہ وہ اصلی حالت پر آجائے ,چنانچہ تمام طلبہ ومدرسین اور مقامی لوگوں کا دیدہ ودانستہ بیان ہے کہ وہ بچہ اسی حالت پر مرگیا ,مگر اصلی حالت پر نہیں آیا ,(بحوالہ اشرف العلماء نمبر)

(۲) حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ والرضوان کے حاشیہ نشین بخوبی جانتے ہیں کہ آپ شیخ مصری درگاہ وڈالا کے علاقہ اور اس کے کچھ افراد سے محبت رکھتے تھے اور انمیں سب سے زیادہ جسے چاہتے تھے وہ قصبہ کمیٹی کے رکن اور دار العلوم محی الاسلام بھٹکلی شاہ درگاہ کے نائب صدر حاجی ابراہیم صاحب ہیں اور یہ لگاؤ کسی دنیاوی فائدے کے لئے نہیں بلکہ ان لوگوں کے دینی حوصلے اور جذبۂ اخلاص کی وجہ سے تھا ۱۹۹۸ عیسوی کی بات ہے کہ یک بیک حاجی ابراہیم صاحب کی طبیعت ناساز ہوگئی اور چند ہی دنوں میں ایسے ہوگئے کہ جیسے برسوں سے علیل پڑے ہیں، اعزہ واقارب ان کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے تین مہینہ ان پر ایسا گراں گزرا کہ انہیں ہوش بھی نہیں تھا، حاجی صاحب کے بیٹے حاجی اقبال صاحب نے حضور اشرف العلماء کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سارا ماجرا کہہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ میاں ان پر سحر کا اثر ہوگیا ہے، ادھر ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا کہ اگر دماغ کا آپریشن کیا جائے تو جان بچنے کہ امید کی جاسکتی ہے، ورنہ دواوغیرہ سب بیکار ہوجائے گی، لیکن اس کے باوجود آپ نے انھیں تسلی دی کہ میاں کچھ نہیں ہوگا آپنے کچھ تعویز وغیرہ دیکر رخصت کیا، واقعی جہاں ایک عام آدمی کی صلاحیت کی انتہا ہوتی ہے اور جہاں ڈاکٹر کی انگریزی دواؤں کی انتہا ہوتی ہے وہیں سے ایک ولی کامل کی دعا کام کرتی ہے (اللہ والوں کا زبان سے کہہ دینا ہی کافی ہوتا ہے مگر وہ بہانا تلاش کرتے ہیں جہاں تک ہوسکتا ہے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں (انبیاء کونبوت کا اظہار کرنا فرض اور اولیاء کو اپنی ولایت کا چھپانا فرض ہے)

حاجی صاحب تو کچھ دن تک دماغی توازن کے خراب ہونے کی وجہ سے عجیب وغریب باتیں کرتے لیکن کچھ ہی دنوں میں تقدیر کی کایا پلٹ گئی اور آپ کی دی ہوئی تعویزوں نے اپنا اثر دکھایا، پھر کیا تھا حاجی صاحب کے دماغ کے علاوہ پہلے کی تمام بیماریاں بھی دفع ہوگئیں اور پہلے سے زیادہ تندرست وتوانا ہوگئے، (بحوالہ اشرف العلماء نمبر صفحہ ۱۰۵)

(۳) حضور کے بے شمار مریدوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جسے آپ کے قرب کا خاص درجہ ملا تھا اور وہ شخص حضرت کا بہت ہی عقیدتمند اور جاں نثار تھا ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کسی دشمن نے اس کا قتل کردیا اور غائب ہوگیا ہزاروں جاسوسی اور تلاشی کے باوجود کوئی سراغ نہ ملا پھر جب یہ بری خبر حضور کے پاس پہونچی تو آپ نے فرط غضب میں فرمایا کہ جو لوگ اس کے قتل میں شریک ہیں سب برباد ہوجائیں گے چنانچہ حضرت کی زبان سے نکلی ہوئی بات قہر الٰہی کا تیر بن کر انسان کی نظروں سے چھپ جانے والے قاتلوں کے سینے میں پیوست ہوگئی اور سب کے سب تباہ وبرباد ہوگئے اور ان کا سارا بھانڈا پھوٹ گیا، (بحوالہ اشرف العلماء نمبر صفحہ ۱۰۵)

(۴) جناب نور محمد صاحب حضور اشرف العلماء کے مرید خاص تھے اور حضرت کے بہت بڑے معتقد ومعتمد بھی تھے زیادہ تر بارگاہ میں حاضر ہوتے رہتے تھے اور خدمت کرتے لیکن اولاد سے وہ محروم تھے، ہزاروں دوا کرائے مگر گلشن حیات میں کوئی پھول نہ کھلا اس محرومی کے سبب بہت پریشان اور سرگرداں رہتے کہ کوئی ولی کامل مل جائے تو میری بگڑی بن جائے چنانچہ ان کی نظر یک بیک حضرت کی ذات پر پڑی اور اعتماد بھرے لہجے میں عرض کیا کہ حضور دعا فرمادیں کہ ایک بچہ ہوجائے، حضرت کچھ دیر خاموش رہے اور فرمایا میاں دوسری شادی کرلو انشاء اللہ بچہ پیدا ہوگا حضور کے قول کے مطابق انہوں نے شادی کرلی پھر اس بیوی سے بچے پیدا ہوئے، واقعی اللہ نے آپ کی زبان پاک میں وہ

تاثیر دی تھی کہ جو زبان سے نکل جاتا وہ ہو کر رہتا,(بحوالہ اشرف العلماء نمبر صفحہ ۱۰۵)

(۵) مالیگاؤں کے ایک شخص جن کا نام غالباً شمس الضحیٰ تھا حضور اشرف العلماء کے معتقد تھے, جب بھی بمبئی آتے حضور سے ضرور ملاقات کرتے, ایک سال زیارت حرمین شریفین کے لئے فارم جمع کیا لیکن قرعہ اندازی میں نام نہ آسکا جس کی وجہ سے بہت مغموم و مایوس ہو گئے مگر نا امید نہ ہوئے اور سیدھے حضور اشرف العلماء کی بارگاہ میں حاضر ہوئے, اور سارا ماجرا سنا کر عرض کیا حضور, کرم فرمایئے, پھر حضرت نے جواب دیا کہ, میاں میں اس سال حج کرنے کے لئے جارہا ہوں انشاء اللہ فلاں مقام پر ملاقات ہوگی, اس جواب سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو, دور بین, باریک بین, مستقبل شناس اور پیش گو بنایا ہے, آپ نے جو جامع جواب دیا اس سے چند باتیں نگاہوں کے سامنے آجاتی ہیں, کہ میاں تم گھبراؤ نہیں تمہارا بگڑتا کام بن جائے گا تم حج کے لئے جاؤ گے بلکہ حج بھی کرو گے اور فلاں مقام پر تمہاری ہم سے ملاقات بھی ہوگی,

شمس الضحیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ دربار گہربار سے نکل کر تھوڑی سی کوشش کی اور حج کے راستے کی جتنی بھی رکاوٹیں تھیں سب کافور ہو گئیں اور جتنے کانٹے تھے سب پھول میں تبدیل ہو گئے, میں حج کے لئے روانہ ہوا اور حضرت کے بتائے ہوئے مقام پر ہی ملاقات بھی ہوئی (بحوالہ اشرف العلماء نمبر صفحہ ۴۱۱/۴۱۳)

(۶) برادر محترم حضرت محمد سلیم صاحب اشرفی خلیفہ حضور اشرف العلماء فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت کی بارگاہ کرم میں حاضر ہوا کہ میرے بھائی محمد اسلم پر ایسے جرم کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے جس کی سزا مسلم ممالک میں صرف موت, ہے لیکن ہندوستان میں تقریباً پندرہ بیس سال کی سزا ہو سکتی ہے, مگر قربان میں اپنے مرشد پاک پر کہ, حضرت کی زبان پاک سے صرف یہی جملہ نکلا کی سلیم بھائی آپ کا بھائی باعزت بری ہو جائے گا, اور ایسا ہی ہوا جب فیصلے کا آخری دن آیا تو بھائی کورٹ کے لئے روانہ ہو گیا اور میں حضرت کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور حضرت سے کہا کہ آج فیصلے کا دن ہے, آپ کی زبان پاک سے فوراً نکلا کہ سلیم بھائی آپ کا بھائی باعزت بری ہو گیا, مجھے تعجب ہوا میں نے فوراً حضرت سے اجازت چاہی گھر فون کیا تو یہی خوشخبری ملی کہ بھائی ابھی ابھی باعزت بری ہو گیا, (بحوالہ اشرف العلماء نمبر)

(۷) سلیم بھائی دوسرا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرا بھائی محمد سعید جس نے خودکشی کی کوشش کی اسے فوراً ہسپتال پہونچایا گیا, ڈاکٹروں نے صاف صاف کہدیا کہ خون میں زہر پھیل چکا ہے, بچنے کی کوئی گارنٹی نہیں, میں فوراً حضرت کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا, آپ زبان پاک سے یہی نکلا کہ سلیم بھائی آپکا بھائی اچھا ہو جائے گا صرف ایک جملہ فرمایا تقریباً نو دن کشمکش میں گزرے ہر روز میں حضرت کی خدمت میں حاضر رہتا, ہمیشہ فرماتے, آپ کا بھائی اچھا ہو جائے گا, الحمد للہ اس وقت بھائی پہلے سے زیادہ تندرست ہے, (بحوالہ اشرف العلماء نمبر)

(۸) برادر طریقت سلیم بھائی فرماتے ہیں کہ میرے ماموں جان کینسر کے مریض تھے, آپکا علاج جاری تھا, ایک دن حضور اشرف العلماء نے

فرمایا کہ آپ کے ماموں کو ہم نے مرید کرلیا ہے، میں دل میں یہی سوچ کر آیا تھا، آپ نے نور فراست سے اس بات کو قبول فرمالیا، بڑی خوشی کی بات ہے، دوسرے دن ماموں کا انتقال ہوگیا، (اشرف العلماء نمبر صفحہ ۴۰۳؍ ۴۰۴)

(۹) آپ پر بزرگی کے آثار بچپن ہی سے ظاہر تھے کرامت تو آپ کی ہر ادا تھی حضرت سید حافظ علی اشرف اشرفی قبلہ کی صاحبزادی سے ۱۹۵۶ء پہلا نکاح ہوا تھا، نکاح کے موقعہ پر ایک شر پسند مولوی جو بد عقیدہ تھا حضرت اشرف العلماء سے گفتگو کرنے لگا حضرت نے اسے دلائل و براہین سے قائل کرنا چاہا لیکن اس کا قلب سیاہ تھا، جب نہ سمجھ سکا تو حضور اشرف العلماء نے بڑے جذباتی انداز میں فرمایا او جہنمی، دیکھ دنیا کی آگ بھی مجھے نہیں جلا سکتی اور آپ نے جلتے ہوئے (patro max) پر اپنا دست مبارک رکھ دیا، مریدین شور مچاتے رہے حضور کیا کر رہے ہیں ہاتھ ہٹا لیجئے، مگر آپنے فرمایا جب تک یہ بے دین ایمان نہیں لاتا میں ہاتھ نہیں ہٹاؤں گا، چنانچہ جب آپ نے ہاتھ ہٹایا تو آگ کوئی اثر نہیں ہوا تھا، جس طرح کی آگ حضرت خلیل علیہ السلام کے گل گلزار بن گئی تھی، (بحوالہ اشرف العلماء نمبر)

(۱۰) حضور اشرف العلماء کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا حضور میری بیوی کو جنات بہت پریشان کرتے ہیں اس وقت بھی حاضر ہے آپ تشریف لے چلیں تو میری تکلیف دور ہو آپ کو اسوقت کہیں جانا تھا آپ نے انکار کیا وہ رونے لگا آپ نے فرمایا میرا رومال لے جاؤ اور اس کو دکھا کر کہنا کہ یہ رومال حامد اشرف کا ہے اس شخص نے رومال لیا اور گھر پہونچ کر اس جنات کو رومال دکھایا اور کہا یہ رومال میرے مرشد حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ کا ہے اتنا سنتے ہی وہ جنات چلے گئے اور اسے نجات ملی، (بحوالہ اشرف العلماء نمبر)

☆ قحط سالی ☆

ممبئی میں ایک بار ۱۹۷۶ء میں زبردست قحط پڑا بارش نہیں ہونے پر سلفی وہابی رہنما مولانا عبد الصمد شرف الدین عیدگاہ میں ڈیرہ جما کر پندرہ دن سے پانی برسانے میں اللہ سے لو لگائے ہوئے تھے دوسری سنی حضرات بھی اپنے رہبر و قائد و رہنما جو ال غوث اعظم و اولاد مخدوم اشرف جہانگیر اور عالم باعمل صاحب تصرف (حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز استسقا پڑھانے اور بارش کے لئے دعا کرنے کی خاطر بہت عاجزی کی اور حضور اشرف العلماء کو راضی کرلیا حضرت نے اپنے بزرگوں کا لباس زیب تن فرمایا اور ہزاروں کی تعداد میں درگاہ حضرت دیوان شاہ پہونچے، راوی کہتے ہیں کہ تپتی ہوئی دھوپ میں نماز استسقاء ادا کی گئی، اور جیسے ہی حضور اشرف العلماء نے لرزتے ہاتھوں گڑ گڑاتے ہونٹوں سے دعائیں مانگنا شروع کیں اچانک بادل چھا گئے دعا جاری تھی کی بارش شروع ہوئی اور عوام الناس جل تھل پانی میں واپس گھر لوٹے، اس ایمان افروز منظر کی شہادت آج بھی بھیونڈی والوں سے حاصل کی جا سکتی ہے، یہی وہ قدسی صفات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، آسمان والوں کی محبت کا اندازتو نظر والوں ہی کو نظر آتا ہے، مگر زمین والوں کی محبت و مودت کا مظاہرہ و نظارہ اہل بمبئی نے ۹؍ اپریل ۲۰۰۴ء کو ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا، اشرف العلماء کے جلوس جنازہ میں اہل محبت کا ازدھام بمبئی کی تاریخ کا

نا قابل فراموش عظیم واقعہ ہے (بحوالہ اشرف العلماء نمبر)

☆روشن ضمیری☆

بندۂ عاجز احقر محمد عمر ارشدی الاشرفی کو گوا میں بشارت ہوئی جس میں کسی نعمت کے ملنے کی طرف اشارہ تھا، جب میں ممبئی گیا اور مریدوں کے یہاں رکا حضور اشرف العلماء کی شہرت پہلے سے سنی تھی ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا دو مریدوں کے ساتھ بروز جمعہ بعد نماز مغرب ۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ مطابق ۴/ جولائی ۲۰۰۳ء بارگاہ حضور اشرف العلماء میں حاضر ہوا نماز مغرب حضرت مولانا سید نظام اشرف اشرفی قبلہ کے پیچھے زکریا مسجد میں ادا کی اور حضرت کی زیارت کے لئے حجرہ شریف میں حاضر ہوئے اسوقت زائرین کی کافی بھیڑ تھی میں بھی لائن میں لگا رہا قریب پہونچا تو قدمبوسی کر کے دست بستہ کھڑا رہا جب لوگ قدمبوسی کرتے ہوئے واپس ہو گئے تو میں اپنے دو مریدوں کے ساتھ باقی رہا آپنے فرمایا کیوں آئے میں نے عرض کیا آپ کی زیارت کی خاطر آیا تھا آپنے فرمایا بیٹھ جائیے میں بیٹھ گیا تقریباً تیس منٹ بعد واپسی کی اجازت مانگی آپ نے برجستہ فرمایا کیا بتاؤں طبیعت علیل ہے ورنہ خلافت نامہ لکھ کر دے دیتا میں نے عرض کیا جب آپکا کرم ہو، آپ کے خادم حافظ صاحب تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ ان کو فون نمبر دے دو، اور مجھ سے فرمایا کہ جب آؤ تو فون کر کے آنا، میں واپس آیا اور اتوار کو فون کیا آپ نے فون خود اٹھایا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے فوراً پہچان لیا، اور مجھ سے فرمایا کہ آپ بروز منگل قبل نماز ظہر آجائیں اور نماز میرے ساتھ پڑھیں میں نے حکم کی تعمیل کی نماز ظہر میں حاضر ہوا، بعد نماز ظہر ۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ مطابق ۸/ جولائی ۲۰۰۳ء بروز منگل آپنے خلافت واجازت عطا فرمائی اور مولانا سید نظام اشرف صاحب قبلہ سے فرمایا کہ خلافت کی سند پر مہر لگا کر لے آئیں بعد مہر آپ نے دستخط کیا اور میرا نام پوچھا اس سے پہلے آپ نے نہ میرا نام پوچھا تھا نہ وطن نہ علم و عمل، یقیناً آپ سب کچھ دیکھ رہے تھے اس لئے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی،

ایک بار جب میں آخری بار آپ سے ملنے گیا تو آپ حدیث پاک بیان فرمارہے تھے اور خدمت کرنے کا موقع بھی ملا تھا میرے دل میں کچھ باتیں تھیں آپ نے فرمایا میاں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ دھیرے دھیرے سب مل جائے گا اور جب اجازت لیکر چلا تو آپ نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں اب کہ بار آئیں گے تو سب دے دوں گا مگر افسوس صد افسوس کہ میرے گوا واپس آتے ہی آپ بھی اس جہان فانی سے دار البقا کی طرف تشریف لے گئے

☆وصال کی خبر☆

۲۰۰۴ء میں عرس مخدوم سمناں میں شرکت کی غرض سے کچھوچھہ شریف تشریف لائے آپ کے مرض میں کافی اضافہ ہو گیا تھا، ۲۸/ محرم الحرام کو آپ اشرف المساجد میں (جسے آپ نے درگاہ معلّٰی میں تعمیر کرایا تھا) حضرت مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہ کی محفل سجاتے نعت ومنقبت کا دور چلتا پھر قل اور دعا پر اختتام ہوتا، اس سال سلسلۂ رفاعیہ کے مریدین جو حضرت کے بھی معتقد تھے دف پر نعت ومنقبت پیش کرنے کے

لئے حاضر تھے مسجد کے بالائی حصہ پر حضرت کا حجرہ تھا, وہاں محفل خانہ تک بڑے اہتمام کے ساتھ دف پر ذکر کرتے ہوئے حضرت کولیکر آئے, سارا مجمع اسی پر نور منظر اور حضرت کے نورانی شکل پاک کو دیکھنے کے لئے بیتاب تھا, حضرت ہر کس و نا کس کو اپنی نظروں سے سیراب فرماتے ہوئے اپنی مسند پر تشریف لائے, آپ وھیل چیئر پر بیٹھے تھے آپ نے زمین پر بیٹھنے کی خواہش ظاہر کی, آپ کو مسند پر بٹھا دیا گیا, نعت ومنقبت کا سلسلہ پھر شروع ہوا, رفاعی سلسلہ کے مریدین بڑے جوش وخروش کے ساتھ نعت ومنقبت پیش کرتے رہے, ایک سماں بندھ گیا, حضرت مسلسل اشک بار تھے, علمائے کرام کی تقریریں ہوئیں, حسن اتفاق حضرت مولانا سید ابوالحسن اشرفی انگلینڈ سے آ کر عرس مخدومی میں شریک تھے ان کا خطاب ہوا فقیر (حضرت مولانا سید جلال الدین اشرف اشرفی) کو بھی حضرت کی موجودگی میں خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی, اس کے بعد حضرت نے لاؤڈ سپیکر لیا اور مجھ کو کچھ ہدایات سے سرفراز فرمایا بعدہٗ آپ نے اپنے اس دنیا سے جانے کی اطلاع ہر خاص و عام کو دے دی, شعبان المعظم دار العلوم محمد یہ کے ختم بخاری کے موقع پر بھی آپ نے دنیا سے رخصت ہونے کی اطلاع دی تھی, کچھوچھہ شریف عرس شریف کے بعد آپ بمبئی تشریف لائے, وصال سے ایک ہفتہ قبل زکریا مسجد میں جمعہ کے روز ممبر پر تشریف لے گئے اور مصلیان زکریا مسجد کو آخری دعوت پیش فرمائی, اور اعلان فرمادیا کہ فقیر سے اب ملاقات نہیں ہوگی, میرے جانے کا وقت آچکا ہے, اگر کسی نے مجھے دکھ پہچایا ہے تو میں نے اسے معاف کر دیا, اور مجھ سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو اللہ مجھے معاف فرمادے, سارے مصلیان رو پڑے, آپ کی طبیعت بگڑتی گئی جب دوسرا جمعہ آیا, آپ کی طبیعت اور بگڑ چکی تھی ٹھیک اسی وقت جب جمعہ کی اذان مئوذن نے دی, اس مالک حقیقی نے جس آفتاب شریعت و ماہتاب طریقت کو چن کر اپنے حکم کے عمل میں لگا رکھا تھا سورج نصف النہار سے ابھی ڈھلا ہی تھا کہ آغوش رحمت نے ہمیشہ کے لئے اپنے دامن میں جگہ دے دی, تا کہ افق علم وعمل پر پھر کوئی سورج غروب نہ ہو سکے

اسی لئے حضرت آسی فرماتے ہیں,

آسی شہید عشق ہوں مردہ نہ جانیو
مر کر ملی ہے زندگئ جاوداں مجھے

☆وصال☆

بروز جمعہ ۱۸/صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۹/اپریل ۲۰۰۴ء بوقت دوپہر ایک بجکر بارہ منٹ پر اذان جمعہ کے وقت ہوا,

☆ پہلی نماز جنازہ ☆

جم خانہ ممبئی میں رات ایک بجکر بارہ منٹ حضرت مولانا ظہیر الدین خانصاحب رضوی اشرفی نے نماز جنازہ پڑھائی

☆دوسری نماز جنازہ☆

,کچھوچھہ مقدسہ میں ۱۱/اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر شہزادۂ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا سید نظام اشرف اشرفی الجیلانی نے نماز جنازہ پڑھائی,

☆تدفین☆

۱۱/اپریل بعد نماز ظہر متصل اشرف المساجد کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی, لاکھوں عقیدتمندوں نے لرتے ہوئے ہاتھوں سے اس ودیعت الٰہی کو سپرد خاک کیا, حاضرین میں اہل خاندان کے علاوہ علماء ومشائخ مریدین وخلفاء ملک وبیرون ملک حاضر تھے, مزار مقدس کچھوچھہ شریف میں مرجعٔ خلائق ہے,

(مختصر سیرت اشرف العلماء)

باب (۱۸) اٹھارواں

﴿منقبت﴾

حامد میاں کا جلوہ

درشان حضور اشرف العلماء سید حامد اشرف ابن سید مصطفےٰ اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف یوپی الھند رضی اللہ تعالیٰ عنھم

حامد میاں کا جلوہ جب جب نظر آتا ہے ☆ عشقِ آقا میں بے خود سایہ ہوجاتا ہے

اک شب وہ آئے تھے اور گلے لگایا تھا ☆ فرمایا روح نکلی تو حکمِ شرح اُٹھ جاتا ہے

خوب نوازش ہے وہ تو آتے جاتے ہیں ☆ جو مانگا کبھی میں نے فوراً ہی مل جاتا ہے

سید العارفیں ہیں اشرفُ العلماء ہیں ☆ ادنیٰ بھی یہاں آکر اعلیٰ ہوکے جاتا ہے

آپکا کرم دیکھو بارہا ہوا ایسا ☆ جب جب جہاں پکارا وہیں ان کو پایا ہے

یہ پھول اک معطر ہیں حسنین کے گلشن کے ☆ پیارے نبی نے صدقہ ان کا ہی لٹایا ہے

مقبرہ ہے ان کا بھی مخدوم کی قربت میں ☆ نسبت کا یہ ظاہر آج بھی نظارا ہے

ارشدی بے نوا کو بھی اشرفی خلافت دی
جو اُن کا ہوگیا وہ علی کا ہو جاتا ہے

ارشدی بلرام پوری ۱۲/اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆

دل بے قرار ہے

دل بے قرار ہے یہ حامد میاں میرے
تم پر نثار ہے یہ حامد میاں میرے
کچھ تو قرار دیجئے دلِ بیقرار کو
رہتا اداس ہے یہ حامد میاں میرے
جاہ و حشم نہ دولت وسروت کی آرزو
بس اپنا کر کے راکھئے حامد میاں میرے
محشر میں نفسی نفسی کا عالم ہوگا جب
اس وقت بھی سنبھالئے حامد میاں میرے
مشکلیں آئیں جب جب کرم کا ہو آسرا
جلوہ وہیں دکھایئے حامد میاں میرے
برسوں کی پیاس لیکر حاضر ہوا تھا میں
میری تشنگی بجھایئے حامد میاں میرے
ارشدؔی کو بنا کے اپنا سب کچھ عطا کیا
مژدہ ہمیں سنایئے حامد میاں میرے

محمد عمر آرشدی بلرامپوری گوا

۲۶/اکتوبر ۲۰۱۱ء

مرشد کی گلی ہو

ہر وقت خیالوں میں مرشد کی گلی ہو
روشن ہو میرا دل اک شمع جلی ہو

دیکھوں نہ کبھی غیر نہ سنوں غیر کی مرشد
نگاہوں میں بسی ہر دم تصویر علی ہو

مجھے ایسا بنا دیجئے سنت کا بنوں پیکر
سیرت میں میری پنہاں اعمال نبی ﷺ ہو

محشر میں جو پوچھے گا عمل مجھ سے مولیٰ
ہاتھوں میں میرے اس دم دامان ولی ہو

مجرم ہوں مگر یارو محسن ہے میرا اعلیٰ
جاؤں ایسا جیسے اک بجلی چلی ہو

ارشدؔی ہے تمہارا ہی اپنالو یا ٹھکرا دو
غلاموں میں رہوں ایسا کہ پھولوں کی کلی ہو

محمد عمر ارشدؔی بلرام پوری
۵/ اپریل ۲۰۱۱ء

﴿میرے دل جگر میں﴾

میرے دل جگر میں وہ جب سے سمائے ☆ سکوں ایک پل بھی مجھ کو نہ آئے

مزدہ سنا کر کبھی خوف دیکر ☆ ہنساتے ہیں مجھ کو کبھی وہ رلائے

بے خودی بڑھ گئی ہے نہیں ہوش اک پل ☆ رہ رہ کے آئے ہیں جلوے دکھائے

بنایا ہے جس کو بھی اپنا انہوں نے ☆ چمکتے ہیں جیسے وہ روشن ستارے

خدا ان کی قدرت وسیع اور کردے ☆ کھڑے ہیں یہ منگتے دامن پسارے

نظر ان سے پہلی ملی تھی ہماری ☆ وہیں میں نے دیکھا خدا کے نظارے

لگی آگ دل میں شدّت سے دیکھو ☆ آتشِ عشق جب سے صنم نے جلائے

ہر پل تمہاری ہی یادیں ہیں دل میں
کھڑا ارشدؔی ہے پلکیں بچھائے

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

حسن وجمال

حسن وجمال ایسا رب نے تمہیں دیا ہے
سارے جہاں کو عاشق تیرا بنادیا ہے
تعریف کیا کروں میں مرشد پیا تمہاری
کعبہ بھی جھک گیا ہے کیا مرتبہ دیا ہے
دل پہ تمہارے رب کی تجلّی چمک رہی ہے
جو بھی تیرا گدا ہے ملتی تیری ضیاء ہے
لمحات زندگانی دم سے تیرے ملی ہے
سب کچھ ہے تیرا آقا اپنا جہاں میں کیا ہے
دنیا کی لذّتوں میں ملوّث ہوا تھا جب میں
ملے جب سے ارشؔدی کو مقدّر جگا دیا ہے

ارشؔدی بلرامپوری



آ کے دل میں سمایا

آ کے دل میں سمایا میرے کون ہے
ایسا پاگل بنایا مجھے کون ہے
روشنی روشنی چھا گئی ہر طرف
نوری جلوہ دکھایا مجھے کون ہے
نیند آتی نہیں رات کٹتی نہیں
دل میں آ کے ستایا مجھے کون ہے
نور کی یہ شمع نور کی یہ کرن
نوری چہرہ دکھایا مجھے کون ہے
کسنے ڈالی نظر بےخودی چھا گئی
ایسا عاشق بنایا مجھے کون ہے
کان میں دی صدا تجھ کو اپنا لیا
پیارا مژدہ سنایا مجھے کون ہے
ارشدؔی بےنوا سے ہیں پردے ہٹے
ایسا اپنا بنایا مجھے کون ہے

ارشدؔی بلرامپوری



نامِ حامد اشرف

تسکین دل بنا ہے نامِ حامد اشرف
لب پر بس وظیفہ ہے نامِ حامد اشرف
ہر کڑی مشکل کو نام پاک ٹالے گا
تاریکیوں کا اجالا ہے نامِ حامد اشرف
دیکھے جو تصور میں تصویر نورانی
دل سے ہی بنا ہے وہ غلامِ حامد اشرف
ہر غم و مصیبت میں ان ہی کو پکارا ہے
ہر درد کی دوا ہے نامِ حامد اشرف
میرا یقیں ہے اس کی قسمت بدل جائے
جس کا بھی وظیفہ ہے نامِ حامد اشرف
تڑپ کر تو پکارے جو حاجت ہو تجھ کو
تیرے کام آرہا ہے نامِ حامد اشرف
ارشدؔی اشرفی ادب کا تقاضہ یہی تو ہے
بعد از وضو لیتا ہے نامِ حامد اشرف

ارشدؔی بلرامپوری



﴿ہمارے مرشد ہمارے رہبر﴾

ہمارے مرشد ہمارے رہبر حامد اشرف حامد اشرف

ہیں مخدوم اشرف کے یہ مظہر حامد اشرف حامد اشرف

نقوش پا پر ہمیشہ چل کر سنوارے زندگی جو کوئی

کریں کرم کی نظر اسی پر حامد اشرف حامد اشرف

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ ہمارے ماویٰ ہمارے ملجا

اہل طریقت کے آپ سرور حامد اشرف حامد اشرف

بہت سی تاریکیاں مٹا کر دلوں کو روشن کیا ہے تم نے

سارے دلوں کے ہیں آپ افسر حامد اشرف حامد اشرف

میرے دل میں آس لگی ہے عشق کی ایسی آگ لگی ہے

بجھا دو یہ آگ حُسن کے پیکر حامد اشرف حامد اشرف

نوازدو دے کر عرفانی دولت عطا کرو مخدوم کا صدقہ

پلا دو نظروں سے جامِ کوثر حامد اشرف حامد اشرف

پیارے نبی کی ال کا صدقہ غوث وخواجہ ,نظام ,کا صدقہ

رکھ دو اشرفی تاج کو سر پر حامد اشرف حامد اشرف

یاد میں تیری اے آقا رو رو کر آہیں بھرتا ہوں

ہر شب ارشؔدی شغل کیا کر حامد اشرف حامد اشرف

فقیر محمد عمر ارشؔدی بلرامپوری اشرفی (خلیفۂ حضور اشرف العلماء) گوا

اشرفی گلستاں کی بہار

اشرفی گلستاں کی بہارتم سے ہے　　گدائے اشرفی کی نکھارتم سے ہے
مخدومِ اشرف نے تم کو سنوارا ایسا　　علماء ومشائخ کو پیار تم سے ہے
سہی جاتی نہیں بے قراری حضور　　دلِ مضطر کو قرار تم سے ہے
عشق میں کھو گیا یہ تیرے شاہا　　عاشقوں کے دل کی بہارتم سے ہے
شاید کوئی کرے اب مجھ پہ کرم　　میرے دل کی پکار تم سے ہے
نہیں دیتا کوئی تسلّی اب مجھ کو　　زمانے میں صرف سروکارتم سے ہے
عمر ارشدؔی کو کیا غرض در در پہ جانے کی
میری شان وشوکت کا اظہار تم سے ہے
ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

مخدومِ سمنانی

دیوانہ ہوں میں دیوانہ مخدوم سمنانی　　دکھا دو اب مجھے کاشانہ مخدوم سمنانی
چلے آؤ میرے آقا میرے دل میں مکیں ہوجاؤ　　میں ازل سے ہوں تمہارا مخدوم سمنانی
سرِ محشر جو پوچھے گا میرا مولیٰ بتا مجھ سے　　کہوں گا میں گدا بن آیا مخدوم سمنانی
ستاروں میں تمہیں دیکھا فضاؤں میں تمہیں دیکھا　　بسا دل میں تیرا جلوہ مخدوم سمنانی
تم مظہرِ نبوت ہو ولیوں میں اشرف ہو　　میں تمہارے در کا منگتا مخدوم سمنانی
شرابِ عشق پلادو تمہارے در پہ آیا ہوں　　اب تمہیں سے لو لگایا مخدوم سمنانی
اپنے پیر ومرشد کا صدقہ مجھے دے دو
عمر ارشدؔی ہے دیوانہ مخدوم سمنانی
ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

شمس وقمر سے پیارا

شمس وقمر سے پیارا ہے چہرۂ حامد اشرف　　نگاہوں میں سمایا ہے چہرۂ حامد اشرف
جسے دیکھنا ہو دیکھے شۂ اشرف کا جلوہ　　ہر سمت نظر آتا ہے جلوۂ حامد اشرف
جنت سے بھی پیارہ ہے عرش سے ہے بڑھ کر　　سبھی عاشقوں کا کعبہ ہے روضۂ حامد اشرف
ساری دنیا میں نہیں ملتا ہے کہیں پہ ان کا ثانی　　رب نے کیا خوب بنایا ہے آئینۂ حامد اشرف
فیضان اشرف ملتا ہے ان کے در پر آؤ　　کونین کا یہی خزانہ ہے روضۂ حامد اشرف
دارین کی دولت پائے دیدار کرے جو کوئی　　کیا چشم کریمانہ ہے چشمۂ حامد اشرف
علماء مشائخ پاتے ہیں در پاک پہ جا کر　　بے مانگے سب کو ملتا ہے صدقۂ حامد اشرف
صدقۂ مخدوم اشرف غوث وخواجہ ملتا ہے　　ہر ولی کو یہ لبھایا ہے چہرۂ حامد اشرف

آیا ہے عمر ارشؔدی بھی ان کا بھکاری بن کر
اس دل میں جو سمایا ہے جلوۂ حامد اشرف　　ارشؔدی بلرامپوری

سرکار حامد اشرف

پیشوائے اہلِ طریقت سرکار حامد اشرف　　آشنائے اہلِ حقیقت سرکار حامد اشرف
ہند کا گوشہ گوشہ ان کا ہی متوالا ہے　　دیکھا جو شانِ ولایت سرکار حامد اشرف
لاڈلے حضرت علی ہیں زہرا کے پیارے ہیں　　مظہرِ شانِ نبوت سرکار حامد اشرف
مخدوم اشرف نے دیدی روحانی فیض سے اپنے　　کشف وفیضِ کرامت سرکار حامد اشرف
دل میں ذکر اللہ ہے درود ہے لب پر　　لمحۂ جلوت وخلوت سرکار حامد اشرف
اس بندے پر آقا اب نظر کرم ہوجائے　　کیجئے للہ عنایت سرکار حامد اشرف

ناز کر اپنی قسمت پر عمر ارشؔدی تو بھی
تجھ کو بھی ملی خلافت سرکار حامد اشرف
ارشؔدی بلرامپوری

☆☆☆

﴿ کچھوچھہ میں ﴾

پہونچادے خدا مجھ کو اک بار کچھوچھہ میں		سنتا ہوں برستے ہیں انوار کچھوچھہ میں

فیضان ہی کچھ ایسا مرشد سے ملا ان کو		جاتے ہیں سنبھل خود ہی کردار کچھوچھہ میں

گر جلد شفا چاہے مخدوم کے در پر چل		آتے ہیں تیرے جیسے بیمار کچھوچھہ میں

بارِ غمِ عصیاں سے مایوس نہ ہو اتنا		ہے فیضانِ نبوت کا بازار کچھوچھہ میں

پیارا ہے کتنا روضہ دیکھو میرے اشرف کا		رہتے ہیں طریقت کے سردار کچھوچھہ میں

مل جائے مجھے صدقہ کچھ اشرفی میاں کا		رہتے ہیں جہاں احمد ومختار کچھوچھہ میں

صدقے میں حامد اشرف ملیں گر احمد اشرف		ہوں مصطفیٰ اشرف سے سرشار کچھوچھہ میں

برسوں سے خواہش ہے ارشدؔی میرے دل میں
نچھاور کروں اپنا گھربار کچھوچھہ میں

ارشدؔی بلرامپوری

﴿ تڑپ کر اہلِ دل نے ﴾

تڑپ کر اہل دل نے پکارا حامد اشرف		کہ دو ٹوٹے ہوئے دل کو سہارا حامد اشرف

خدارا پھر دکھا دیجئے مجھے اپنا رخِ زیبا		اک پل نہیں ہے فرقت گنوارا حامد اشرف

پریشاں کرتی ہیں جب مجھ کو غمِ دوراں		دور کرتے درد والم ہمارا حامد اشرف

تم نے فیضانِ اشرف کو عام کیا ہر سو		تم ہی تو ہو طریقت کا سہارا حامد اشرف

روشن کر دئے اپنی نورانی شعاؤں سے		ولایت کا یہ روشن ستارا حامد اشرف

عارف کامل بن کر وہ چمک اٹھے زمانے میں		نگاہوں سے جسے تم نے سنوارا حامد اشرف

عمر ارشدؔی کو تم نے خلافت سے نوازا ہے
کرم پھر اور ہو جائے تمہارا حامد اشرف

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

سلامِ عقیدت

میرے حامد میاں سلامٌ علیک　　اشرفی پاسپاں سلامٌ علیک

کوئی دل میں نہیں ہے سوا آپ کے　　بس تم ہی ہو نہاں سلامٌ علیک

سیدی مرشدی جامِ اشرف ملے　　اے حبیبِ عارفاں سلامٌ علیک

شکلِ پاک میں ہے نورِ خدا　　نائبِ خواجگاں سلامٌ علیک

طفیل اشرف ہمیں جام عرفاں ملے　　رہبر سالکاں سلامٌ علیک

ارشدؔی کے نچھاور ہیں جان و جگر

اشرفِ کاملاں سلامٌ علیک

ارشدؔی بلرامپوری

☆☆☆

باب (۱۹) انیسواں

حضور اشرف العلماء سید حامد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ سے آقائے نامدار دونوں عالم کے مالک ومختار ﷺ تک

(۱) ﴿شجرہ نسب﴾

حضور اشرف العلماء حضرت علامہ الحاج سید شاہ حامد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز

(۱) حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۲) ابن حضرت علامہ سید مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۳) ابن حضرت علامہ سید محمد علی حسین المعروف اشرفی میاں اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۴) ابن حضرت علامہ سید سعادت علی اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۵) ابن حضرت سید قلندر علی اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۶) ابن حضرت سید تراب اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۷) ابن حضرت سید محمد انور اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۸) ابن حضرت سید محمد غوث اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۹) ابن حضرت سید جمال الدین اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۰) ابن حضرت سید عزیز الرحمٰن اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۱) ابن حضرت سید محمد عثمان اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۲) ابن حضرت سید ابوالفتح زندہ پیر اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۳) ابن حضرت سید محمد صاحب اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۴) ابن حضرت سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۵) ابن حضرت سید حسن شریف اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ (۱۶) ابن حضرت مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین اشرفی الجیلانی (سجادہ نشین اول) مخدوم سمنانی قدس سرہٗ (۱۷) ابن حضرت سید عبدالغفور حسن جیلی قدس سرہٗ (۱۸) ابن حضرت سید ابوالعباس احمد قدس سرہٗ (۱۹) ابن حضرت سید بدرالدین حسن قدس سرہٗ (۲۰) ابن حضرت سید علاءالدین علی قدس سرہٗ (۲۱) ابن حضرت سید شمس الدین جیلی قدس سرہٗ (۲۲) ابن حضرت سید سیف الدین یحییٰ حموی قدس سرہٗ (۲۳) ابن حضرت سید ابونصر محمد قدس سرہٗ (۲۴) ابن حضرت سید ابوصالح عمادالدین نصر قدس سرہٗ (۲۵) ابن حضرت سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہٗ (۲۶) ابن حضرت سید ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم قدس سرہٗ (۲۷) ابن حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست قدس سرہٗ (۲۸) ابن حضرت سید عبداللہ جیلی قدس سرہٗ (۲۹) ابن حضرت سید محمد عراقی قدس سرہٗ (۳۰) ابن حضرت سید موسیٰ ثانی قدس سرہٗ (۳۱) ابن حضرت سید عبداللہ الثانی قدس سرہٗ (۳۲) ابن حضرت سید موسیٰ جون قدس سرہٗ (۳۳) ابن حضرت سید عبداللہ محض قدس سرہٗ (۳۴) ابن حضرت سید حسن المثنیٰ قدس سرہٗ (۳۵) ابن حضرت سید امام سبط اکبر حسن مجتبیٰ قدس سرہٗ (۳۶) ابن حضرت امیر المومنین امام سید علی مرتضیٰ ابن ابی طالب قدس سرہٗ العزیز

☆حضور پرنور سید عالم نور مجسم شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم☆

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ اللہ مَنْ اللہ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(۲) ☆شجرہ شریف☆

سلسلۂ عالیہ قادریہ منوریہ معمّریہ اشرفیہ

الٰہی بحرمت سرکارِ دوعالم نورمجسم احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے ﷺ مدینہ منورہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ

الٰہی بحرمت مولائے کائنات حلّ المشکلات سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم نجف اشرف ۲۱/ رمضان ۴۰ھ

الٰہی بحرمت سیّد الشہداء حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلائے معلیٰ یوم عاشورہ ۶۱ھ

الٰہی بحرمت سیدالساجدین سیّدنا امام زین العابدین اسیر کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ ۸/ محرم ۹۴ھ

الٰہی بحرمت حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷/ ذی الحجہ ۱۱۴ھ

الٰہی بحرمت حضرت سیّدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵/ رجب ۱۴۸ھ

الٰہی بحرمت حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف ۱/ رجب ۱۸۳ھ

الٰہی بحرمت حضرت سیّدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہد مقدس ۲۱/ رمضان ۲۰۳ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کرخ بغداد شریف ۲/ محرم ۲۰۰ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف ۳/ رمضان ۲۵۰ھ

الٰہی بحرمت حضرت سیّدنا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف ۲۷/ رجب ۳۲۴ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ درمقبرہ امام احمد بن حنبل بغداد شریف ۲۲/ جمادی الآخر ۴۲۵ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف ۳/ شعبان ۵۱۲ھ

الٰہی بحرمت خضرت خواجہ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ یکم محرم ۴۸۶ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ ۷/ شعبان ۵۱۲ھ

الٰہی بحرمت حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی معشوق یزدانی خواجہ ابومحمد محی الدین سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بغداد شریف ۱۱ یا ۱۷ ربیع الآخر ۵۶۱ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ دولہ گجراتی پنجابی رحمۃ اللہ علیہ گجرات

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سیّد شاہ منوّراللہ آبادی رحمۃاللہ علیہ الہٰ آباد یوپی الھند
عمرشریف (پانچ سو پچاس ۵۵۰ سال)

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ عبدالکریم المعروف ملّا اخون فقیر رام پوری رام پور یوپی الھند
رحمۃاللہ علیہ عمر شریف (۱۲۰ ایک سو بیس سال)

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ محمد امیر کابلی رحمۃاللہ علیہ کابل عمرشریف (ایک سوتیس ۱۳۰سال)

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ سیّد العرفا محبوب ربّانی فرزندوشبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج سیّد شاہ ابواحمد محمد علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی سجّادہ نشین سرکارکلاں رحمت اللہ علیہ کچھوچھہ شریف ۱۲.رجب ۱۳۵۵ھ

الٰہی بحرمت عظیم البرکت سراپارحمت مولانا سیّد شاہ احمد اشرف رحمۃاللہ علیہ ۱۴.ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ

الٰہی بحرمت شیخ طریقت رہنمائے حقیقت دانائے معرفت حضرت سیّد شاہ مصطفٰے اشرف اشرفی جیلانی قدس سرّہٗ کچھوچھہ شریف ۱۷؛ ربیع الاول ۱۳ھ

الٰہی بحرمت مخدوم الانام شیخ طریقت حضور اشرف العلماء علامہ سیّد حامد اشرف اشرفی جیلانی صاحبِ ولایت بمبئی کچھوچھہ مقدسہ ۱۸؛صفر ۱۴۲۵ھ

الٰہی بعجر ونیاز خاکسار ذرہ بے مقدار فقیر محمد عمر ارشدی اشرفی بلرام پوری (خلیفۂ حضور اشرفُ العلماء وخلیفۂ حضور نورالعارفین) گوا

☆☆☆

(۳)﴿شجرہ شریف منظوم﴾

سلسلۂ عالیہ قادریہ منوّریہ معمّریہ اشرفیہ

الٰہی مصطفیٰ ومرتضیٰ کے واسطے
اورحسین وحضرت زین العبا کے واسطے
باقروجعفروکاظم اوررضا کےواسطے
کرخی وسقطی اورجنیدِ پارسا کےواسطے
واسطےبوبکر شبلی اورتمیم وبوالفرح
بوالحسن اور بوسعید باصفاکےواسطے
غوث اعظم شاہ دولہ اورمنور کے لئے
شاہ اخون اورامیرِ بےریاکےواسطے
سیدبواحمدعالی کےصدقے اے کریم
سیداحمداشرف اہلِ خداکےواسطے
طفیلِ مصطفیٰ اشرف لاج محشرمیں رہے
سیدی ومرشدی حامد پیاکے واسطے
ارشدی ہےبندۂ حامدازل سےیاخدا
ہم سب کوبخش دے مرشد پیاکےواسطے

فقیرمحمدعمرارشدی اشرفی کوحضوراشرف العلماءحضرت علامہ الحاج سیدحامداشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سےسلسلۂ منوریہ اشرفیہ کی خلافت حاصل ہے



(۴) ﴿شجرہ شریف﴾

شجرہ خواجگان عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ

بزبان فارسی — جائے مدفن و تاریخ وصال

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ ۱۲/ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ

الٰہی بحرمت حضرت مولائے کائنات سیدنا مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نجف اشرف ۲۱/ رمضان سنہ ۴۰ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ سنہ ۱۱۰ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ ۱۷۶ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۸۷ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام ۲۶۷ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی قدس سرہ شام، حذیفۃ المرعش

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری قدس سرہ متصل بصرہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری قدس سرہ ۲۹۹ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ عکہ شام

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ ہرات چشت ۳۵۵ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ ہرات چشت ۴۱۱ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ناصر الدین چشتی قدس سرہ ہرات چشت ۴۵۱ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ چشت ۵۲۷ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ بخارا زندنی

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ مکہ معظّمہ ۶۱۷ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز ولیٔ ہند معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری قدس سرہ اجمیر شریف ۶۳۳ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ مہرولی شریف دہلی ۶۳۴ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مسعود بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ پاک پٹن پاکستان ۶۶۹ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ دہلی ۷۱۵ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان اخی سراج الدین آئینۂ ہند قدس سرہ سعد اللہ پور مالدہ بنگال ۷۵۸ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ علاء الحق والدین گنج نبات ابن سعد لاہوری خالدی پنڈوی قدس سرہ پنڈوہ مالدہ بنگال ۸۰۰ھ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت سلطان اوحد الدین میر مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۲۸ محرم ۸۰۸ھ

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم الآفاق سیّدنا حاجی عبد الرزّاق نور العین سجادہ نشین اشرفی جیلانی قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۸۷۲ھ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ حسین قتال سجادہ نشین خلف ثانی حضرت نور العین قدس سرہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت شیخ تاج الدین اودھی علیہ الرحمہ اجودھیا خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد شاہ جعفر عرف لاڈ علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد حاجی چراغ جہاں علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد محمود شمس الحق والدین علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد راجو علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سید احمد علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد فتح اللہ علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد محمد مراد علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد بہاء الدین علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد توکل علی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد داؤد علی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد مخدومی شاہ نیاز اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

الٰہی بحرمت حضرت سیّد مخدومی مولانا الحاج شاہ ابو محمد اشرف حسین صاحب سجادہ نشین اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف ۲۵ محرم ۱۳۴۸ھ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ محبوب ربانی فرزند وشبیہ غوث صمدانی حضور مولانا الحاج سیّد شاہ ابو احمد محمد علی حسین صاحب سجادہ نشین اشرفی جیلانی سرکار کلاں قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۱۲ رجب ۱۳۵۵ھ

الٰہی بحرمت عظیم البرکت سراپائے رحمت حضرت مولانا سیّد شاہ احمد اشرف قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ طریقت رہنمائے حقیقت دانائے معرفت سیّد شاہ مصطفیٰ اشرف صاحب قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۷ ربیع الاول ۱۳ھ

الٰہی بحرمت حضور اشرف العلماء مخدوم ملت علامہ الحاج سیّد حامد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۱۸ صفر ۱۴۲۵ھ

الٰہی بعجز و نیاز خاکسار ذرہ بے مقدار الفقیر محمد عمر ارشدی محمد میاں بلرامپوری (خلیفۂ حضور اشرف العلماء و حضور نور العارفین,) کراسواڑہ ماپسہ گوا

☆☆☆

(۵) شجرہ شریف منظوم

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ

اٹھے ہیں ہاتھ میرے رات دن دعا کے لئے جھکائے سر ہوں شب و روز کبریا کے لئے
الٰہی تیرے کرم کی تیری عطا کے واسطے

ہے بال بال میرا معصیت کا گنجینہ الٰہی کیسے دکھاؤں گا تجھ کو منہ اپنا
کریم کر دے کرم اپنے مصطفیٰ کے واسطے

ہماری دنیا ہے اک مشکلات کی دنیا گناہگار ہیں ہم عاقبت کا ہے خطرہ
سہارا دے دے ہمیں اپنے مرتضیٰ کے واسطے

الٰہی حسن عمل کی مجھے ملے توفیق تیری مدد ہو بہر حال میرا خیر رفیق
حضور خواجہ حسن شاہ اولیاء کے واسطے

الٰہی دید کو میری وہ ذوق وحدت دے جو وہم عالم کثرت کے میٹ دے نقشے
اس عبد واحد سردار اتقیاء کے واسطے

تو اپنے فیض کا مجھ کو بنا دے سرچشمہ نہ میں نہ پاس میرے کوئی بھی رہے پیاسا
حضور خواجہ فضیل ایسے ناخدا کے واسطے

تیری رضا پہ جھکائے رہوں سر تسلیم نہ چھوٹے ہاتھ سے دامان دین ابراہیم
الٰہی خواجہ براہیم بادشاہ کے واسطے

جب آئیں عمل سدید و شدید میزان میں　　تو حذف میرے گناہوں کو ان میں فرمادے

سدید دین حذیفہ کے اتقاء کے واسطے

الٰہی زور عطا کردے میری ہمت کو　　کہ اپنی آنکھوں میں رکھ لوں تری امانت کو

امین دیں ہبیرہ خدا نما کے واسطے

بحق خواجۂ ممشاد جو دعا ہو میری　　تو اس کو دے دے الٰہی عُلُوِ دینوری

تو اپنے فضل و کرم اپنی عطا کے واسطے

نمود کی ہے تمنا نہ مجھ کو خواہش نام　　رہوں الٰہی ہمیشہ غلام خواجۂ شام

حضور خواجۂ اسحاق مقتدا کے واسطے

الٰہی ساغر ابدال کا ملے جرعہ　　کہ جس کو حضرت بو احمد ولی نے پیا

تڑپ رہا ہوں اسی راہ میں فنا کے واسطے

الٰہی خواب میں یوں لطف سرمدی ہو جائے　　کہ مجھ کو دید جمال محمدی ہو جائے

ابو محمد چشتی حق آشنا کے واسطے

جھکا رہے سر تسلیم لب پہ آئے نہ اُف　　بحق ناصر دیں خواجہ ابو یوسف

جیوں مروں تو بس اللہ کی رضا کے واسطے

کچھ ایسا مجھ پہ کرم کردے میرے رب ودود　　کہ قطب دیں میرے شاہ خواجۂ مودود

کریں وداد و محبت میری خدا کے واسطے

الٰہی بندہ پہ ایسا ہو تیرا لطف لطیف　　بحق زندنی خواجہ شریف ابن شریف

کہ مرتا جیتا رہوں میں خدا کے واسطے

الٰہی بڑھتی رہے میری دولت ایماں　　بحق ہارونی یعنی خواجۂ عثماں

جیوں خدا کے لئے اور مروں خدا کے واسطے

الٰہی جاؤں کہاں ہو کے میں ترا منگتا　　میرے معین مدد کر مدد میرے داتا

معین دیں شہنشاہ اولیاء کے واسطے

وہ قبر و حشر ہو یا میں رہوں الٰہی کہیں　　نہ چھوٹے ہاتھ سے دامان خواجہ قطب الدین

مری دعا ہے اسی ایک مدّعا کے واسطے

ترا غلام بھی گر شیریں کام ہو جائے تو شاہ گنج شکر تیرا نام ہو جائے

فرید دین کی یکتائی خدا کے واسطے

الٰہی ساغر سلطاں کا کوئی قطرہ الٰہی ابر کرامت کا مجھ پہ اک چھینٹا

نظام دین کی محبوب ہر ادا کے واسطے

الٰہی میری بصیرت کو وہ ترقی دے کہ جس چراغ کو دیکھوں نظر تجھی پہ پڑے

سراج حق کے لئے تیرے آئینہ کے واسطے

الٰہی بندہ پہ وہ التفات فرمادے جو دین و دنیا کو گنج نبات فرمادے

علاء حق میرے سلطان پنڈوہ کے واسطے

کوئی بھی منزل مقصود اب نہ ہو دشوار ہر ایک کشتی امید کا ہو بیڑا پار

حضور اشرف سردارِ قافلہ کے واسطے

یہاں بھی اچھی ہو یا رب وہاں بھی اچھی ہو کہیں بھی روزی میں میری کبھی نہ تنگی ہو

جناب بندۂ رزّاق با خدا کے واسطے

جہاد نفس کی طاقت مجھے عطا کردے تیرے سوا نہ میرا دل کہیں کسی سے ڈرے

حسین سید قتال سورما کے واسطے

الٰہی دولت دارین سے ہوں مالا مال ہر اچھے حال سے بڑھ کر ہو میرا استقبال

جناب سید جعفر شہ ہدٰی کے واسطے

وہ روشنی کہ جو روشن کرے زمین و زماں وہ روشنی جو بنی سید چراغ جہاں

اٹھائے ہاتھ ہوں یا رب اسی ضیاء کے واسطے

ہو لب پہ حمد خدا اور زباں ہو وقف درود ہو ایسی زندگی تو زندگی ہو محمود

جناب سید محمود پارسا کے واسطے

زبان و دل پہ رہے لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ بحق سید سلطان و سید راجو

ترے ہی خوف الٰہی تری رجا کے واسطے

اگر ہو مجھ پہ الٰہی تیرے کرم کی مدد　　تو دل میں ذکر احد ہو زباں پہ ہو احمد

جناب سید احمد کی ارتقاء کے واسطے

فقیر ہو کے میں سمجھوں کہ ہو گیا ہوں شاہ　　اگر کرم کریں مجھ پر حضور فتح اللہ

الٰہی بھیک دے اس میرے پیشوا کے واسطے

الٰہی سن لے غریبوں کی اتنی سی فریاد　　کہ ہر سوال کی آغوش میں ہو میری مراد

مراد اس میری کشتی کے ناخدا کے واسطے

مجھے ملے مری قیمت مجھے ہے اس کا یقیں　　کرم کریں جو میرے حال پر بہاء الدیں

میں کر رہا ہوں خوشامد اسی بہا کے واسطے

ضعیف بندے کے بازو کو یوں قوی کر دے　　کہ دو جہاں سے الٰہی مجھے غنی کر دے

شہ توکل علی صاحب غنا کے واسطے

الٰہی حضرت داؤد کا سنوں نغمہ　　بس ایک وجد میں ہو جائے طے فنا و بقاء

جناب سید داؤد رہنما کے واسطے

الٰہی صدقہ و حج ہو کہ روزہ ہو کہ نماز　　جہاں بھی ہو وہ بنے تری بزم راز و نیاز

نیاز اشرف سردار باصفا کے واسطے

ہماری کشتیٔ مقصد کو اس کا ساحل دے　　الٰہی اپنی عبادت کا ذوق کامل دے

جناب اشرف حسین ایسے بے ریا کے واسطے

عزیز دل مجھے کر دے اگر خدائے عزیز ☆ تو ہر ایک چیز بنے اس کا بندۂ ناچیز

علی حسین خوش اطوار و خوش نما کے واسطے

دل و نظر کو عطا ہو میرے وہ تابانی ☆ کہ دیکھوں احمد اشرف کی شکل نورانی

میرے حضور میرے پیر مصطفٰی کے واسطے

الٰہی حمد کی توفیق تو کر دے عطا ☆ بندہ ہے اشرف کا ادنیٰ گدا

مخدوم حامد اشرف مقتدٰی کے واسطے

الٰہی محمد عمر ارشدی کی لاج رکھ لے ☆ صدقے میں پیروں کے بھرم آج رکھ لے

تو سب کو بخش دے کُل اولیاء کے واسطے

خاکسار صوفی محمد عمر ارشدی اشرفی کو خلافت و اجازت سلسلۂ اشرفیہ کی حضور اشرف العلماء حضرت علامہ سیّد حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ ارحمہ سے حاصل ہے

☆☆☆

(۶) شجرہ شریف

☆عالیہ ،قادریہ ،چشتیہ ،سہروردیہ ،نقش بندیہ ،ابوالعلائیہ ،جہانگیریہ ،حسنیہ ،عظمتیہ ،ارشدیہ☆

خدا بحرمت ارواح انبیاء مددے ☆ پئے محمد و محمود مصطفیٰ مددے

برائے پنجتن پاک چار یارِ نبی ☆ بہ برکت ہمہ ارواحِ اولیاء مددے

حمد بےحد ہے جنابِ کبریا کیواسطے ☆ تحفہ صلوٰۃ شاہ مصطفیٰ کیواسطے

یا میرے اللہ جملہ انبیاء کیواسطے ☆ حاجتیں برلا میری کل اولیاء کیواسطے

پڑھ تحیّتہ اہلبیت اور چاریاروں کی ضرور ☆ پھر ادب سے ہاتھ اٹھا اپنی دعا کیواسطے

دولتِ دارین سے کر یاالٰہی سرفراز ☆ محمد عمر ارشدی بے ریا کیواسطے

مجھ کو رکھ اپنی پناہ میں اے میرے پروردگار ☆ خواجہ محمد ارشد میاں محبوبِ خدا کیواسطے

مجھ کو رکھ حفظ و اماں میں میرے پروردگار ☆ خواجہ عظمت اللہ شاہ حق نما کیواسطے

بندۂ عاجز ہوں یارب کر میری توبہ قبول ☆ خواجہ محمد حسن سلطان الاولیاء کیواسطے

آفتاب دین و ملّت شاہ محمد عنایت حسن ☆ ماہتاب صبر و تسلیم و رضا کیواسطے

ہو دعا مقبول میری صدقئہ لاتقنطوا ☆ شہنشاہ خواجہ محمد نبی رضا کیواسطے

دل کو میرے یاخدا دے زندگی و تازگی ☆ شاہ عبدالحئ مقبول الدعاء کیواسطے

مجھ کو اپنی بارگاہ احدیت میں کر قبول ☆ مخلص الرّحمٰن شاہ جہاں گیر ہدیٰ کیواسطے

کر مدد میری خدایا ہر گھڑی ہر حال میں ☆ خواجہ شاہ امداد علی با صفا کیواسطے

مجھ کو اپنے ذکر و فکر و شغل میں مشغول رکھ ☆ شئہ محمد مہدی انوارالوریٰ کیواسطے

نور ایماں سے میرے دل کو منوّر کر خدا ☆ حضرت مظہر حسین حاجت روا کیواسطے

فرحت دل دے مجھے یارب نہ ہوئے فکر غیر ☆ فرحت اللہ شاہ افتخار الاولیاء کیواسطے
حسن وخوبی سے میرے دل کو خدایا کرحسن ☆ حسن علی شاہ حسن ابر سخا کیواسطے
نعمت دیں سے مجھے کر یا الٰہی سرفراز ☆ شاہ مُنُعمُ پاکباز اتقیاء کیواسطے
رکھ شریعت وطریقت پر مجھے ثابت قدم ☆ شہ خلیل الدین سیّد مہ لقا کیواسطے
نفس کی روباہ بازی سے خلاسی دے مجھے ☆ میر سیّد جعفر شمس الضُحیٰ کیواسطے
دور کر میری خودی اوراہل دل کردے مجھے ☆ سیّد اہل اللہ میر اہل صفا کے واسطے
نظم کر میرا قبول اے بادشاہ دو جہاں ☆ شہ نظام الدین سیّد اولیاء کے واسطے
شہ تقی الدین کا صدقہ مجھے کر متّقی ☆ شہ نصیر الدین سیّد بے بہا کے واسطے
سیّد محمود سیّد میر فضل اللہ شاہ ☆ شاہ قطب الدین در درجِ فنا کے واسطے
شاہ نجم الدین قلندر سیّد مبارک غزنوی ☆ شہ نظام الدین سیّد ثانیہ کے واسطے
غنچہ دل کو کھلا میرے الٰہ العالمین ☆ شہ شہاب الدین صاحب پرُضیاء کیواسطے
قادرمطلق ہے تو اپنی عنایت مجھ پہ رکھ ☆ قادر جیلاں قطب الاولیاء کے واسطے
از برائے بوسعید و بوالحسن یا ذالجلال ☆ رحم کر بو یوسف رحمت نما کے واسطے
مجھ کو اپنے عشق میں متوالا کردے اےخدا ☆ حضرت عبد العزیز الفت رسا کے واسطے
شہ رحیم الدین و شہ بوبکر و شبلی کا طفیل ☆ فضل کر حضرت جنیدِ پیشوا کے واسطے
شہ سری سقطی و شہ معروف کرخی کا طفیل ☆ شاہ امام دیں علی موسیٰ رضا کے واسطے
موسئی کاظم کا صدقہ علم و عمل وحلم دے ☆ جعفر و باقر شہ زین العِبا کے واسطے
راہ میں تیری رہوں ثابت قدم اے بےنیاز ☆ صبر دے مجھ کو شہید کربلا کے واسطے
معرفت کے نور سے دل کو میرے معمورکر ☆ پیشوائے دیں علی مشکل کشا کےواسطے
یا الٰہی میرے عصیاں مجھ کو شرماتے ہیں اب ☆ بخش دے مجھ کو محمد مصطفیٰ کےواسطے ﷺ
عشق دے محبوب کا اپنے الٰہ العالمین ☆ سیّدہ معصومہ حضرت فاطمہ کے واسطے
عشق دے مرشد کا مجھ کو یا الٰہ العالمین ☆ انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے
اب تو بگڑی کو بنادےاے میرے پروردگار ☆ سیّدنا شیخ اعظم میر بوالعلاء کے واسطے

رہتی دنیا تک رہے اس باغ کی یارب بہار ☆ پھولتا پھلتا رہے یوں ہی گلستان عظمتی
صبر و استقلال سے ہم سب کو تو مضبوط رکھ ☆ چھوٹے نہ ہاتھ سے دامن خواجہ ارشدمیاں

☆☆☆☆☆

(۷)☆شجرہ شریف☆

﴿قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ حسنیہ عظمتیہ ارشدیہ﴾

(۱) محبوب العارفین حضرت خواجہ صوفی محمد عمر ارشدی محمد میاں بتھنیاں پچپیڑوا بلرامپور یوپی الھند خانقاہ ارشدیہ گوا

(۲) حضور نور العارفین کبیر الاصفیاء امین الواصلین سیّد السالکین حضرت خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں محبوب خدا عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ خانقاہ ارشدیہ زاکرنگر علی گڑھ یوپی الھند

(۳) حضور شمس العارفین امام العاشقین قطب الاقطاب حضرت خواجہ صوفی محمد عظمت اللہ شاہ حسنی قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری رحمتہ اللہ علیہ مین روڈ سہاور شریف ضلع ایٹہ یوپی الھند تاریخ وصال ۱۹/ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

(۴) حضور سلطان الاولیاء خواجہ صوفی محمد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھینسوڑی شریف رامپور یوپی الھند وصال ۶/ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ

(۵) حضور سلطان العاشقین خواجہ صوفی عنایت حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ سجّادہ نشین (دادامیاں) لکھنو وصال ۴/ شوال ۱۳۶۰ھ

(۶) حضور سلطان العارفین حضرت خواجہ محمد نبی رضا شاہ (دادامیاں) رہ اسلامیہ قبرستان لکھنو شریف یوپی الھند ۲۴/ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ

(۷) حضور فخر العارفین حضرت خواجہ علامہ سیّد عبدالحیٔ شاہ ثانی جہانگیر رحمتہ اللہ علیہ چاٹگام شریف بنگال وصال ۱۷/ ذیالحجہ ۱۳۳۹ھ

(۸) حضور شیخ العارفین حضرت خواجہ سیّد مخلص الرحمٰن شاہ جہانگیر رحمتہ اللہ علیہ چاٹگام شریف بنگال وصال ۱۲/ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ

(۹) حضور قطب العارفین سلطان الواصلین حضرت خواجہ امداد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ وصال ۶/ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ قاضی ولی چک بھاگل پور بہار

(۱۰) حضرت امام الموحدین محبوب العارفین حضرت محمد مہدی حسن الفاروقی رحمتہ اللہ علیہ ۶/ جمادالاولی ۱۲۸۷ھ کریم چک چھپرہ بہار

(۱۱) عاشق رسول الثقلین حضرت مظہر حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۳/ ربیع الثانی کریم چک چھپرہ بہار

(۱۲) حضور سلطان المعرفت حضرت خواجہ فرحت اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۹/ شعبان المعظم ۱۲۲۶ھ کریم چک چھپرہ بہار

(۱۳) حضور محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت خواجہ حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۲۸/ ربیع الاول ۱۲۲۴ھ خواجہ کلاں گھاٹ پٹنہ سٹی بہار

(۱۴) حضور امام العارفین حضرت مخدوم محمد منعم پاکباز رحمتہ اللہ علیہ ۱۲/ رجب ۱۱۸۵ھ ملامتین گھاٹ پٹنہ سٹی بہار

(۱۵) حضرت خواجہ میر سیّد خلیل الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۹/ ذی قعدہ قصبہ باڑھ بہار

(۱۶) حضرت میر سیّد جعفر دیوان شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۲۴/ ربیع الاول ۱۱۱۲ھ محلّہ میر باڑھ بہار

(۱۷) حضرت خواجہ میر سیّد اہل اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بارہ دری بہار شریف ضلع نالندہ

(۱۸) حضرت خواجہ میر سیّد نظام الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۴/ محرم شریف نئی سرائے موسہ کٹرہ باغ بارہ دری بہار شریف

(۱۹) حضرت خواجہ میر سیّد تقی الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بارہ دری بہار شریف

(۲۰) حضرت خواجہ میر سیّد نصیر الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بارہ دری بہار شریف

(۲۱) حضرت خواجہ میر سیّد محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۵/ جمادی الآخر بارہ دری بہار شریف

(۲۲) حضرت خواجہ میر سیّد فضل اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۵/ شعبان ۹۲۵ھ محلہ علّن پورہ جونپور یوپی

(۲۳) حضرت خواجہ قطب الدین بینائے دل شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۰/ ذی الحجہ مالوہ ایم پی قریب گڑھ مانڈو قصبہ نالچھہ

(۲۴) حضرت خواجہ نجم الدین قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۳/ ربیع الآخر ۶۲۲ھ شرقی حوض شمسی دہلی

(۲۵) حضرت خواجہ میر سیّد مبارک غزنوی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف یا غزنی

(۲۶) حضرت خواجہ میر سیّد نظام الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ چاند رات محرم ۶۳۲ھ بغداد شریف

(۲۷) حضور شیخ الشیوخ حضرت خواجہ شہاب الدین شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ شب جمعہ ۹/ یا ۱۱/ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بغداد شریف

(۲۸) حضور غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷/ ربیع الثانی ۵۱۳ھ بغداد شریف

(۲۹) حضرت خواجہ ابو سعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ ۴/ محرم ۴۸۶ھ

(۳۰) حضرت خواجہ ابو الحسن علی الهنکاری الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵/ ربیع الاول ۷۰ھ

(۳۱) حضرت خواجہ ابو یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ ۴ یا ۱۰/ ذیقعدہ ۷۴ھ

(۳۲) حضرت خواجہ شیخ عبد العزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ محرم یا ۳/ ربیع الاول ۳۸۷ھ

(۳۳) حضرت خواجہ شیخ رحیم الدین عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۲۷/ ذی الحجہ ۳۳۴ھ یا ۳۴۲ھ بغداد شریف

(۳۴) حضرت خواجہ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۶/ رجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ بغداد شریف

(۳۵) حضرت خواجہ سیّد الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سہ شنبہ ۳/ رمضان ۲۵۳ھ بغداد شریف

(۳۶) حضرت خواجہ شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۲۰/ محرم ۲۰۰ھ بغداد شریف کرخ

(۳۷) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ جمعہ ۹/ صفر ۲۳۷ھ مشہد مقدس

(۳۸) حضرت سیّدنا امام علی بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ۲۰/ محرم ۲۰۰ھ بغداد کرخ

(۳۹) حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ بروز جمعہ ۹/ صفر ۲۳۷ھ مشہد مقدس

(۴۰) حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ روز جمعہ ۱۵/ رجب ۱۸۳ھ کاظمین شریف

(۴۱) حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ روز جمعہ ۱۸/ رجب ۱۸۲ھ جنّت البقیع

(۴۲) حضرت سیّد الساجدین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ دوشنبہ ۱۰/ ذیالحجہ ۱۱۰ھ جنت البقیع

(۴۳) حضرت قرۃ العین سیّد الشّہداء سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ۱۰/ محرم شریف ۹۴ھ کربلا شریف

(۴۴) حضرت اسد اللہ الغالب سیّدنا و مولانا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۲۱/ رمضان المبارک ۴۱ھ نجف اشرف

(۴۵) حضور پرنور سیّد المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین سیّد الثقلین نبی الحرمین صاحب قاب قوسین او ادنیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ

دوشنبہ ۱۲/ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ منورہ



عرضِ مؤلف

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کے صدقہ طفیل مجھ جیسے حقیر بے علم وعمل وسراپا تکسیر کو بزرگانِ دین کے ملفوظات کو جمع کرنے اور ,یادِ عظمت ,کی شکل میں بندگانِ خدا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی,

مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ اور ہمارے پیر ومرشد حضور نور العارفین حضرت سیدنا ومولانا خواجہ صوفی الحاج محمد ارشد میاں صاحب قبلہ سرکارِ کلاں عظمتی مدظلہٗ العالی علیگڑھی ودیگر بزرگانِ دین کے صدقے ہمیں اور دیگر مومنین والمومنات کو اسے پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے,

اور اس حقیر بندے کو زیادہ سے زیادہ دینِ اسلام وسلسلہ عالیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے,

یادِ عظمت کی کتابت وطباعت میں کہیں بھی چھوٹی یا بڑی غلطی بھول چوک نظر آئے تو ہماری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس حقیر بندے کو ضرور آگاہ فرمائیں,تاکہ آئندہ ایڈیشن میں غلطی کا سدھارا کیا جاسکے,یہ بات رسماً نہیں حقیقتاً عرض کی جارہی ہے تمام قارئین سے گزارش ہے کہ ہر قاری اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس راہ میں ہماری مدد فرمائے,

ہوسکتا ہے کہ کسی کی اصلاح سے ہماری عاقبت سنور جائے جو نجات کا ذریعہ ہو,

الحمد للہ اس کتاب یادِ عظمت کو پڑھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ خوفِ خدا,عشقِ رسول ﷺ وبزرگانِ دین کی عقیدت ومحبت اور عبادت وریاضت وعشق مرشد کا ذوق وشوق حاصل ہوگا,

الحقیر بندۂ بارگاہِ پیر ومرشد

محمد عمر (محمد میاں) ارشدی اشرفی بلرامپوری

گرام وپوسٹ بتھنیاں پچپیڑوا ضلع بلرامپور یوپی انڈیا

وخانقاہ ارشدیہ اشرفیہ کراسواڑ اماپسہ گوا mobil.no.9762709236/9423309308

email.khanqaharshadia@gmail.com

تمت

صوفی محمد عمر ارشدی کی تصنیفات

(۱) تحفۂ ابو العلاء

یہ کتاب سلسلۂ ابو العلائیہ جہانگیریہ کی سیرتِ پاک پر لکھی گئی ہے،

(۲) منہاج الاصفیاء

یہ کتاب تصوف پر لکھی گئی، صوفیاء کرام کے ملفوظات اور ان کے احکامات و کمالات اور ان کے طرزِ عمل پر لکھی گئی،

(۳) نکہتِ ارشدی

ارشدی بلرامپوری کے قلم کا شاہکار، نعت و منقبت کا مجموعہ

(۴) گلشنِ ارشدی

ارشدی بلرامپوری کے قلم کا شاہکار، حمد، نعت و منقبت کا مجموعہ